لائق ملاحظہ لولیٹیشن اعیان ملک

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علے صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ

نمبر یکم لغایت ہشتم — جلد پانزدہم ۱۵

معہ ضمیمہ متضمن مسائل مذہب محدثین اہل السنۃ

بابت سنہ ۱۳۰۹ و ۱۳۱۰ھ مطابق سنہ ۱۸۹۲ء

شرح قیمت رسالہ ضمیمہ

یہ رسالہ عموماً عہ سالانہ قیمت پر دیا جاتا ہے خواص (رؤساء اہل اسلام) بنظر اعانت للعہ عنایت فرماتے ہیں بعض اشخاص سے جنکی آمدنی للعہ روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں رعایۃً ۲ سے روپیہ لیے جاتے ہیں جنکی آمدنی للعہ روپیہ سے زیادہ نہیں ۔ روپیہ جو دس روپیہ ماہوار بھی آمدنی نہیں رکھتے پر علمی بضاعت رکھتے اور اس رسالہ کی اشاعت کرتے ہیں انکو بلا قیمت دیا جاتا ہے [illegible] ضمیمہ [illegible] تین روپیہ ہے۔

خاص ...... عہ ۔ رعایتی ...... عہ ...... ادنے ۱۲۰۰۰-

اس نمبر کی اشاعت میں سولہ پرچے یکجا شائع ہوئے ہیں از انجملہ ۸ پرچے اس فیل (مجموعہ) میں ہیں جنمیں

اعادہ رحمانی رد وساوس کادیانی

وغیرہ مضامین مندرجہ فہرست ہیں

و از انجملہ ۸ پرچے بقایا سنہ ۹۱ء علیحدہ شائع ہوئے ہیں جنمیں مضامین ذیل ہیں۔

(۱) **مباحثہ لودہانہ** جسمیں کادیانی کی گریز وکذب وغیرہ کا ثبوت ہے۔

(۲) **مباحثہ بٹالہ** جسمیں محمد احسن امروہی کا گریز ثابت ہے۔

(۳) **مباحثہ لاہور** جسمیں کادیانی اور اسکے جملہ اتباع کا گریز ثابت ہے۔

(۴) **قدرتی مباحثہ** جسمیں حکیم نوردین کا عجز ثابت ہے۔

(۵) **نظم میر ناصر نواب** خسر دوم کادیانی جسمیں کادیانی کے حالات کا فوٹو دکھایا گیا ہے۔

غیر معمولی خریداروں سے ہر ایک مجموعہ ۸ پرچوں کی قیمت اگر وہ غریب ہوں یا خرید کر فی سبیل اللہ تقسیم کریں عہ ۔ اہل وسعت سے حسب حیثیت شرح مقررہ کے موافق فی مجموعہ ملے ۔ للعہ ۔ عہ ۔ خط وکتابت وارسال زر حسب نشان ذیل ہونی چاہیے ۔ (ابوسعید محمد حسین مہتمم اشاعۃ السنۃ بٹالہ ضلع گورداسپور)

(اسلامیہ پریس لاہور میں طبع ہوا)

فہرست مضامین

مجوزہ اشاعت

تصانیف قدیمہ وجدیدہ اسلامیہ

اسلام اور مسلمانوں کی خیر [illegible]

باقی بر صفحہ ۱۱۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

کیفیت سالانہ الآن کما کان۔ اس سال جو اشاعت رسالہ میں زیادہ توقف ہوا۔ اسکے وجوہ و اسباب سرورق نمبر ۵ جلد ۱۴ میں بیان ہو چکے ہیں۔ ناظرین انکو ملاحظہ فرماویں۔ تو امید ہے کہ بجائے شکایت شکریہ بجا لائینگے اور اس دفعہ کے مضامین کو پڑھکر سبھی کلفت انتظار کو بھول جائینگے۔ اور بے ساختہ وہ اشعار زبان پر لائینگے۔ جو نمبر ۲ جلد ۱۴ کے صفحہ آخیر میں ہیں۔ یا اسکی مثل اور۔

کادیانی کی گیدڑ بھبکی

کادیانی نے مناظرات **لودہانہ۔ دہلی** وغیرہ میں شکست کھائی جنکی تفصیل نمبر ۱۔ جلد ۱۴ کے اوائل میں ہو چکی ہے۔ تو اسکو اپنے بچاؤ کی تدبیر اسکے سوا کچھ نہ سوجی۔ کہ قادیاں میں پناہ گزیں ہو کر گوشہ **خلوت** اختیار کرے۔ اور اس **مصرعہ** پر کاربند ہو ؎ ہیچ آفت نرسد گوشہ تنہائی را۔ گو حریف اسکو گریز سمجھیں اور اس **بیت** کا مصداق خیال کریں ؎

زاہد ندشت تاب وصال پری رخاں　　　کنجے گرفت وترس خدا را بہانہ ساخت

مگر پھر اسکو یہ فکر و حیرت ہوئی کہ خلوت اختیار کریں تو کھائیں کہاں سے۔ کیونکہ اسکی زمین (جسکی نظر ہے وہ اپنے آپکو رئیس قادیاں سمجھتا ہے) کی سالانہ آمدنی اسکی ایک مہینے کے خرچ کے لیے بھی مکتفی نہیں ہے (چنانچہ اعادہ نمبر ۵ میں سوال نمبر ۴ کے نتائج میں اسکی تفصیل ہوگی) اور ایسے لوگوں کو چپ چاپ بیٹھنے سے باہر سے بھی کوئی آمد کی امید نہیں ہوتی [illegible] اور اوقات بسری کی جنسے خلوت بھی قائم رہے اور روٹی بھی ہاتھ سے نہ جائے نکالیں۔ **ایک تدبیر** یہ کہ قادیاں میں ایک سالانہ میلہ یا بھنڈارہ مقرر کریں۔ اسکی ترغیب و تحریض کے لیے اس مضمون کی اشتہار جاری کریں۔ کہ اس جلسہ میں ایسے انوار و برکات و آثار و آیات ظاہر ہونگی جنکو حاضرین خود مشاہدہ کرلیں گے۔ اس مضمون کو سنکر اس میلہ میں اکثر عوام کالانعام جو دنیا میں حیوانات کی طرح زندگی بسر رہے ہیں۔ اور ان بھیڑوں کی مانند ہیں۔ جنمیں اگر ایک کسی چیز کی طرف منہ مارنے کو دوڑتی ہے تو اسکو دیکھکر بیسوں اسیطرف دوڑتی ہیں۔ آئینگی اور بعض خواص بھی آئینگے تو وہ نئی روشنی نئی فیشن کے ہونگے جو اسکے نیچریانہ خیالات کو پسند کرتے ہونگے۔

بس عوام کو انکے مذاق کے موافق اپنی کرامات اور جھوٹے الہامات سنائینگے۔ اور خواص کو عقلی اور نیچری تقریریں اور دلائل سنا کر دام میں لائیں گے۔ اور اس میلہ میں سو پچاس چندہ کا روپیہ خرچ کرکے سال بھر کی روٹیاں کما لینگے۔ **دوسری تدبیر** یہ کہ علماء وقت سے بحث و مباحثہ یک لخت چھوڑ دیں۔ اور اپنے پرانے خیالات ملحدانہ کو نئے نئے رنگ دیکر اور انکے روپ بدلکر شائع و مشتہر کرتے رہیں انمیں اگر کسی مولوی سے مخاطب ہوں۔ تو وہ بھی ایسے طور پر کہ ان کے سوال یا اعتراض کا پورا جواب نہیں بلکہ انکے مقابلہ میں کوئی اور ہی عوام فریب اور دلچسپ بات لکھکر شائع کر دیں۔ اور بحث بھی کریں تو اس طرز کی جیسے مشہور ہے کہ کسی مولوی نے ایک شخص کو کہا تھا۔ کہ بھائی تمہاری ازار ٹخنے سے نیچے لٹک رہی ہے اور یہ امر خلاف شریعت ہے۔ تو اسنے یہ جواب دیا کہ تمہارے باوا جی کے نکاح میں جو پلاؤ پکا تھا۔ ہمیں نمک کہاں برابر تھا۔ اس تدبیر سے معتقد و مرید بھی جمے رہینگے اور نئی تصانیف کی قیمت میں نقدی بھی خوب وصول ہونگے۔ اسکی **پہلی تدبیر کا اثر ۱۸۹۱ء** میں تو صرف اتنا ہوا تھا کہ اس

میلہ کی پٹری جمکی۔ جسمیں کادیانی کو خصوص یہ آئی اور وہ چند اجنبیوں کو بھی جو ان کے متعلق ذاتی اغراض رکھتے تھے پھنسا لائے۔ ان کے سامنے کادیانی نے اسلام کی موجودہ حالت کا خوفناک ہونا۔ اور اپنا نصرت اسلام کے لئے مستعد ہونا ظاہر کر کے ان کے دل میں یہ بات جما دی۔ کہ اس میلہ سے یہی غرض و مقصود ہے۔ اور ہر سال خیر خواہان اسلام کا اس میلہ میں آنا ضروری ہے۔ سنہ ۹۲ میں اس پٹری پر ایک عمارت بنائی گئی بذریعہ اشتہار اور پرائیویٹ خطوں کے ذریعہ انوار و آیات و آثار و برکات کی خوب طمع دلائی گئی۔ اور خاص مریدوں کے وہ طمع امید کے درجہ تک پہنچا دی۔ پچھلے سال کی نسبت مرید آئے اور وہ بہت سے نئے جانوروں کو جو محض امی (ان پڑھ) تھے جھوٹی طمع دیکر پھنسا لائے۔ بعض شہر کا وسیلہ سمجھدار اور خواندہ بھی تھے مگر از انجملہ بعض ذاتی اغراض سے شامل ہوئے۔ بعض صرف وزیر بنے تماشائی تھے بعض ایگریمنٹ (ممتحن) **اس جلسہ** میں کادیانی نے جو عوام اور بعض خواص کو بہنا تک یا کرتب دکھائے۔

از انجملہ تین امر زیادہ توجہ ناظرین کے لائق ہیں۔ جنمیں سے کادیانی نے اپنی مطبوعہ کیفیت جلسہ میں صرف امر سوم کو ذکر کیا ہے۔ باقی دو کا ذکر چھوڑ دیا۔ **امر اول** یہ کہ ایک شخص مسلوب الحس والحواس منکس الخلق میاں کریم بخش جمالپوری کو لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ اور اسکے منہ سے یہہ کہلوا دیا کہ گلاب شاہ مجذوب نے یہہ کہدیا تھا۔ کہ آنیوالا مسیح غلام احمد کادیانی ہے۔ جسکو کادیانی نے اپنے ازالہ کے صفحہ ۷۰۵ میں اور رسالہ نشان آسمانی میں بھی ذکر کیا ہے۔ اس کارروائی پر حاضرین عوام کالانعام کو کادیانی کے مسیح موعود ہونیکا یقین ہوگیا۔ اور کسی بیچارہ کو یہہ خیال نہ آیا۔ (اور بے علمی و ناواقفی کے ساتھ یہ خیال کیونکر آ سکتا) کہ اول تو اس مسلوب الحواس کی بات کا کیا اعتبار ہے اور اگر یہہ اس بیان میں سچا ہے تو پھر اس مجذوب کی بڑ کا کیا اعتبار ہے اور جس مسیح کی اطاعت اور اسکے دعوی کی اجابت اسوقت کہ تمام دنیا کے اہل اسلام پر واجب ہے۔ اسکی تائید میں خدا تعالی کی طرف سے ایسی ہی ایکدو مسلوب الحواس اور مجذوبوں کی شہادت کافی ہو سکتی ہے ہرگز نہیں۔ خصوصاً اس حالت میں کہ اس مسلوب الحواس کی تلقین تیج لیکر کادیانی کا اہل اسلام عبد القادر جمالپوری [illegible] امر دوم [illegible] کادیانی نے وجوہات فتوی تکفیر علما پنجاب و ہندوستان اپنی اور اپنے ہوا نے کے لیے اپنا قابل معجزات و کرامات ہونا بیان کیا۔ اور اسکے ضمن میں یہہ بھی کہدیا کہ کسی بزرگ کی دعا یا کرامت سے یہہ کوٹھا (ایک سولہ گز کے کوٹھے کی طرف اشارہ کر کے) پرواز کر سکتا ہے۔ اسپر اگرچہ کادیانی کے نیچری معتقد گھبرائے اور سنا ہے کہ بعض یہ کلمہ سنکر بلا ملاقات قادیاں سے چلے آئے۔ اور باقیماندہ نیچریوں کے کادیانی نے بطائف الحیل سے آنسو پونچھے اور انکی طفل تسلی کی۔ مگر عوام کالانعام پر اس بیان کا اثر بحق کادیانی مفید پڑا۔ انہوں نے سمجھ لیا۔ کہ کادیانی معجزات کا منکر نہیں ہے ناظرین۔ کادیانی کی دیانت و امانت اور شکر گذاری کو دیکھیں کہ اسنے اپنی مطبوعہ کیفیت سے اس بیان کو جس سے اسکو ظاہر نفع ہوا تھا صرف اس خیال سے نکالدیا کہ اسکے نیچری دوست جو اسوقت حاضر نہ تھے اس بیان کو سنکر منحرف نہو جائیں۔ **امر سوم**۔ کادیانی نے بڑے زور شور سے بیان کیا۔ کہ اسوقت یورپ[1] اور امریکہ میں اسلام پھیلتا جاتا ہے۔ ایسے وقت میں

---

[1] کادیانی اور اسکے خواص حواری یورپ اور امریکہ کے اسلام کو کادیانی کے برکات اور کرامات سے سمجھتے ہیں۔ امریکہ کے اسلام کی نسبت تو انکا صاف یہ دعوی ہے کہ مسٹر الگزینڈر رسل وب صاحب کو جنہوں نے امریکہ میں اسلام کا علم بلند کیا ہے۔ کادیانی سے ہدایت ہوئی ہے صاحب موصوف نے کادیانی سے خط و کتابت کی ہے جو شحنہ حق میں چھپی ہے۔ تو کادیانی نے انکی تسلی کر دی۔ جسکے سبب وہ مسلمان ہو گئے۔ اور یورپ میں کادیانی کے ذریعہ سے اسلام پھیلنے کی بابت اسنے رسالہ فتح اسلام میں صفحہ ۱۹ سے ۲۱ تک متعدد اشارات کئے ہیں اسکے صفحہ ۲۰ میں ہے۔ "نا سمجھ لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ دنیا کے خیالات نے خود بخود راستی کی طرف پلٹا کھایا ہے۔ لیکن در حقیقت یہ کام ان فرشتوں کا ہوتا ہے۔ جو خلیفۃ اللہ کے ساتھ آسمان سے اترتے ہیں۔ در حقیقت یہ فرشتے اس خلیفۃ اللہ سے الگ نہیں ہوتے اسی کے چہرہ کا نور ہوتے ہیں۔ خواہ وہ جسمانی طور پر نزدیک یا دور ہوں۔ خواہ جوش ایشیائی لوگوں میں پیدا ہوں۔ یا یورپ کے باشندوں میں"۔ اور در حقیقت یہ دونو باتیں باطل خیال اور سودائی محال ہیں صاحب موصوف نے کادیانی سے کچھ ہدایت و تسلی نہیں پائی۔ انکا

نہایت ضروری اور اہم امر یہہ ہے کہ نئے رسائل تالیف کرکے اور انگریزی زبان میں انکو چھپوا کر انکے پاس بھیجے جائیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اس امر اہم میں روپیہ سے مدد دیں۔ مسلمان حاضرین مجلس یہہ سنکر لٹو ہوگئے اور کادیانی کی مدد کو دین سمجھکر اپنے جیبوں سے روپیہ نکالنے یا فہرست میں جسکو کادیانی نے کتاب وساوس کے آخر میں شائع کیا ہے۔ نام درج کرانے لگ گئے اور کسیکو یہہ خیال نہ آیا کہ آگے دس ہزار سے زیادہ روپیہ مسلمانوں کا کادیانی خورد برد کرچکا ہے اور اب تک اسلام اور مسلمانوں کو اس سے کوئی نفع نہیں پہنچا۔ نہ اسنے کتاب براہین احمدیہ کو جسمیں تین سو دلائل حقیقت قرآن اور اسلام کے بیان کا وعدہ دیا تھا چھاپا اور نہ رسالہ قرآنی طاقتوں کا جلوہ گاہ جسکا رسالہ شحنۂ حق میں اشتہار دیا تھا نکالا۔ نہ رسالہ سراج منیر جسکا اشتہار بیس فروری ۱۸۸۶ء میں چند ہفتوں کے بعد شائع کرنیکا وعدہ دے چکا تھا۔ شائع کیا۔ نہ رسالہ تجدید دین یا اشعۃ القرآن اسنے چھاپ کر مشتہر کیا۔ اور نہ آج تک کسی ایک ہندو۔ یا عیسائی۔ یا کسی اور غیر مذہب نے اسکی ہدایت سے اسلام قبول کیا۔ پھر ہم اپنی اموال کو اسکے ذاتی مصارف کے لیے کیوں برباد کر رہے ہیں۔ اور اسکی دوسری تدبیر کا اثر و نتیجہ اوائل ۱۸۹۱ء میں یہہ ظاہر ہوا کہ اسنے فیصلہ آسمانی شائع کرکے اپنے اتباع کا گھر پورا کیا۔ اور اسکے ذریعہ سے خوب روپیہ کمایا۔ اس فیصلہ کا جواب اشاعۃ السنہ نمبر ا۔ لغایت ۴ جلد ۱۴ میں دیا گیا ۱۸۹۲ء میں اس تدبیر کا ایک اثر کادیانی کا رسالہ نشان آسمانی ہی جسمیں اسنے ایک تو اسی کریم بخش مسلوب الحواس کی شہادت کو بیان کیا ہے۔ دوسرا نعمت اللہ ولی کا قصیدہ مشہورہ کو جسمیں انے والے مسیح و مہدی کی خبر ہی۔ اپنے اوپر لگالیا ہی۔ اسکے جواب میں [illegible]

[illegible] دوسرا اثر کادیانی کی کتاب وساوس ہے جسکی حقیقت اس [illegible] میں بخوبی واضح ہوتی ہے اور اسکا اثر [illegible] جواب ہی ادا ہوا۔ تیسرا اثر یہ کہ اسی موقعہ جلسیہ سالانہ پر کادیانی نے خاکسار کے نام ایک مراسلت جاری کی جسمیں خاکسار کو ایک مسند الہام سے ڈرایا۔ اسکا جواب کافی وشافی دیا گیا۔ تو پھر اسنے اپنے خسر فرضی کی موت کے متعلق اپنی ایک پیشگوئی کو پیش کیا۔ اسکا جواب دنداں شکن اسکو دیا گیا۔ اور ۸۵ سوالات جرح سے اس پیشگوئی کے الہام ربانی ہونے کیطرف اشارہ کیا تو کادیانی نے اس پیشگوئی کے دعوی سے سکوت اختیار کرکے ایک اور پرانی بات مگر نئے رنگ اور دوسرے پیرائے میں پیش کردی۔ اسکا جواب بھی اسکو ایسا دیا گیا ہے کہ جسمیں اسکو معقول کلام کرنے کی جگہہ نہیں رہی۔ ذیل میں اس مراسلت اور اسکے جواب اور جواب الجواب کو نقل کیا جاتا ہے اور جس جواب الجواب میں وہ ۸۵ سوالات کئے ہیں اسکا جواب جو کادیانی نے دیا ہو اور اسکا جواب جو ہماری طرف سے ہی وہ دونوں اس سلسلہ مراسلت سے جدا اخیر میں ملحق ہیں۔

خط بیشک کادیانی کے پاس آیا۔ مگر جو اسکا جواب کادیانی نے دیا۔ وہ تسلی بخش نہ تھا۔ صاحب مذکور دسمبر ۱۸۹۲ء میں علی گڑھ میں رونق افروز ہوئے تو کادیانی کے حواری منشی عبد الحق پنشنر اکونٹنٹ منشی الہی بخش اکونٹنٹ منشی امیر الدین وغیرہ ان کے گرد ہوگئے۔ کہ آپ قادیان میں تشریف لے چلیں اور کادیانی سے ملاقات کریں۔ انہوں نے انکار کیا۔ اور صاف کہا کہ مجھے کادیانی سے کوئی تسلی نہیں ہوئی اور قادیان کی طرف منہ کرکے تھوکتا بھی نہ۔ اور فتح اسلام میں جو کچھ کادیانی نے کہا ہے وہ محض ڈھکوسلا ہے اور حمقا کے پھنسانے کے لیے دہوکھا۔ کادیانی درحقیقت وجود ملائکہ کا قائل نہیں اس کلام میں وہ ملائکہ کو خلیفہ اللہ کے انوار بتا چکا ہے اور آسمان سے انکے نزول کو محال جانتا ہے۔ چنانچہ اشاعۃ نمبر اول میں بتفصیل ثابت کیا گیا ہے۔ افسوس کادیانی کے اکثر معتقدین بے علم ہونیکی وجہہ سے ایسی باتوں کو نہیں سمجھتے اور جو پڑھے لکھے ہیں وہ اسکی کورانہ تقلید کے سبب اسکے کلام کو

سے طلب کریں امید ہے یہ امانت و دیانت سے معاملہ کریں گے — مشتہر ده دیگر اخبار منشور محمدی پھر جاری ہوا ہے [illegible]

وہ یہ مُراسلت ہے

نحمدہٗ ونصلی - بخدمت شیخ محمد حسین صاحب ابو سعید بٹالوی

الحمد للہ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ - اما بعد مین افسوس سے کہتا ہون کہ مین آپ کے فتوائی تکفیر کی وجہ سے جسکا یقینی نتیجہ احد الفریقین کا کافر ہونا ہے - اس خط مین سلام مسنون یعنی السلام علیکم سے ابتدا نہین کر سکا لیکن چونکہ آپ کی نسبت ایک منذر الہام مجکو ہوا اور چند مسلمان بھائیون نے بھی مجکو آپ کی نسبت ایسی خوابین سُنائین جنکی وجہ سے مین آپ کے خطرناک انجام سے بہت ڈر گیا - تب بوجہ آپ کے اُن حقوق کے جو بنی نوع کو اپنے نوع انسانون سے ہوتے ہین - اور نیز بوجہ آپ کی ہموطنی اور قرب وجوار کے بھی میرا رحم آپ کی اسحالت پر بہت جنبش مین آیا - اور مین اللہ جلشانہٗ کی قسم کھا[illegible] آپ کی حالت پر نہایت رحم ہے اور ڈرتا ہون - کہ آپ کو وہ امور پیش نہ آجائین جو ہمیشہ صادقون کے مکذبون کو پیش آتے رہے ہین - اسی وجہ سے مین آج رات کو سوچتا سوچتا ایک گرداب تفکر مین پڑ گیا - کہ آپ کی ہمدردی کے لئے کیا کرون - آخر مجھے دل کے فتوےٰ نے یہی صلاح دی کہ پھر دعوت الی الحق کے لئے ایک خط آپکی خدمت مین لکھون کیا تعجب کہ اسی تقریب سے خدا تعالیٰ آپ پر فضل کر دیوے - اور اس خطرناک حالت سے نجات بخشے - سو عزیز من آپ خدا تعالےٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہون - وہ بڑا قادر ہے - جو چاہتا ہے کرتا ہے - اگر آپ طالب حق بنکر میری سوانح زندگی پر نظر ڈالین تو آپ پر قطعی ثبوتون سے یہ بات کھل سکتی ہے کہ خدا تعالےٰ ہمیشہ کذب کی ناپاکی سے مجکو محفوظ رکھتا [illegible] یہان تک

کہ بعض وقت انگریزی عدالتون مین میری جان اور عزت ایسے خطر مین پڑ گئی
کہ بجز استعمال کذب اور کوئی صلاح کسی وکیل نے مجکو نہ دی۔ لیکن اللہ جلشانہ
کی توفیق سے مین سچ کے لئے اپنی جان اور عزت سے دست بردار ہوگیا
اور بسا اوقات مالی مقدمات مین محض سچ کے لئے مین نے بڑے بڑے
نقصان اُٹھائے۔ اور بسا اوقات محض خدا تعالیٰ کے خوف سے اپنے
والد اور بہائی کے برخلاف گواہی دی۔ اور سچ کو ہاتھ سے نچھوڑا۔ اس گاؤن
اور نیز بٹالہ مین بھی میری ایک عمر گذر گئی ہے۔ مگر کون ثابت کرسکتا ہے۔ کہ
کبھی میرے مونہ سے جھوٹ نکلا ہے۔ پھر جب مین نے محض للہ انسانون
پر جھوٹ بولنا ابتدا سے متروک رکھا اور بارہا اپنی جان اور مال کو صدق پر قربان
کیا۔ تو پہر مین خدا تعالیٰ پر کیون جھوٹھ بولتا۔ اور اگر آپ کو یہ خیال گذرے۔ کہ
یہ دعوی کتاب اللہ اور سنت کے برخلاف ہے۔ تو اس کے جواب مین بادب
عرض کرتا ہون۔ کہ یہ خیال محض کم فہمی کی وجہ سے آپ کے دل مین ہے۔ اگر آپ
مولویانہ جنگ وجدل کو ترک کرکے چندروز طالب حق بنکر میرے پاس رہین
تو مین امید کرتا ہون کہ خدا تعالےٰ آپ کی تمام غلطیان نکالدیگا اور مطمئن کردیگا
اور اگر آپ کو اس بات کی بھی برداشت نہین تو آپ جانتے ہین کہ پہر آخر علاج
فیصلہ آسمانی ہے۔ مجھے اجمالی طور پر آپکی نسبت کچہ معلوم ہوا ہے۔ اگر آپ چاہین
تو مین چندروز توجہ کرکے اور تفصیل پر بفضلہ تعالےٰ اطلاع پاکر چند اخبارون
مین شائع کردون اس شائع کرنے کے لئے آپکی خاص تحریر سے مجکو اجازت ہونی چاہئیے
مین اس خط کو محض آپ پر رحم کرکے لکھتا ہون اور بہ ثبت شہادت* چند کس
آپ کی خدمتمین روانہ کرتا ہون [illegible] بیننا وبین
قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ الراقم مرزا غلام احمد بقلم خود ۳۱ دسمبر ۱۸۹۲ء

* تو ثبت شہادت کو ہمنے فضول سمجھکر اڑا دیا ہے۔ جب اس خط کو ہمنے خود اپنے رسالہ مین چھاپ دیا تو پہر شہادت کی
کیا حاجت ہے۔

اسکا جواب منجانب خاکسار

مرزا غلام احمد صاحب کادیانی خدا آپکو ہدایت کرے اور راہ راست پر لاوے
سلام علی من اتبع الھدی۔ آپکا خط ۳۱ دسمبر سنہ ۹۲ع مین نے تعجب سے
پڑہا۔ مین آپ کی ان گیدڑ بہبکیون سے نہین ڈرتا۔ بلکہ اس ڈرنے کو شرک
سمجہتا ہون۔ اور انکی مقابلہ مین یہ آیات قرآن پیش کرتا ہون۔ اتحاجونی
فی اللہ وقد ھدان ولا اخاف ما تشرکون بہ الا ان یشاء ربی شیئا
وسع ربی کل شیء علما افلا تتذکرون ہ وکیف اخاف ما اشرکتم
ولا تخافون انکم اشرکتم باللہ ما لم ینزل بہ سلطانا ہ فای الفریقین
احق بالامن ان کنتم تعلمون ہ الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانھم
بظلم اولئک لھم الامن وھم مھتدون

کادیانی صاحب! مین قرآن اور پہلی کتابون کو اور دین اسلام اور پہلے دینون
کو۔ اور نبی آخر الزمان اور پہلے نبیون کو سچا جانتا اور مانتا ہون۔ اور اُس کا یہ
لازمہ اور شرط ہے۔ کہ آپ کو جہوٹا جانون اور آپکا منکر ہون۔ کیونکہ آپ کے
عقائد آپکی تعلیمات آپ کے اخلاق وعادات پہلی کتابون اور پہلے دینون۔
اور پہلے نبیون کے مخالف اور متناقض ہین۔ لہذا اُن کتابون دینون اور
نبیون کو ماننا تب ہی صحیح اور سچا ہو سکتا ہے۔ جبکہ آپ کے عقائد اور تعلیمات
کو جہوٹا اور آپکو گمراہ سمجہون۔ جسپر آیات ذیل دلائل ہین۔ ومن یکفر
بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی۔ وقد امروا
ان یکفروا بہ۔ قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم والذین معہ ہ اذ
قالوا لقومھم انا براء منکم ومما تعبدون من دون اللہ کفرنا بکم

وبدا بیننا وبینکم العداوۃ والبغضاء ابدا حتی تومنوا باللہ وحدہ -

عقائد باطلہ مخالفہ دین اسلام وادیان سابقہ کے علاوہ جھوٹ بولنا اور دہوکا دینا آپکا ایسا وصف لازم بن گیا ہے. کہ گویا وہ آپکی سرشت کا ایک جز ہے -

زمانہ تالیف براہین احمدیہ کے پہلے آپکی سوانح عمری کا مین تفصیلی علم نہین رکھتا مگر زمانہ تصنیف براہین سے جو جھوٹ بولنا دہوکا دینا آپنے اختیار کیا ہے - خصوصاً سنہ ۸۶ء سے جب سے آپنے الہامی بیٹا تولد ہونے کی پیشین گوئی کی. اور اس قسم کی اور پیشگوئیان مشتہر کی ہین. علی الخصوص سنہ ۹۱ء سے جب سے آپنے مسیح موعود ہونے کا دعوی مشتہر کیا ہے. اُس سے آپکی کوئی تحریر کوئی تقریر کوئی خط کوئی تصنیف خالی نہین ہے. اس پر قیاس ہو سکتا ہے کہ پہلے زمانہ مین خصوصاً امتحان مختاری مین فیل ہونے اور پہر عدالت مین سالہا سال اپنے [illegible] ہوگا -

اس سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے. کہ جو شخص بندون پہ جھوٹ بولنے اور اُن کو دھوکا دینے مین ایسا دلیر ہو. وہ خدا پر یہ افترا کرنے سے کہ مین ملہم ہون اور مجھے الہام ہوا ہے. کہ فلان شخص مجھے بیٹی نہ دیگا. تو ہلاک ہو جاویگا. اور فلان شخص مجھے مسیح نہ مانے گا. تو وہ عذاب مین مبتلا ہوگا. کسطرح رُک سکتا ہے. اور اس دعوی الہام مین کیونکر سچا سمجھا جا سکتا ہے -

آپ اس قسم کے تین ہزار* الہامات کے صادق ہونے کے مدعی ہین - مین ان تین ہزار مین سے صرف تین الہامون کے صادق ٹھرنے پر آپکو ملہم مان لونگا. اور یہ سمجھونگا. کہ مینے آپ کے عقائد و تعلیمات کو مخالف حق اور آپ کو بد اخلاق اور گمراہ سمجھنے مین غلطی کی. اُن تین ہزار مین سے جن تین الہامون کو آپ [illegible] کی موت

* نوٹ یہ دعوی اپنے سالانہ میلہ کے جلسہ مین برملا کیا تھا * یعنے واقعی الہام ہونے -

کے متعلق الہام یا شیخ مہر علی صاحب کی رہائی کی نسبت الہام یا دلیپ سنگھ کی ناکامی
سے واپس ہونے کی نسبت الہام۔ یا آپ کی آیندہ اور فرضی خسر کے فوت
ہوجانے کی نسبت الہام وامثال ذٰلک انکو آپ کسی ایسی مجلس مین جسمین
جانبین کے اشخاص مساوی ہون اور تین منصف مختلف مذاہب کے یا
آزاد مشرب ہون ثابت کردین اور آسانی سے کامیاب ہون۔

تین نہ سہی چلو۔ ایک ہی اپنے خیالی الہام اخیر کا جسکو آپنے اپنے جلسہ
میلہ سالانہ مین اپنے معتقدون اور دام افتادگان مین جو اکثر عوام بے علم
تھے اور بعض خودغرض نیچری اور بعض تماشائے جنکو تحقیق اصل حال سے
کوئی غرض نہ تھی۔ بڑی شدومد سے بیان کیا تہا واقعی الہام ہونا ثابت
کردین۔ **اب** مرد میدان ہین تو میدان مین نکلین ورنہ ان لن ترانیون
سے شرم کرین۔

اپنے دریاے رحمت کے جوش و جنبش مین آنے کا جو آپنے ذکر کیا ہے اسمین
آپنے اپنی سنت قدیم کذب و دہوکا دہی سے کام لیا ہے۔ آپ کو رحمت سے
کیا نسبت۔ رحمت اور ہمدردی کا تو آپ مین مادہ ہی نہین۔ آپ کے افعال
وحرکات وکلمات صاف شہادت دے رہے ہین۔ کہ آپ پرلے سرے کے
بے رحم خودغرض جافی اور نفسانی آدمی ہین۔ آپکی زبان اور حجاج بن یوسف کی
تلوار دونو توام ہین۔ آپنے اپنے مسلمان مخالفین اور معترضین کو اُس حالت
اور اس وقت مین جبکہ آپ انکو مخدومی اخوی کے خطاب سے یاد کرتے اور انکی
نیک نیتی کے معترف تھے۔ بے حیا۔ بے ایمان۔ درندہ منہ سے جھاگ نکالنے
والا۔ کتا۔ کلب یموت علی کلب۔ سفلہ۔ کمینہ۔ وحشی وغیرہ وغیرہ الفاظ سے
یاد کیا ہے۔ کیا رحمت اور نفسانی [illegible] رکھتی ہے؟

آپ مسلمانون کا دس ہزار سے زیادہ روپیہ کتاب براہین احمدیہ کی قیمت مین اور قبولیت دعاؤن کی طمع دیکر خورد برد کر چکے ہین۔ اور کتاب براہین ہنوز در بطن شاعر کا مصداق ہے۔ اور قبولیت دعاونکی امید وار آپ کے مونہ کو دیکھ رہی ہین کیا ہمدردی ورحم اسی کا نام ہے ؟۔

جب مجھے آپ سے آپکی امکانی ولی ہونے کی نظر سے حسن ظنی تھی۔ تو مین نے آپ سے بارہا التجا کی کہ مجھے آپ اپنے پاس ٹھراکر رحمت وبرکت کے آثار دکھاوین آپنے کبھی ہان نہ کی۔ ایکدفعہ مینے آپکو یہ بھی کہا تھا۔ کہ آپ کے مخالف و منکر اچھے رہے۔ کہ آپ انکو نشان آسمانی دکھانے کے لئے انعام کے وعدہ پر بلاتے ہین۔ ہم موافقین کو بلا وعدۂ انعام بھی نہین بلاتے تو آپ ہنس کر چپ ہو گئے۔ پھر جب آپ نے مسیح ہونے کا دعوی کیا تو مینے اپنا خلاف ظاہر کرکے آپ کے پاس آنا اور دوستانہ پرایویٹ گفتگو کرنا چاہا تو آپ بلانے کا وعدہ دیتے دیتے لودہانہ مین جا براجے اور وہان جاکر مخاصمانہ بحث کا اکھاڑہ جما کرنا جائز اور بحث کو ٹلانے کی شروط سے پناہ گزین ہوئے۔ پھر جب بمقام لودہانہ آپکے گھر پر پہنچ کر آپکو گفتگو پر مجبور کیا۔ تو آپنے اس با امن گفتگو کو ناتمام چھوڑ کر پھر مخاصمانہ اکھاڑہ جمانے کا اہتمام کیا۔ اور دہلی۔ پٹیالہ۔ لاہور۔ سیالکوٹ وغیرہ مین مخاصمانہ بحث کا علم بلند کیا۔ اور پھر بحث سے گریز کرکے انواع اتہام واکاذیب کا اشتہار کیا اور اسی اثنا مین فیصلہ آسمانی لکھ مارا۔ جسمین کوئی دقیقہ بیرحمی وبدگوئی کا فرو گذاشت نہ کیا۔ اس بیرحمی و نفسانی کارروائیون کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ مسلمانون کی جماعت مین تفرقہ پڑ گیا۔ بھائی بھائی سے اور دوست دوست سے الگ ہو گیا کیا رحمت وہمدردی کا یہی اثر ہے۔

آپ مین رحمت وہمدردی کا شمہ اثر بھی ہوتا۔ تو جسوقت مینے اپنا خلاف

آپ کے دعوے مسیحائی سے ظاہر کیا تھا۔ آپ فوراً مجھے اپنی جگہ بلاتے یا غریب خانہ پر قدم رنجہ فرماتے (جیسا کہ پہلے بھی آپ سے وقوع مین آتا رہا۔ اور کم سے کم تین دفعہ آپ نے غریب خانہ مین قدم رنجہ فرماکر رابطہ اتحاد ظاہر کیا تھا) اور اس صورت سے اپنے دعوے جدیدہ کو ثابت کر دکھاتے۔ اب جو اپنے یہ خط ارسال فرمایا ہے۔ یہ بھی آپکی خود غرضی اور نیت فساد سے خالی نہین۔ اسمین خود غرضی یہ ہے۔ کہ آپ کے مرید آپ کو نیک نیت اور اپنے دعویٰ مین ثابت قدم اور مقابلہ مخالفین کے لئے مستعد سمجھین۔ نیت فساد کی یہ ہے۔ کہ جانب ثانی سے جواب ترکی بترکی ملے تو اس سے بٹالہ کی مسلمانون مین پھوٹ پڑے۔ یہ آپکے دعوے الہام وراست بازی خیرخواہی ورحمت کا جواب ہے۔ اب مین آپ کی اس درخواست کا کہ ”خاکسار آپ کے اور آپ کے تابعین کے الہامات ومنامات سے ڈر کر آپ کے پاس پہنچے اور آپکا مطیع ہو جاوے یا آپ کو ان ڈرانے والے الہامات ومنامات کی اشاعت کی اجازت دے ؛“ جواب دیتا ہون۔

آپکا خاکسار کو اپنے پاس بلانا۔ اگر اس غرض سے ہے کہ مین آپ کی عقائد باطلہ کی نسبت آپ سے کچہ دریافت کرون۔ تو اس نظر سے آنا فضول ہے۔ ہم مسلمانون کو آپ کے عقائد باطلہ کے بطلان مین اب کوئی شک نہین ہی۔ لہذا اسمین کچہ دریافت کرنے کی کوئی ضرورت وحاجت باقی نہین۔ ہان آپ کو کچہ شک واشتباہ ہو۔ تو آپ جسوقت چاہین حسب عادت قدیم غریب خانہ پر تشریف لاوین۔ دستور قدیم کے موافق اپ کی مدارات ہو گی۔ اور آپ کی تسلی کیجاوے گی انشاء اللہ تعالےٰ۔

اور اگر خاکسار کو اپنے پاس بلانا اس غرض سے ہے۔ کہ آپ مجھے نشان

آسمانی دکھائینگے تو اس نظر سے آنا نہ صرف بیفائدہ ہے بلکہ گناہ اور موجب نقصان ہے۔ جس شخص کے عقائد اسلام اور سابق ادیان کے مخالف ہون۔ اس سے نشان آسمانی کا متوقع ہونا مومن کا کام نہین۔ اور اگر وہ کچہ چالاکی اور شعبدہ بازی سے بذریعہ مسمریزم وغیرہ دکھا بھی دے تو اس پر اعتماد کرنا مخالف اسلام ہے اسبات کو آپ بھی اپنے ایک اشتہار مین تسلیم کرچکے ہین۔ ہان اس غرض سے میرا وہان پہونچنا جائز بلکہ موجب ثواب ہے۔ کہ مین وہان پہنچکر آپکا عجز اظہار نشان آسمانی سے لوگون پر ظاہر کرون اور مسلمانون پر آپکا جھوٹ اور فریب کھولون۔ کیونکہ میرے خیال مین۔ آپ کو مسمریزم وغیرہ مین بھی دخل نہین اور آپ کے پاس جو ہتھیار و دام تزویر ہے وہ صرف زبان کی چالاکی اور فقرہ بندی ہے۔ لیکن مجھے اسصورت مین بھی قادیان پہنچنے مین یہ اندیشہ ہے کہ آپ میری جان کو نقصان پہنچانے مین کوشش کرین گے اور اس سے اپنے اس الہام کو کہ یہ شخص باون برس کا ہوکر فوت ہو جائیگا جسکو آپ کے حواری اور امن کے دوست*

وغیرہ آپسمین پھیلا رہے ہین سچا کر دکھائین گے"۔ (گو واقع مین وہ کبھی سچا نہین ہوسکتا کیونکہ مین باون برس عمر کے پورے کرچکا ہون ۱۷ محرم ۱۲۵۶ھ میری پیدایش ہے اور اب سنہ ۱۳۱۰ھ گذر رہا ہے) اور کم سے کم یہ کہ میری آبروریزی کی تدبیر کرین گے۔ پس اگر آپ میری اس غرض کو پیش نظر رکھکر مجھ اپنے پاس بلانا چاہتے ہین تو میرے اس اندیشہ کو ایک باضابطہ تحریر سے جو عدالت مین رجسٹر ہو اٹھاوین۔ آپ نے اس تحریر ذمہ واری کو منظور کیا تو اُسکا مسودہ آپ کے پاس بہیجا جاوے گا۔ اس صورت مین یہ خاکسار قادیان مین حاضر ہوگا اور جو کام آپ کی خدمت گذاریگا یہان کرتا ہون وہان بیٹھکر کریگا۔

* اصل خط مین نام بتائے گئے ہین۔ اس نقل مین اسلئے کاٹے گئے ہین کہ وہ لوگ منکر ہوگئے ہین اور ہمکو اسوقت بجز کادیانی کسی سے بحث منظور نہین۔

در صورت عدم منظوری شرط مذکور مین قادیان مین نہین آسکتا۔ بصورت
مین جو آپنے اپنے اور اپنے تابعین کے الہامات و منامات کی جو میری نسبت
ہوئے ہین اشاعت کی اجازت چاہی ہے اس سے مجھے تعجب آیا اور یقین ہوا
کہ آپ دعویٰ الہام مین کذّاب ہین۔ خدا کے الہام کی اشاعت و تبلیغ کے لئے
اورون کی اجازت کے کیا معنے؟۔ اول تو جو الہام کسی نبی یا ولی کو کسی شخص کے
ڈرانے کے لئے ہوتا ہے اسکی اشاعت و تبلیغ اس الہام کا عین مدعا ہوتا ہے۔
اور اگر آپکا ملہم آپکو ایسے الہام کرتا ہے جنکی اشاعت تا نظر ثانی اور حکم ثانی
جائز نہین ہوتے تو آپ اپنے ملہم ہی سے کیون نہین پوچھ لیتے کہ مین اس
الہام کو شائع کرون یا نہ کرون۔ اور اگر کرونگا تو کسی قانون کے شکنجہ مین
تو نہ پھنسایا جاؤنگا۔ آپکی اس اجازت چاہنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ
الہام کی آڑ مین مجھے گالیان دینا اور میری ... مشتہر

کرنے کا ارادہ رکھتے ہین جن سے میری حیثیت عرفی کا ازالہ ہو۔ اور میری
اور میرے عزیزون اور اقارب کی دلشکنی ہو۔ اور انکو رنج پہنچے (چنانچہ پہلی
بھی آپنے اس قسم کے الفاظ و الہام میری نسبت شائع کئے ہین) و معہذا آپ
قانونی گرفت کا بھی اندیشہ رکھتے ہین اور حکام وقت کو اپنے ملہم کی
نسبت زبردست سمجھتے ہین لہذا مین ایسے الہام کی نسبت اشاعت کی اجازت
عام نہین دے سکتا۔ ہان اسطور کی اجازت دینے سے رک بھی نہین سکتا
کہ آپ اپنے اور اپنے تابعین کے الہامات کو جہانتک کہ قانون انکی اشاعت
کی اجازت دیتا ہے شائع کرین اور اپنے کمزور و ڈرپوک ملہم کو (جو یقیناً
خدا تعالیٰ نہین بلکہ معلم الملکوت* ہے) حکام وقت سے مغلوب سمجھکر اُس کی
حکم کی تعمیل کو حکام وقت قانون کی تابع رکھین۔ اسکا اپنے خلاف کیا تو

* معلم الملکوت شیطان کو کہتے ہین۔

آپکو کورٹ مین پھر کسی اور آرامگاہ مین آنا پڑے گا۔ آپ کے پچھلے الہامات والفاظ بھی میری نگاہ مین ہین اور انکی نسبت تدارک کا ارادہ بھی ہنوز ملتوی نہین ہؤا۔ مین یہ کہنا بھی نامناسب نہین سمجھتا۔ کہ اگر آپ خدا سے ہمکلام ہونے کا شرف رکھتے ہین اور خدا تعالی سے مجملات کی تفصیل پوچھ سکتے ہین۔ اور معہذا بنی نوع سے ہمدردی رکھتے ہین (جیسا کہ آپنے اپنے خط مین دعوے کیا ہے) تو بجاے مجھے دھمکانے اور ڈرانے کے آپ میری نسبت خدا تعالے سے پہلے یہ دریافت کرین کہ جو مُنذر الہام آپ کو اس شخص کی نسبت ہؤا ہے وہ مبرم و قطعی الوقوع ہے یا اس کا وقوع معلق ہے اور جو ڈر یا عذاب اسمین بیان کیا گیا ہے وہ درصورت اس کی تابع ہوجانے کے اس شخص سے اٹھ سکتا ہے۔

پس اگر خدا تعالے آپ کو یہ بتاوے کہ وہ مبرم نہین معلق ہے تو آپ خدا کی جناب مین دعا کرین کہ وہ مجھے آپ کی نسبت اپنی رحمت کی توفیق دے اور آپ کا تابع کردے۔ اور مجھ سے وہ عذاب اُٹھالے اور اس امر مین آپنے دریاے رحمت کو جوش مین لاوین اور اُس نبی رحیم کی سنت پر عمل کرین جسکو اُسکی قوم نے مار کر خون آلودہ کردیا تھا۔ اور وہ اپنے چہرہ سے خون پونچھتا اور یہ کہتا تھا۔ اللھم اغفر لقومی فانھم لایعلمون۔ اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سُنت پر عمل کرین۔ کہ جب آپ کے پاس ملک الجبال نے حاضر ہو کر کہا کہ خدا تعالے نے مجھے اسلئے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ کہ اگر آپ چاہین تو مین آپ کی منکرون اور مخالفون کو پہاڑ کے نیچے کچل دون۔ تو آپنے فرمایا مین یہ نہین چاہتا۔ اور مین امید کرتا ہون کہ اُن کی پشتون سے ایسے لوگ پیدا ہون گے جو خدا کی توحید پکارین گے۔ اور اگر خدا تعالے آپکو یہ خبر دی کہ یہ الہام مبرم و قطعی الوقوع ہے۔ تو پھر آپ میری دعوت سے دست بردار ہون۔ اور اپنے تابعین کو وہ الہام

لاوے
خدا بہ توفیق
اپنے فضل کی
وہ یقین جانتے

سنا کر اُنپر اپنی نبوت و ولایت ثابت کرین۔ اس صورت مین مجھے دعوت کرنا فضول ہے۔ کیونکہ قطعی وعدہ عذاب کے بعد کسی نبی نے دعوت نہین کی۔ اور اگر آپ اپنی اس دہمکی پر مصر رہے تو طالب حق اور منصف جان لینگے کہ آپ اس دعوت و انذار مین فریب کرتے ہین اور جھوٹے ہین۔

مین اخیر مین یہ بھی کہتا اور آپکو اطلاع دیتا ہون کہ اگر مین آپکی مخالفت مین نیک نیت اور حق پر ہون اور دین اسلام کی حمایت کر رہا ہون۔ اور نفسانیت و نفاست کو ہمین دخل نہین دیتا تو خدا تعالے میری مدد کریگا اور آپکو ہدایت کر کے تابع حق و دین اسلام کرے گا ورنہ سخت عذاب مین مبتلا کر کے ہلاک کرے گا۔ اور اگر میری نیت مین فساد ہے تو خدا مجھے اسکا بدلہ خود دیگا آپکا ڈرانا اور دہمکانا عبث و فضول ہے۔ خصوصًا ایسی حالت مین۔ کہ مین آپ کو کذاب جانتا ہون اور اس اعتقاد کو اپنے اسلام کا جز سمجھتا ہون۔ لہذا بہتر ہے۔ کہ آپ ان گیدڑ بھبکیون سے باز آئین اور حق کی تابع ہو جائین آئندہ اختیار ہے۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ۔ الراقم ابوسعید محمد حسین یکم جنوری ۹۳ع

اسکا جواب منجانب کادیانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی۔ الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفے۔ اما بعد آپکا رجسٹری شدہ خط ۲ ہ۔ جنوری ۱۸۹۳ع کو مجکو ملا اگرچہ آپکا یہ خط جو کذب اور تہمت اور بیجا افتراؤن کا ایک مجموعہ ہے۔ اس لائق نہین تھا۔ کہ مین اسکا کچہ جواب لکھتا فقط اعراض کافی تھا۔ لیکن چونکہ آپنے اپنے خط کے صفحہ ۲۔ اور تین مین اس عاجز کی تین پیشگوئیون کا ذکر کر کے بالآخر اُس تیسری پیشگوئی پر حصر کردیا ہی جو نور قرآن دہم مئی ۱۸۸۸ع اور نیز میری اشتہار مشتہرہ ۱۰ جولای ۱۸۸۸ع مین مندرج ہی اور آپنے اقرار کیا ہی کہ اگر اس الہام کا سچا ہونا ثابت ہو جائے تو مین آپکو ملہم مان لونگا اور یہ سمجھونگا کہ مینے آپکے عقائد و تعلیمات کو مخالف حق اور آپکو بد اخلاق اور گمراہ سمجھنے مین غلطی کی

اسلئے اس عاجز نے پھر آپکی حالت پر رحم کرکے آپکو اُس الہامی پیشگوئی کی ثبوت کیطرف توجہ دلانا مناسب سمجھا۔ وہ پیشگوئی جیسا کہ آپ خود اپنے خط مین بیان کرچکے ہین یہی تھی کہ اگر مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری اپنی بیٹی اس عاجز کو نہ دیوے اور کسی اور سے نکاح کردیوے تو روز نکاح سے تین برس کے عرصہ کے اندر فوت ہو جائیگا۔ اس پیشگوئی کی یہ بنیاد نہین تھی۔ کہ خواہ نخواہ مرزا احمد بیگ کی بیٹی کی درخوست کی گئی تھی بلکہ یہ بنیاد تھی کہ یہ فریق مخالف جنمین سے مرزا احمد بیگ بھی ایک تھا اس عاجز کے قریبی رشتہ دار۔ مگر دین کے سخت مخالف تھے اور ایک انمین سے عداوت مین اسقدر بڑھا ہوا تھا کہ اللہ جلشانہ اور رسول صلعم کو علانیہ گالیان دیتا تھا اور اپنا مذہب دہریہ رکھتا تھا اور نشانونکے طلب کیلئے ایک اشتہار بھی جاری کرچکا تھا اور یہ سب مجکو مکار خیال کرتے تھے۔ اور نشان مانگتے تھے اور صوم اور صلوٰۃ اور عقائد اسلام پر ٹھٹھا کیا کرتے تھے۔ سو خدا تعالی نے چاہا کہ انپر اپنی حجت پوری کرے۔ سو اسنے نشان دکھلانیمین وہ پہلو اختیار کیا جسکا ان تمام بیدین قرابتیون پر اثر پڑتا تھا اور ہر آدمی سمجھ سکتا ہے کہ موت اور حیات انسان کے اختیار مین نہین اور ایسی پیشگوئی جسمین ایک شخص کیموت کو اسکی بیٹی کے نکاح کے ساتھ جو غیر سے ہو وابستہ کردیا گیا۔ اور موت کی حد مقرر کردی گئی انسان کا کام نہین ہے چونکہ یہ الہامی پیشگوئی صاف بیان کررہی تھی کہ میرزا احمد بیگ کی موت اور حیات اسکی لڑکی کے نکاح سے وابستہ ہے۔ اس لئے پانچ برس تک یعنے جب تک اُس لڑکی کا کسی دوسری جگہ نکاح نکیا گیا مرزا احمد بیگ زندہ رہا اور پھر ۷۔ اپریل ۱۸۹۲ء احمد بیگنے اُس لڑکی کا ایک جگہ نکاح کردیا اور بموجب پیشگوئی کے تین برس کے اندر یعنے نکاح سے چھٹے مہینے مین جو ۳۱ ستمبر ۱۸۹۲ء تھی فوت ہو گیا۔ اور اسی اشتہار مین یہ بھی لکھا تھا کہ اگرچہ روز نکاح سے موت کی تاریخ تین برس تک بتلائی گئی ہے مگر دوسرے کشف سے معلوم ہوا کہ کچھ بہت عرصہ نہین گذریگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ نکاح اور موت مین صرف چار مہینے بلکہ اس سے بھی کم فاصلہ رہا۔ یعنے جیسا کہ مین لکھ

چکا ہون کہ ۷- اپریل ۱۸۹۲ء مین نکاح ہوا اور ۳۰ ستمبر ۱۸۹۲ء کو مرزا احمد بیگ اس جہان فانی سے رخصت ہوگیا- اب ذرا خدا تعالےٰ سے ڈرکر کہین کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی یانہین اور اگر آپکے دل کو یہ دھڑکا ہو کہ کیونکر یقین ہو کہ یہ الہامی پیشگوئی ہے کیون جائز نہین کہ دوسری وسائل نجوم ورمل وجفر وغیرہ سے ہے- تو اسکا یہ جواب ہے کہ منجمون کی اسطور کی پیشگوئی نہین ہوا کرتی جسمین اپنے ذاتی فائدہ کے لحاظ سے اسطور کی شرطین ہون- کہ اگر فلان شخص ہمین بیٹی دی تو زندہ رہیگا ورنہ نکاح کے بعد تین برس تک بلکہ بہت جلد مرجائیگا- اگر دنیا مین کسی منجم یا رمال کی اس قسم کی پیشگوئی ظہور مین آئی ہے- تو وہ اُس کی ثبوت کی ساتھ پیش کرین علاوہ اسکے اس پیشگوئی کے سات اشتہار مین ایک دعویٰ پیش کیا گیا ہے یعنے یہ کہ مین خدا تعالیٰ کیطرف سے آیا ہون اور مکالمہ الٰہیہ سے مشرف ہون اور مامور من اللہ ہون- اور میری صداقت کی نشانی یہ پیشگوئی ہے- اب آپ اگرچہ کچھ بھی اللہ جلشانہ کا خوف رکھتے ہین تو سمجھ سکتے ہین کہ ایسی پیشگوئی جو منجانب اللہ ہونے کے بطور نشان پیش کی گئی ہے ایسی حالت مین پوری ہو سکتی تھی کہ جب درحقیقت یہ عاجز منجانب اللہ ہو کیونکہ خدا تعالیٰ ایک مفتری کی پیشگوئی کو جو ایک جھوٹھے دعوی کے لئے بطور شاہد صدق بیان کی گئی ہرگز سچی نہین کرسکتا وجہ یہ کہ اسمین خلق اللہ کو دھوکا لگتا ہے جیسا کہ اللہ جلشانہ خود مدعی صادق کے لئے یہ علامت قرار دیکر فرماتا ہے۔ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم- اور فرماتا ہے۔ ولا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول۔ رسول کا لفظ عام ہے جسمین رسول اور نبی اور محدث داخل ہین- پس اس پیشگوئی کے الہامی ہونے کے لئے ایک مسلمان کے لئے یہ دلیل کافی ہے جو منجانب اللہ ہونے کے دعویٰ کے ساتھ یہ پیشگوئی بیان کی گئی ہے- اور خدا تعالیٰ نے اسکو سچا کرکے دکھلادیا اور اگر آپکے نزدیک یہ ممکن ہی کہ ایک شخص درصل مفتری ہو اور سراسر دروغ گوئی سے کہے کہ مین خلیفۃ اللہ اور مامور

من اللہ اور مجدد وقت اور مسیح موعود ہون اور میرے صدق کا نشان یہ ہے کہ اگر فلان شخص مجھے اپنی بیٹی نہین دیگا اور کسی دوسرے سے نکاح کر دیگا تو نکاح کے بعد تین برس تک بلکہ اس سے بھی بہت قریب فوت ہو جائیگا۔ اور پھر ایسا ہی واقعہ ہو جائے تو برائے خدا اس کی نظیر پیش کرو۔ ورنہ یاد رکھو کہ مرنے کے بعد اس انکار اور تکذیب اور تکفیر سے پوچھے جاؤگے خدا تعالی صاف فرماتا ہے۔ کہ اِنَّ اللّٰہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب۔ سو جگر دیکھو کہ اس کے یہی معنے ہین کہ جو اپنے دعوی مین کاذب ہو اس کی پیشگوئی ہرگز پوری نہین ہوتی۔ شیخ صاحب۔ اب وقت ہے سمجھ جاؤ اور اُس دن سے ڈرو جبکہ کوئی شیخی پیش نہین جائیگی اور اگر کوئی نجومی یا رمال یا جفری اس عاجز کی طرح دعوی کرکے کوئی پیشگوئی دکھلا سکتا ہے تو اس کی نظیر پیش کرو اور چند اخبارون مین چھپوا دو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہین کر سکوگے اور ایسا نجومی ہلاک ہوگا۔ خدا تعالے تو اپنے نبی کو فرماتا ہے کہ اگر وہ ایک قول بھی اپنی طرف سے بناتا تو اُسکی رگ جان قطع کیجاتی پھر یہ کیونکر ہو کہ بجائے رگ جان قطع کرنے کے اللہ جلشانہ اس عاجز کو جو آپکی نظر مین کافر مفتری دجال کذاب ہے دشمنون کے مقابل پر یہ عزت دی کہ تا دعوی مین پیشگوئی پوری کرے کبھی دنیا مین یہ ہوا ہے کہ کاذب کی خدا تعالی نے ایسی مدد کی ہو کہ وہ گیارہ برس سے خدا تعالی پر یہ افترا کر رہا ہو کہ اُسکی وحی ولایت اور وحی محدثیت میرے پر نازل ہوتی ہے۔ اور خدا تعالی اسکی رگ جان نہ کاٹے بلکہ اوسکی پیشگویون کو پورا کرکے آپ جیسے دشمنون کو منفعل اور نادم اور لاجواب کرے اور آپ کی کوششون کا نتیجہ یہ ہو کہ آپ کی تکفیر سے پہلے تو کل ۷۵ آدمی سالانہ جلسہ مین شریک ہون اور بعد آپ کی تکفیر اور جانکاہی اور لوگون کے روکنے کے تین سو ستائیس ۳۲۷ احباب اور مخلص جلسہ اشاعت حق مین دوڑے آوین اب اس سے زیادہ کیا لکھون مین اس خط کو انشا اللہ چہاپ کر شائع کردون گا اور مجھے حیات کی

ضرورت نہین کہ اس الہامی پیشگوئی کی آزمایش کے لئے بٹالہ مین کوئی مجلس مقرر کرون۔ مناسب ہے کہ آپ بھی اپنے اشاعۃ السنۃ مین میرے اس خط کو شائع کردین اور یہ بات بھی ساتھ لکھدین کہ آپ اسکو قبول کرنے مین کیا عذر ہے خود منصف لوگ دیکھ لین گے کہ وہ عذر صحیح یا غلط ہے۔ الراقم غلام احمد۔

مکرر یہ کہ اللہ جلشانہ خوب جانتا ہے کہ مین اپنے دعوی مین صادق ہون نہ مفتری ہون نہ دجال نہ کذاب۔ اس زمانہ مین کذاب اور دجال اور مفتری پہلے اس سے کچھ تھوڑے نہین تھے تا خدا تعالی صدی کے سرے پر بھی بجائے ایک مجدد کے جو اسکیطرف سے مبعوث ہو ایک دجال کو قائم کرکے اور بھی فتنہ اور فساد ڈالدیتا مگر جو لوگ سچائی کو نہ سمجھین اور حقیقت کو دریافت نکرین اور تکفیر کیطرف دوڑین مین اُنکا کیا علاج کرون۔ مین اُس بیمار دار کیطرح جو اپنے عزیز بیمار کے غم مین مبتلا ہوتا ہے۔ اس ناشناس قوم کے لئے حضرت عزت مین رو رہا ہون اور دعا کرتا ہون کہ ای قادر ذوالجلال خدا۔ ای ہادی و رہنما ان لوگون کی آنکھین کھول اور آپ انکو بصیرت بخش اور آپ انکے دلون کو سچائی اور راستی کا الہام بخش اور یقین رکھتا ہون کہ میری دعائین خطا نہین جائین گی۔ کیونکہ مین اسی کیطرف سے ہون اور اُسیطرف بلاتا ہون یہ سچ ہی کہ اگر مین اُسکیطرف سے نہین ہون اور ایک مفتری ہون تو وہ بُری عذاب سے مجکو ہلاک کرے گا کیونکہ وہ مفتری کو کبھی وہ عزت نہین دیتا کہ جو صادق کو دیجاتی ہے۔ مینے جو ایک پیشگوئی جسپر اپنے میرے صادق اور کاذب ہونیکا حصر کردیا آپ کیخدمت مین پیش کی ہے یہی میرا صدق اور کذب کی شناخت کے لئے ایک کافی شہادت ہے۔ کیونکہ ممکن نہین کہ خدا تعالی کذاب اور مفتری کی مدد کرے لیکن ساتھ اسکے مین یہ بھی کہتا ہون کہ اس پیشگوئی کے متعلق دو پیشگوئی اور بھی ہین جنکو مین اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء مین شائع کرچکا ہون جنکا مضمون یہی ہے کہ خدا تعالی اُس عورت کو بیوہ

کر کے میری طرف رد کرے گا۔ اب انصاف سے دیکھیں کہ نہ کوئی انسان اپنے حیات پر اعتماد کر سکتا ہے اور نہ کسی دوسرے کی نسبت دعوی کر سکتا ہے کہ وہ فلان وقت تک زندہ رہیگا اور یا فلان وقت تک مرجائیگا۔ مگر میری اس پیشگوئی مین نہ ایک بلکہ چھ دعوی ہین اوّل نکاح کیوقت تک میرا زندہ رہنا دوسرے پھر نکاح کے وقت تک اس لڑکی کے باپ کا یقیناً زندہ رہنا سوم پھر نکاح کے بعد اُس لڑکی کے باپ کا جلدی سے مرنا۔ جو تین برس تک نہین پہونچے گا۔ چہارم اسکے خاوند کا اڈہائی برس کی عرصہ تک مرجانا۔ پنجم اسوقت تک کہ مین اُس سے نکاح کرون اُس لڑکی کا زندہ رہنا۔ ششم آخر یہ کہ بیوہ ہونے کی تمام رسمون کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اُسکے اقارب کی میری نکاح مین آجانا۔ اب آپ ایمانا کہین کہ کیا یہ باتین انسان کے اختیار مین ہین اور ذرہ اپنے دلکو تھام کر سوچ لین کہ کیا ایسی پیشگوئی اُسکی سچی ہو جانے کیحالت مین انسان کا فعل ہو سکتا ہے [illegible] متعلق ہے جو ۲۱ ستمبر سنہ ۹۲ء کو پوری ہو گئی اپکا دل نہین ٹھہرتا تو آپ اشاعۃ السنہ مین ایک اشتہار حسب اپنے اقرار کے دیدین کہ اگر یہ دوسری پیشگوییان بھی پوری ہو گئین تو مین اپنے ظنون باطلہ سے توبہ کرون گا۔ اور دعوی مین سچا سمجھ لونگا اور ساتھ اسکے خدا تعالی سے ڈر کر یہ بھی اقرار کر دین کہ ایک تو انمین سے پوری ہو گئی اور اگر اس پیشگوئی کے پورا ہو جانیکا آپکے دل پر زیادہ اثر نہ ہو تو اسقدر تو ضرور چاہئے کہ جب تک اخیر ظاہر نہ ہو کف لسان اختیار کرین جب ایک پیشگوئی پوری ہو گئی تو اُسکی کچھ تو ہیبت آپکے دل پر چاہئے آپ تو میری ہلاکت کی منتظر اور میری رسوائی کے دنون کی انتظار مین ہین اور خدا تعالی میرے دعوی کی سچائی پر نشان ظاہر کرتا ہے۔ اگر آپ اب بھی نمانین تو میرا آپ پر کیا زور ہے۔ لیکن یاد رکھین کہ انسان اپنے اوائل ایام انکار مین بباعث کسی اشتباہ کے معذور ٹھہر سکتا ہے نشان دیکھنے پر ہرگز معذور نہین ٹھہر سکتا۔ کیا یہ پیشگوئی جو پوری ہو گئی کوئی ایسا اتفاقی امر ہے جسکی خدا تعالی نے

ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم وامنتم — والسلام علی من اتبع الہدی وما استکبر وما ابی — (الراقم عاجز غلام احمد)

لاہور ۹ جنوری

اسکا جواب منجانب خاکسار

۱۸۹۳ عیسوی

مرزا غلام احمد صاحب کادیانی خدا آپکو ہدایت کرے اور راہ راست پر لاوے۔

سلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ آپکا دوسرا خط بلا تاریخ مین نے، جنوری ۱۸۹۳ء کو بٹالہ مین روانگی لاہور کے وقت وصول پایا۔ اس لئے مین اُسکا جواب بٹالہ سے نہین دیسکا اب دیتا ہون اِس خط کے مطالعہ سے مجھے مسرت حاصل ہوئی اور امید ہوگئی کہ اب آپکے الہامات کی حقیقت کھلیگی۔ اور آپکے ملہم ہونے کی کیفیت جو مدت سے عوام پر مخفی و مشتبہ تھی کس و ناکس پر جو فہم و توفیق دیا گیا ہو۔ ظاہر ہو جاوے گی۔

اِس خط مین پھر آپ رحم و غمخواری کے مدعی ہوئے۔ اور اسکے مقابلہ مین خاکسار پر افترا پردازی کا دعوی قلم مین لائے ہین۔ آپ واقعی ملہم و غمخوار ہوتے تو میرے خط کے جواب مین صرف اپنی پیشگوئی متعلق موت خسر فقیر کا الہامی ہونا ثابت کرتے اِن فضول دعاوی۔ رحم و غمخواری اور بیجا و ناحق تہمت افترا پردازی سے مشغول ہوتے۔ یہ چھیڑ چھاڑ بلا سود آپکے دعوی رحم و الہام و ہمدردی کی تکذیب کرتی ہے۔

آپکے دعوی رحم و ہمدردی کا مفصل جواب مین اپنے پہلے خط مین دے چکا ہون۔ اب آپ کبطرح اُسکا اعادہ نہین کرتا۔

بُہتانِ افترا پردازی کا جواب یہ ہے۔ کہ آپ میرے خط کی ایک بات کا خلاف واقعہ اور افترا ہونا ثابت کرین۔ کسی مجلس مین جسمین جانبین کے مساوی اشخاص ہون۔ اور تین منصف غیر طرفدار۔ اسکا ثبوت پیش کرین۔ یہ جرأت نہو سکے (اور ہرگز نہوگی یہہ پیشگوئی بھی اپنی پیشگوئیون کے حاشیہ پر لکھ رکھین) تو بذریعہ تحریر اسکا ثبوت دین جسکو تین منصف مُسلم الفریقین غلبہ رائے سے مان لین۔ تو مین صرف اسی ایک امر سے آپکا حق پر ہونا۔ اور آپکے مقابلہ مین اپنا غلطی کرنا مان لونگا اور آئندہ آپکا مقابلہ چھوڑ دونگا

تو ایک ہی بات مین مدت کا جھگڑا طے ہوتا ہے۔ اور میدان آپکے ہاتھ آتا ہے۔ یہ نہو سکے تو آیندہ بے جا و ناحق تہمتون اور دروغ گوئی سے اپنے آپ کو روکین۔ جن سے آپ پر سوءظنی زیادہ بڑھتی ہے۔ اور آپکے دعوی الہام کی تکذیب ہوتی ہے۔

کادیانی صاحب! مین سچ لکھتا ہون اور اسپر خدا تیعالے کی قسم جس مضمون و عنوان کے ساتھ آپ چاہین کہانے حاضر و مستعد ہون کہ مجھے جسقدر آپسے بدگمانی ہوئی ہے اسکا قوی سبب آپ کی دروغ گوئی و افترا پردازی و دہوکہ دہی۔ جس سے آپ کی کوئی تحریر خالی نہین۔ آپ اس بدگمانی کو دور کرانا چاھتے ہین۔ تو آیندہ اس کذب سے کف لسان اختیار کرین۔ مطلب کی بات کا جواب راستی دیا کرین۔

آپ کی پیشگوئی متعلقہ موت خسر فرضی کے الہامی ہونے کی نسبت جو مجھے عذر ہے اسکا اظہار و بیان بحکم اصول مناظرہ و قانون عدالت و دیانت تب ہی مجھپر واجب ہوتا جب آپکی طرف سے اس پیشگوئی کے الہامی ہونیکا بحکم اصول مناظرہ و قانون عدالت و دیانت ثبوت گذرتا۔ مگر ہنوز آپ سے یہ امر وقوع مین نہین آیا۔ تو پھر اس عذر کے پوچھنے کا آپکو کیا استحقاق ہے۔

آپنے اس خط مین یہ دعوے کیا ہے۔ کہ مینے نہ اپنی نفسانی طمع اور نکاح کی ذاتی غرض سے بلکہ دین اسلام کی حقانیت اسکے منکرون اور مخالفون پر (جو میری برادری اور قرابتیون مین سے تھے اور وہ مجھسے آسمانی نشان طلب کرتے تھے)۔ ظاہر کرنے کی غرض سے یہ پیشگوئی کی تھی کہ اگر مرزا* ہوشیارپوری اپنی بیٹی اس عاجز کو ندیگا کسی اور سے اسکا نکاح کریگا۔ تو روز نکاح سے تین برس کے عرصہ مین وہ فوت ہو جائے گا۔ ان تین برس مین گو تاریخ موت نہین بتائی گئی۔ مگر دوسری کشف سے معلوم ہوا کہ کچھ بہت عرصہ نہین گذرے گا۔ اور اڈھائی برس کے عرصہ تک اسکا شوہر فوت ہو جائیگا۔ اور وہ لڑکی بیوہ ہو کر میرے نکاح مین آئیگی۔ اور یہ سب باتین اشتہار

* انکا نام کادیانی کی کلام مین بصفحہ ۱۶ منقول ہے ہمنے اپنی کلام مین ایک شریف آدمی [illegible] نامناسب سمجھا۔

وہم جولائے ۸۸ء مین درج ہو کر مشتہر ہو چکی ہین۔ اور اس پیشگوئی کے الہامی ہونے کا یہ ثبوت دیا ہے کہ اس پیشگوئی کا ایک جز تو پورا ہو گیا ہے۔ کہ مرزا مذکور نے ۷۔ اپریل ۹۲ء کو اس لڑکی کا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا۔ تو چھ مہینے سے کم عرصہ مین ۱۳ ستمبر ۹۲ء کو وہ فوت ہو گیا ہے۔ ایسی ہی باقی دو جزون (اس کے شوہر کے فوت ہونے۔ اور اُس لڑکی کے میرے نکاح مین آنے) کی امید ہے۔ پھر کہا ہے کہ یہ پیشگوئی دوسرے وسائل نجوم۔ رمل و جفر سے نہین ہو سکتی۔ کیونکہ منجمون کی پیشگوئی ایسی نہین ہوا کرتی جسمین ذاتی فائدہ کے لحاظ سے شرطین ہون (جیسا کہ مین نے شرط نکاح لگا دی ہے) اور نہ وہ اس دعوی کے ساتھ ہوتی ہین۔ کہ مین ملہم اور خدا کیطرف سے مامور اور بھیجا گیا ہون۔ (جیسا کہ مینے دعوی کیا ہے) اس دعوی کے ساتھ کوئی منجم یا رمال پیشگوئی کرے تو اسکا سچا ہونا ممکن نہین ہے۔ جسکی عقلی وجہ یہ ہے۔ کہ اگر منجم جھوٹے مدعی الہام کی پیشگوئی سچی نکلے تو اسمین اور سچے نبی مین فرق نہین رہتا۔ اور لوگون کو صدق نبوت مین اشتباہ ہو جاتا ہے۔

اور نقلی دلائل وہ آیت ہے جسمین مومن آل فرعون کے اس قول کی حکایت ہے۔

وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب۔

کہ اگر موسے سچا ہے۔ تو تمکو (اے فرعونیو!) ضرور وہ عذاب پہنچیگا جسکی وہ پیش گوئی کر چکا ہے۔ خدا تعالی جھوٹے زیادتی کرنے والے کو راہ نہین دکھاتا۔ یعنی اُسکی پیشگوئی کو پورا نہین کرتا۔ اور وہ آیہ جسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرمایا ہے۔ کہ

ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین

ولا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول۔

اگر وہ ایک قول بھی از خود بنا کر ہماری طرف منسوب کرتا۔ تو ہم اُسکی رگِ جان کاٹ دیتے۔ اور وہ آیہ جسمین ارشاد ہے۔ خدا تعالی

اپنے غیب پر بجز رسول کسی کو مطلع نہین کرتا۔ رسول کا لفظ عام ہے جسمین رسول
اور نبی اور محدث داخل ہین" ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ جھوٹے مدعی الہام
کی پیش گوئی پوری نہین ہوتی۔ اور اسکو غیب پر اطلاع نہین ہوتی۔ اور اُسکی رگ
جان کاٹی جاتی ہے۔ اور چونکہ مین گیارہ برس سے دعوی وحی و الہام کرتا ہون اور
اتنک مارا نہین گیا بلکہ دن بدن میری عزت و قبولیت لوگو مین بڑھتی جاتی ہے۔
میرے پچھلے جلسہ سالانہ مین صرف پچہتر آدمی شامل ہوئے تھے اور اس سال
تین سو ستائیس (۳۲۷) مخلص و احباب آئے ہین اور میری پیش گوئیان سچی نکلتی ہین
اس ثابت ہوتا ہے۔ کہ مین صاحب وحی و الہام ہون اور میری پیش گوئی مذکور الہامی ہے
رمل و نجوم جفر سے وہ نہین ہوئی۔ اب آپ اس پیشگوئی کو الہامی مان لین اور اپنے
رسالہ اشاعۃ السنۃ مین یہ اعتراف چھاپ دین۔ کہ ایک جز پیشین گوئی متعلق موت
خسر فضل کادیانی [illegible] ہوگئی [illegible] واقعی [illegible] دختر مذکور و نکاح ثانی
آن دختر بکادیانی) پوری ہو گئین تو مین توبہ کرونگا۔ اِس اعتراف کو آپنے رسالہ مین
نہ چھاپا تو پھر آپ کے لئے غضب الٰہی جو آپکے غضب سے بڑھکر ہے تیار ہے۔ کیونکہ
نشان دیکھنے کے بعد انسان معذور نہین ٹھہر سکتا" یہ آپکے دعوی اور اُسکے ثبوت کا
جسکو اپنے پراگندہ طور پر مکرر سہ کرر عبارات مین ادا کیا ہے۔ ضبط و شایستگی کے ساتھ
خلاصہ ہے۔ اس باضبط و شایستہ پیرایہ مین اسکو اس لئے ادا کیا گیا ہے۔ کہ اسپر ضبط
اور اسانی سے یکجا گفتگو ہو سکے۔

میرے نزدیک اور ہر ایک منصف حقیقت شناس سخن رس ناظر و مناظر کے نزدیک
آپکا یہ ثبوت غیر مکمل و ناکافی ہے اور کراس اگزیمنیشن (امتحان جرح) کا محتاج ہے۔
لہذا آپکے دعوی اور اسکے ثبوت مذکور پر چند سوالات جرح کئے جاتے ہین۔ اُنکا جواب
اپنے کافی و شافی اور صافی دیا تو آپکا ثبوت مکمل سمجھا جائیگا۔ اور اسوقت آپکو اپنے دعوی

اور اُسکے دلائل کی صحت و تسلیم مین عذر پوچھنے کا استحقاق پیدا ہوگا۔

وہ سوالات یہ ہین۔

سوال اول اس پیشین گوئی سے جو غرض اپنے بیان کی ہے۔ اس غرض کا اظہار آپ نے کب کیا تھا درخواست نکاح کے وقت یا جب درخواست نا منظور ہوئی تب یہ غرض بنائی گئی۔ (۲) اشتہار متضمن پیشین گوئی مذکور و اشتہار متضمن اظہار غرض مذکور ایک تاریخ کے ہین یا اشتہار پیشگوئی کی تاریخ آگے اور اشتہار متضمن اظہار غرض کی تاریخ پیچھے ہے۔ (۳) ایسا ہی تو غرض و علت غائی کا جسکا وجود ذہن مین پہلے ہوتا ہے۔ اظہار پیچھے کیون ہوا۔؟

سوال دوم اگر آپ کی کسی تحریر سابق یا لاحق سے یہ ثابت ہو۔ کہ درخواست نکاح کے وقت آپنے معجزانہ اور مردانہ مقابلہ نہین کیا۔ بلکہ عاجزانہ و بزدلانہ خوشامد چاپلوسی اور مال کی طمع دہی سے کام لیا ہے اور ابتک (جس شخص سے اس لڑکی کی نکاح کی تجویز ہوئی تھی) اس طمع دہی کو نہین چھوڑا۔ تو پھر آپ اس دعوی کو ودڑا کرینگے یعنی واپس لینگے۔ یا اسمین کوئی عذر پیش کرین گے۔ پیش کرتا ہو تو اسکو پہلی سے بیان کر دیں۔

سوال سوم اس اشتہار دھم جولائی ۱۸۸۸ء کو جسمین آپ نے یہ تینون پیشگویان درج کی ہین آپنے پبلک (عام لوگون) مین شائع کیا تھا؟ اور اسکا کیا ثبوت آپ دیسکتے ہین۔ یا اسکو چھاپ کر اپنے پاس رکھ چھوڑا۔ اور پرائیویٹ طور پر خاص خاص لوگون مین شائع کیا تھا؟ جیسا کہ آپ کے بعض اشتہارات کی نسبت یہ امر معلوم ہو چکا ہے۔

سوال چہارم۔ جو پیشگوئی کسی شخص کی سچی نکلے وہ بذاتہ و بانفرادہ۔ اُس شخص کے ملہم ہونے اور پیشین گوئی کے الہام ہونے پر دلیل ہو سکتی ہے۔ یا اُسکی صداقت کے علاوہ اُس شخص مین اور بھی شرائط ہونی ضرور ہین۔ جنسے اُسکا ملہم اور اُس کی پیشین گوئی کا الہام ہونا ثابت ہو۔؟

سوال پنجم۔ خواص حقیقت شناس لوگون نے انبیاء علیہم السلام کو جو انبیاء مانا ہے۔ تو صرف اُنکی کسی پیش گوئی کے سچا ہونے سے مانا ہے۔ یا انکو نبی ماننے مین اُنکے اخلاق دائمی اور مدت العمری راست بازی۔ رحمدلی۔ بے غرضی۔ عصمت۔ عدالت۔ وغیرہ۔ اور اُن کی اعتقادات وتعلیمات کا بھی لحاظ کیا ہے۔

سوال ششم۔ نبیون کی سبھی پیشگوئی کا سچا ہونا ضروری ہے یا نہین۔ بلکہ بعض کا جھوٹا ہونا بھی ممکن یا واقعہ ہو چکا ہے۔ ظنی اور خیالی تعبیر سے سوال نہین اس واقعہ کی نسبت سوال ہے جسکی نبی نے قطعی طور پر خبر دی ہو۔ جواب(۲) مین شق نفی اختیار کرین تو ایسی پیشگوئی غیر صادق کی مثال نبی آخرالزمان کی پیشگوئی سے بحوالہ کتب اسلامی دین۔ کیونکہ اہل کتاب کی نقل وبیان پر اہل اسلام کو اعتماد نہین ہے۔

سوال ہفتم۔ جس شخص کی کوئی پیشگوئی سچی نکلے اور کوئی جھوٹی وہ سچی پیشگوئی مین ملہم ہو سکتا ہے؟

سوال ہشتم۔ ایسا شخص اگر اکثر جھوٹ بھی بولتا ہو۔ لوگون کے مال ناجائز ذریعہ سے مارتا ہو۔ ناجائز مال اجرت زنا وغیرہ کام مین لاتا ہون۔ ظلم۔ ایذارسانی۔ بیرحمی بدخلقی وبدگوئی پر مصر ہو تو پھر بھی وہ اگر اُسکی کوئی پیشگوئی سچی نکل آوے اس سچی پیشگوئی مین ملہم۔ ولی۔ محدث۔ مجدد اور خدا کا مخاطب ہو سکتا ہے؟

سوال نہم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور اُس سے پیشتر ایسے لوگ عرب مین موجود تھے جو کاہن کہلاتے تھے اور غیب دانی کے مدعی تھے۔ اور وہ بعض پیشگوئیون مین سچے نکلتے تھے یا نہین۔؟

جواب(۲) بشق نفی ہو۔ تو جن احادیث سے ایسے کاہنون کا وجود ثابت ہوتا ہے وہ موضوع ہین یا کچھ اور معنے رکھتے ہین۔ اور(۳) اگر جواب بشق اثبات ہو تو وہ لوگ ان سچی پیش گوئیون مین ملہم اور خدا کے مخاطب کہلا سکتے ہین۔؟

سوال دہم - ابن صیاد کاہن نے (جسکو آپ دجال سمجھتے ہین) آنحضرت کے دلمین چھپائی ہوئی بات کسقدر معلوم کرلی تھی یا نہین -
جواب (۲) بشق اثبات ہو تو اسصورت مین وہ ملہم و صاحب وحی متصور ہوگا یا کچھ اور اور (۳) اگر بشق نفی ہو تو ان احادیث کی نسبت جنمین ابن صیاد کا بتایا ہوا لفظ دُخّ منقول ہے آپکا کیا خیال ہے - وہ موضوع ہین - یا اور کچھ معنے رکھتی ہین ؟

سوال یازدہم - اکثر زمانون اور ملکون مین نجومی - رمال - جفری - پنڈت جوتشی واقعات آئندہ موت و حیات بعض اشخاص کی نسبت پیشین گو یان کرتے ہین - پنڈت لوگون کی جنم پتریان لکھتی ہین - نجومی زائچے لکھتے ہین جنمین سال بھر کے واقعات درج کرتے ہین - اور وہ اخبار و نمین چھپتے ہین - جنمین سے بعض واقع کے مطابق اور سچے نکلتے ہین - انمین وہ ملہم - اور انکی سچی پیشگویان الہامی ہوتی ہین یا کچھ اور ؟

سوال دوازدہم - اگر وہ اسکے ساتھ جھوٹا دعویٰ الہام کرلین یا کوئی اور جھوٹ بولین یا کسی ذاتی فائدہ کو ملحوظ رکھین اور اسکی نسبت پیشگوئی کرنی چاہین - تو پھر انکی اس قسم کی پیشگویان بند ہو جاوینگی اور پھر وہ کسی پیشگوئی مین سچے نہ نکلین ؟ اور اسکی وجہ کیا ہے - کیا وہ اپنے علم نجوم جفر وغیرہ کو بھول جائین - یا اور سبیل سے روکے جاوین -

سوال سیزدہم - طبعی فلاسفر سائنٹیفک مین (سائنس جاننے والے) جو پیشگویان کرتے ہین انمین سے بعض سچی نکلتی ہین یا نہین (۲) اور اگر نکلتی ہین تو کیا وہ لوگ بھی ملہم اور وہ پیش گویان الہامی ہین -

سوال چہاردہم - روحانیات کی تسخیر و حاضرات سے جو پیش گویان لوگ کرتے ہین چنانچہ آجکل کلکتہ کی ایک جماعت تعلیم یافتہ نے از اسپل باؤ کرسٹو داس پال

کی روح کو بلا کر یہ پیشین گوئی ہے کہ جدیدی سسٹم مین لفٹنٹ گورنر کو ناکامی ہوگی اور حضرت مسیح کی روح سے یہ پیشین گوئی کرائی ہے۔ کہ ملکہ معظمہ قیصر ہند کی عمر چار برس اور ہوگی اور پرنس اوف ویلز اُنکی جانشین ہونگے۔ وغیرہ وغیرہ جو اکثر اخبارون مین شائع اور مشتہر ہوئی ہین۔ انمین سے اگر کوئی پیشین گوئی سچی ہوگئی تو کیا وہ جماعت بھی ملہم متصور ہوگی اور یہ پیشین گویان الہامی ہونگی۔

سوال پانزدہم مسمریزم (یا عمل الترب) کے ذریعہ سے جس تہ پائے مینز یا چوکی کو ہلایا جاتا ہے۔ جسکا آپ نے بھی اپنے ازالہ کے صت ۳۰۵ مین اعتراف کیا ہے۔ وہ بھی لوگون کی حیات وممات وغیرہ واقعات آیندہ کی نسبت پیشین گویان کرتے ہین چنانچہ لاہور مین اسکا مدت تک گھر گھر مشغلہ رہا ہر گلی کوچہ مین چرچا ہوا۔ لاہور کے ایک معزز رئیس اور میرے دوست سید رجب علی شاہ صاحب میونسپل کمشنر [illegible] لوگون کے مکانات پر ایسی میزین تھین جن سے میرے دوستون اور احباب نے اپنی انکہ سے اس کارروائی کو مدت تک دیکھا۔ یہ پیشین گویان اگر سچی نکلین۔ تو کیا وہ تہ پائے بھی ملہم ومحدث ومجدد وصاحب وحی کھلائینگی۔ اور اس تہ پائے سے مسمریزم کے ذریعہ سے یہ کام لینے والے ہندو مسلمان۔ عیسائی۔ ملہم ومحدث کھلائینگے۔؟

سوال شانزدہم۔ بعض مسلمان فاسق فاجر زناکار شراب خوار اس حالت اور اسوقت مین جبکہ وہ بادہ بسر اور آشنا ببر کا مصداق ہوتے ہین اور بعض کافر بعض اوقات ایسی خواب دیکھتے ہین جنمین واقعات آیندہ کی حالات اُنپر کھلجاتے ہین کہ فلان شخص فوت ہوگا۔ یا فلان شخص کے گھر مین لڑکا یا لڑکی پیدا ہوگی۔ اور فلان شخص بیمار ہوگا۔ فلان چیز ہاتھ آئے گی۔ اور ان پیشگویون مین وہ سچے نکلتے ہین۔ کیا ان پیشگویونمین وہ لوگ ملہم۔ محدث وغیرہ کھلا سکتے ہین۔؟

سوال ہفدہم۔ دنیا مین ایسے لوگ بھی ہین جو نہ الہامی کہلاتے ہین نہ کاہن نہ نجومی نہ جوتشی نہ طبیعی نہ سائنٹیفک ہین نہ مسمریزسٹ نہ خواب مین کی رویت بیان کرتے ہین بلکہ صرف قرینہ و قیاس و تجربہ اور ظن سے ایک شخص کی نسبت پیدایش یا موت یا صحت یا بیماری کی خبر دیدیتے ہین اور وہ سچی نکل آتی ہے۔ کیا وہ بھی آپ کے نزدیک الہامی ہین اور انکی وہ پیشگوئی الہام ہے۔

سوال ہژدہم۔ بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہین جو قیافہ و تجربہ بھی نہین رکھتے صرف سادگی سے بے ساختہ اُن کے مُنہ سے ایک آیندہ کی بات نکل جاتی ہے اور وہ اتفاقاً سچی ہو جاتی ہے۔ اونمین بعض لوگ ایسے ہوتے ہین جنکو لوگ عاجز و ناچیز سمجھتے ہین اور درحقیقت وہ راست باز ہوتے ہین۔ خدا تعالی انکی عاجزی سچائی کی برکت سے انکی بات کو پورا اور انکو سچا کر دیتا ہے۔ جنکے حق مین آچکا ہے لو اقسم علی اللہ لابرہ۔ کیا وہ لوگ بھی ایسی باتون مین خدا کے ملہم و مخاطب ہین۔؟

سوال نوزدہم۔ بعض ایسے لوگ بھی ہین جو [illegible] ایک صفت بھی نہین رکھتے ہین۔ بلکہ وہ پرلے درجہ کے جھوٹے بے حیا اور دلیر ہوتے ہین۔ نہ ننگ دنیا رکھتے ہین اور نہ خوف آخرت۔ اور وہ یون ہی بغیر کسی یقین و ظن کی ایک لاف مار دیتے ہین کہ جا تیرے گھر بیٹا ہوگا۔ یا اگر تو ہمکو کچہ نہ دیگا۔ تو تیرا یہ نقصان ہو جائیگا۔ جیسا کہ بعض ڈڑہ مونڈ بھیک مانگنے والے جوگی فقیر کرتے ہین۔ اور خدا کے علم و تقدیر مین اُسکا وقوع مقدر ہوتا ہے۔ تو اتفاق سے اُنکے کہنے کے موافق ہو جاتا ہے۔ انکو بھی آپ الہامی اور اُنکی ایسی پیش گوئی کو الہام کہین گے۔؟

سوال بستم۔ سیالکوٹ کے ملک شاہ علم نجوم یا رمل مین کچہ دخل رکھتے تھے۔ اور آپکو اُن سے صحبت و ملاقات و استفادہ (شاگردی) کا کوئی تعلق رہا ہے یا نہین۔

سوال بست و یکم۔ بٹالہ کے مولوی گل علیشاہ اور انکے بعض متعلقین علم جفر مین دخل رکھتے تھے؟ اور آپ کو ان سے صحبت و استفادہ کا تعلق تھا یا نہین۔

سوال بست و دوم فیصلہ آسمانی کے صفحہ اخیر مین جو آپنے ہندسے اور بعض نقوش لکھے ہین۔ انسے کیا مراد ہے اور وہ کس علم کی اصطلاح ہے۔

سوال بست و سوم آپکو مسمریزم یا عمل الترب مین دخل ہے یا نہین۔ اور اگر نہین ہے تو پھر آپ نے اپنے ازالہ کے صفحہ ۳۰۹ مین یہ کیون دعویٰ کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالےٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمایون مین حضرت ابن مریم سے کم نرہتا۔

سوال بست و چہارم اس عاجز کی باوٗن سال کی عمر کو پہنچکر فوت ہونے کی نسبت اپنے وہ پیشں گوئی جو آپکے مرید اور آپ کے دوست بیان کرتے ہین۔ کی ہے یا نہین۔ کی ہے تو کس عنوان و بیان سے۔

سوال بست و پنجم جو لڑکا بشیر نام آپکا فوت ہو گیا ہے۔ اُسکی نسبت آپنے کسی تحریر یا اشتہار مین لکھا تھا یا نہین۔ کہ اسمین بسپر موعود اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی علامات پائی جاتی ہین اور یہ وہی لڑکا معلوم ہوتا ہے۔

سوال بست و ششم کسی تحریر مین اس بیان علامات سے آپنے انکار کیا ہے یا نہین۔

سوال بست و ہفتم۔ اس لڑکے کی نسبت آپ کے کسی حامی نے یہ بھی مشتہر کیا تھا کہ وہ لڑکا عمر پانے والا ہے یا نہین۔ کیا تھا تو آپنے اُسپر سکوت کیا یا اُس کو رد کیا تھا۔

سوال بست و ہشتم شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیارپور کی رہائی کی نسبت آپنے قطعی پیشگوئی کی تھی؟ اور وہ کس عنوان سے تھی۔ اور اُسکی تشہیر کی تھی۔

اور وہ کس ذریعہ سے ہوئی تھی۔

سوال بست و نہم دلیپ سنگھ کی ناکامی سے واپسی اور دیانند سرستی کی موت کی نسبت جو آپنے پیشگوئی کی تھی۔ وہ کس عنوان سے تھی اور اُسکی اشاعت کیونکر ہوئی

ان چار آخری سوالات مین جن پیشگوئیونکا ذکر ہے۔ انمین کوئی مستقل بحث مقصود نہین بلکہ اسی پیشگوئی متعلق موت خسر فرضی جناب مین بحث کرنے کے وقت اُن سے ضرورت متعلق ہو گی۔

سوال سی ام جس شخص کو کسی امر کے چند ساعات کے بعد واقع ہو جانیکا علم و یقین ہو۔ وہ اُس کے ظاہر و ثابت کرنے اور دوسرے کو اس مقابلہ سے عاجز کرنے کے لئے اس امر کے چند دنون کے بعد واقعہ ہونے اور اگر چند دنونکے بعد اُسکے وقوع کا علم ہو تو چند مہینون کے بعد اُسکے واقعہ ہونے اور اگر چند مہینون کے بعد اُسکے وقوع کا علم ہو تو چند سالون کے بعد اُسکے واقعہ ہونے کی خبر دے۔ تو اس سے اُسکا علم و یقین ثابت ہوتا ہے۔ یا یہ شک یا گمان پیدا ہوتا ہے کہ اُسکو اسکا علم نہ تھا بلکہ اُسنے صرف ظن سے کام لیا۔ اور احتیاط و پیش بندی کر کے ساعات کی جگہہ دنون کو اور دنون کی جگہ مہینون کو اور مہینون کی جگہ سالون کو اختیار کیا۔ اسکو یقین ہوتا تو جس کمتر وقت پر اس امر کا وقوع ہوا ہے۔ اُسکو وہ بیان کرتا۔ جواب (۲) مین اگر شق اول اختیار کیجاوے تو اُس کی نظیر مین کوئی الہامی پیشگوئی پیش کیجائے جسمین خدا تعالی نے ایک واقعہ قریب الوقوع کی ابعد مدت کے بعد واقع ہونے کی خبر دیکر اوس سے مخالفین اور منکرین پر حجت قائم کی ہو۔ قرآن مین ایسے نظائر تو موجود و معلوم ہین کہ بعید الوقوع واقعہ کے وقوع کی ایسے الفاظ سے خبر دی ہو۔ جن سے اُسکا قریب الوقوع ہونا خیال مین آسکے اور اس سے مومنون کے دل مین تسکین و امید اور مخالفون کے دل مین دائمی خوف اور غم پیدا ہو جیسا نچہ فتح روم کی جو سات برس

برس کے بعد ہونے والی تھی لفظ بضع سے جس سے ادنیٰ تین برس بھی مفہوم ہوتے ہین خبر دیناؔ لہذا اس قسم کی نظیر پیش نکرین۔ بلکہ ایسی نظیر پیش کرین جسمین قریب الوقوع واقعہ کی ابعد مدت مین واقع ہونے کی پیش گوئی مقام تعجیز خصم مین کی گئی ہو۔ اور اگر جواب (۳) مین شق ثانی اختیار کرین تو یہ بتاوین کہ آپکی اس پیشگوئی مین آپکے ملہم نے یہ احتیاط و پیش بندی کیون کی کہ جو واقعہ چار مہینے سے کم عرصے مین واقع ہونے والا تھا اُسکا وقوع تین برس کے عرصہ مین بتایا باوجودیکہ قریب مدت بتانے مین ایکا غلبہ اور بزعم آپ کے معجزہ ثابت ہوتا تھا۔ اس احتیاط سے آپکے ملہم پر یہ گمان و اعتراض نہین ہوتا کہ اُسکو چار مہینے کے بعد وقوع اوس واقعہ کا علم نہ تھا۔ علم ہوتا تو عین مقابلے اور تحدی اور اعجاز کے مقام مین اوسی قریب مدت کے بعد اُسکے وقوع کی خبر بتاتا احتیاط و پیش بندی سے کام لیکر مہینون کی جگہ تین سال نہ بولتا۔

سوال سی ویکم۔ دوسرے کشف مین جو آپکو بتایا گیا تھا۔ کہ بہت عرصہ نہین گذریگا کہ آپ کا خسر فرضی مر جائیگا اس امر کو آپنے کسی تحریر مطبوع یا قلمی کے ذریعہ سے مشتہر کیا تھا یا نہین۔ مشتہر کیا (۲) تو اسکا کیا ثبوت آپ دے سکتے ہین۔ وہ (۳) تھوڑا عرصہ جو اس کشف مین بتایا گیا تھا۔ مہینون کا تھا یا سالونکا۔ اگر (۴) سالون کا بتایا گیا تھا تو کیا پھر وہ اس اعتراض کا محل نہین ہو سکتا جو شق ثانی جواب سوال نمبر ۳۰ پر وارد ہوا ہے۔ اور اگر (۵) وہ مہینونکا بتایا تھا تو آپنے اُسکو مقام مقابلہ و تعجیز منکرین مین ظاہر کیون نہ کیا۔ اور اگر (۶) کچھ بھی نہین بتایا تو اس کشف سے کونسا فائدہ جدید حاصل ہوا جو پہلے الہام سے نہوا تھا۔ کوئی (۷) فائدہ نہین ہوا۔ تو پھر کیا یہ کشف لغو نہین ٹھہرتا۔ کیا (۸) اُس کشف پر یہ اعتراض وارد نہین ہوتا کہ آپنے اُسمین اُن جوگیونکا اقتدا کیا ہے جو ایک گھر مین لڑکا پیدا ہونے کی خبر دیتے ہین اور ہمسایہ کو یہ کہہ جاتے ہین کہ اس گھر مین لڑکی پیدا ہوگی۔ پھر اگر لڑکا پیدا ہوا تو گھر والونکو

نمبر دوم جلد پانزدہم

بتائی ہوئی خبر کو پیش کرکے اپنا سچ ثابت کیا اور نذرانہ لیا۔ اور اگر لڑکی ہوئی تو کہدیا کہ ہمنے ہمسایہ کو کہدیا تھا۔ کہ لڑکی ہوگی۔

آپنے بھی بعینہ یہ کام کیا ہے۔ کہ ایک الہام مین تین برس کی میعاد ٹھرادی۔ دوسری کشف مین عنقریب کی خبر دی۔ پھر جلدی کام ہوگیا۔ تو یہ کہدیا کہ ہمنے عنقریب وقوع کی خبر دی تھی۔ دیر ہوگئی تو تین برس کی مدت کو پیش کیا۔ جسمین کسی نہ کسی اختیاری تدبیر سے یا اتفاقی تقدیر سے ایک شخص کا کام تمام کرنا ممکن ہے۔

سوال سی و دوم۔ آپکی ہمنسکہ آیات ہے پہلی آیت مین جو حضرت موسی کی پیشین گوئیکا سچا ہونا بیان ہوا ہے۔ اس سے یہ کیونکر ثابت ہوتا ہے۔ کہ جس شخص کی کوئی پیشنگوئی اتفاقاً سچ نکلے وہ ملہم ہوتا ہے۔ کیا بعض اوقات جھوٹے کی بات سچ نہین نکلتی۔ (چنانچہ سوالات سابق مین پوچھا گیا ہے) پھر یہ آیہ اس جھوٹے کو کیونکر ملہم بناتی ہے۔ اور جو اس آیہ مین بیان ہے۔ کہ خداتعالے مسرف کذاب کو راہ نہین دیتا۔ اسکے یہ معنے کس دلیل سے متعین ہین۔ کہ خدا تعالے جھوٹے مدعی الہام کی ہر پیشنگوئی کو پورا نہین کرتا۔ کیونکہ جائز نہین کہ اسکے یہ معنے ہون کہ جو شخص اپنی اور باتون مین جھوٹ بولے۔ گو مدعی الہام نہو۔ اسکو خدا تعالے وحی و الہام سے مشرف نہین کرتا۔ اور اسکی بعض پیشنگوئیان الہامی نہین ہوتین۔ گو بوجوہ مذکورہ بالا سچی نکلین۔ یا یہ معنے ہون کہ خدا تعالے فرعون کو جو مسرف و کذاب ہے راستی اور نجات کی راہ نہین دکھائیگا۔ چنانچہ بیضاوی نے اس کے ایک یہ معنے بھی کئے ہین۔

عرض به فرعون بانه مسرف کذاب لا یهدیه الله سبیل الصواب وطریق النجات (بیضاوی صفحہ ۳۲۵ ج ۲)

سوال سی و سوم۔ دوسری آیہ مین جو افترا پر ہلاک کرنے کا ذکر سنا گیا ہے۔ اسکی کوئی حد مقرر ہے۔ کہ جسدن خدا تعالے پر افترا ہو۔ اسی دن ہلاکت ہو۔ یا اس ہلاکت کا وقت وسیع ہے۔ قوم نوح نے[۲] جو خدا پر شریک کا افترا کیا۔ تو وہ کتنی مدت کی

بعد ہلاک ہوئے۔ فرعون[3] جو خود معبود بن بیٹھا تھا وہ اس افترا کے بعد کتنے دنوں میں ہلاک ہوا۔ آپ[4] سے پہلے جن لوگون نے جھوٹا دعوی نبوت والہام کیا تھا جیسے مسیلمہ وغیرہ وہ کتنے عرصہ کے بعد ہلاک ہوئے۔ جسدن[5] سے آپنے نبوت اور مسیح موعود ہونیکا دعوی کیا ہے۔ آپکی صحت اکثر اوقات کیسی رہتی ہے۔ کیا آپ اکثر بیمار نہین رہتے اور آپکی ایسی حالت نہین ہوجاتی جس سے موت نظر آنے لگے۔ کیا ایسے امراض موت کے وہلاکت کے مقدمات نہین ہین۔ اگر[6] مفتری کا جلد ہلاک ہونا ضروری ہے۔ اور آپ مفتری نہین بلکہ سچے ملہم اور ولی ہین تو جو لوگ آپکو مفتری وکذاب کہتے ہین اور آپکو کافر سمجھتے ہین۔ اور رات دن آپ پر لعنتون کا مینہ برسا رہے ہین جو آپ کی خیال مین یقیناً خدا پر افترا کرتے ہین وہ کیون جلد ہلاک نہین ہوتے باوجودیکہ حدیث قدسی مین خدا تعالے سے منقول ہی من عادی لی ولیا فقد بارز اللہ بالمحاربۃ وفی روایۃ فقد اذنتہ بالحرب یعنی خدا تعالی فرماتا ہے کہ جو شخص میرے ولی سے دشمنی کرتا ہے وہ خدا سے لڑنے کو میدان مین نکلا ہے۔ ایک روایت مین یہ آیا ہے کہ خدا تعالی اُسکو جنگ کی اطلاع دیتا ہے۔ اور وے لوگ کیون دن بدن برکات وانعامات الٰہیہ کے مورد ہوتے ہین صحت وعافیت اور قوت مین آپسے بڑہکر ہین اولاد مین بہ نسبت سابق زمانہ عدم مخالفت محل برکت وکثرت ہین جائز طور پر آمدنی زرمین آپ سے بڑھکر ہین۔ ہلاکت[7] کے مقابلے مین دن بدن عزت بڑھنے کا جو آپنے دعوی کیا ہے۔ اسکا آپنے موازنہ ومقابلہ اپنی روز افزون ذلت اور اپنی مخالفین ومکفرین کی روز افزون عزت سے نہین کیا۔ لہذا دوسرے یہ سوالات وارد ہوتے ہین۔ ہندوستان[1] وپنجاب کے مسلمانون مین آپکو حق پر جاننے والون کی تعداد زیادہ ہے یا آپکے مخالفین ومکفرین کو حق پر جاننے والونکی؟ بہ نسبت ۹۱ء سنہ ۹۲ء[2] مین آپکے مکفرین کی تعداد زیادہ ہوئی ہے یا تابعین کے[3] جسقدر لوگ آپکے سلسلہ حال مین آئے ہین وہ مخالفین ومکفرین سے تعداد مین بڑہکر تھے؟

گذشتہ[۴] میلہ سالانہ مین جو لوگ آئے تھے انمین سے بہت سے لوگ اس سال کیون نہین آئے۔ نئے[۵] لوگ جو آئے ہین اُنکے مخلص و احباب ہونے پر آپکی کیا دلیل ہے۔ کیا انمین ایسے لوگ نہ تھے جو صرف تماشا دیکھنے یا نکتہ چینی کرنے کو آئے تھے۔ کیا[۶] اُنمین بعض لوگ ایسے نہ تھے جو آپکے اشتہار اور پرائیویٹ خطون سے دہوکہ کہا کر آئے اور بعض صرف روٹی کہانے کو۔ آپ ان سبکے مخلص و احباب ہونے کے مدعی ہین تو اُنکی فہرست پیش کرکے اُنکے مخلص ہونے کا ثبوت دین۔ اور پھر دیکہین کہ انمین سے کسقدر آپکے مخالف اور غیر معتقد ثابت ہوتے ہین۔ جن[۷] فقیرون پیرزادون کو آپ اپنے رسائل مین بدعتی لکھ چکے ہین اُنکے سالانہ میلون اور عرسون مین ہزارون بلکہ لاکھون لوگ جمع ہوتے ہین۔ کیا وہ لوگ بھی اُنکے اعتقاد مین خدا کے نزدیک عزت رکھتے ہین۔ ڈھونگ[۸] اور نگا ہے کہ میلون مین لوگون کی تعداد زیادہ ہوتی ہے یا آپکی میلی مین

سوال سی و چہارم۔ تیسری آیہ سے جو آپنے یہ مطلب نکالا ہے کہ نبی رسول اور محدث کے سوا کوئی شخص آیندہ کی بات نہین [illegible] الہام ہوتا ہے اسپر یہ سوالات ہین۔ غیب[۱] کس کو کہتے ہین۔ کیا جو بات عادی اسباب علم حساب نجوم وغیرہ سے معلوم ہو اسکو غیب کہا جاتا ہے۔ نجومی[۲] اپنے علم نجوم سے جو کچھ بتاتے ہین اُسکی نسبت وہ علم و یقین کا دعوی کرتے ہین یا صرف ظن کا۔ نبی[۳] کے سوا جو کسی کو الہام ہوتا ہے اُسکو دخل شیطان سے اُسی پہرہ و چوکی سے حفاظت ہوتی ہے جس سے نبیون و رسولون کی وحی کی حفاظت ہوتی ہے۔ چنانچہ اس آیہ کے آخر مین ارشاد ہے۔ فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصدًا لیعلم ان قد ابلغوا رسالات ربھم۔ مسلمانون[۴] سے آجتک اس بات کا کون قائل ہوا ہے۔ کہ اس آیہ کا لفظ رسول محدث کو بھی شامل ہے اور محدث بھی ایک رسول ہوتا ہے۔ اس[۵] صورت مین نبی اور غیر نبی کے الہام مین کیا فرق ہے۔

سوال سی و پنجم۔ ولی و ملہم ہونیکے لئے پابند شریعت ہونا ضروری ہے یا تارک

احکام شرعیہ کا بھی ولی و ملہم ہونا جائز ہے۔

سوال سی و ششم۔ آپ اپنی تمام عمر مین دعوی ولایت والہام سے پہلے اور اوس کے بعد خصوصاً دعوی مسیحائی کے وقت سے پانچ وقت مسجد الجماعت مین نماز پڑہنے کے ملتزم ہین یا اکثر اوقات مسجد چھوڑ کر مکان پر ہی نماز پڑہ لیا کرتے ہین۔

سوال سی و ہفتم۔ ایسا بھی اتفاق ہوا ہے کہ فجر کی نماز آپنے ٹھیک وقت نہ پڑہی ہو اور اپنے اتباع و ملازمین پر یہ کہکر خفگی ظاہر کی ہو۔ کہ جو لوگ اہل اللہ کے پاس رہتے ہین وہ اُنکو نماز کے لئے جگا دیا کرتے ہین۔ تم لوگ کیسے نالائق ہو کہ مجھے صبح کیوقت نہین جگاتے۔

سوال سی و ہشتم۔ آپنے فریضہ حج ادا کیا ہے یا نہین۔ نہین کیا تو اسکی کیا وجہ ہے کیا آپکے دس ہزار روپیہ جائداد کی آمدنی سے آپ پر حج فرض نہین ہوا۔ یا دعاؤن کی بیداوار (ی) اور مریدون کی آمدنی سے ایک وقت مین آپکے پاس پانچ پانچ سو۔ یا اس سے زیادہ روپیہ نہین آیا۔ جس سے حج فرض ہو جاتا۔

سوال سی و نہم۔ آپ ہمیشہ خصوصاً [illegible] سال [illegible] ماہ رمضان کے روزے رکھتے ہین؟؟ (۲) کسی رمضان مین آپ ایسے بیمار ہوئے ہین جسمین دو چار میل پیادہ پا سیر نہ کرتے ہوں۔

سوال چہلم۔ آپنے کبھی جھوٹ بولا ہے یا نہین؟۔ (۲) اور اگر کوئی جھوٹ اپکی کلام مین ثابت ہو۔ تو پھر آپ کسی پیشین گوئی مین اگر وہ سچی نکلے ولی و ملہم ہو سکتے ہین۔

سوال چہل و یکم۔ دس ہزار روپیہ کے قریب آمدنی چندہ وغیرہ کے مصارف مین جو آپنے ساٹھ ہزار مہمانون اور بارہ ہزار رجسٹری شدہ خطوط کا ذکر صفحہ ۴۷ و صفحہ ۴۸۔ رسالہ فتح مین کیا ہے۔ اسکا آپ کیا ثبوت پیش کر سکتے ہین۔ کیا مہمانوں کا کوئی رجسٹر ہے جسمین اُنکے نام بقید ولایت و جائے کی سکونت وغیرہ درج ہوئنا اور رجسٹریون کی رسیدات موجود ہین؟۔ (۲) ماہواری خطوط کی تعداد تین سو سے سات سو تک اور کل کی تعداد نوّے ہزار سے زیادہ جو آپنے رسالہ فتح کے صلا و صلا مین بتائی ہے۔ اسکا ثبوت آپ کیا دے سکتے ہین۔

کوئی رجسٹر ہے یا کچھ اور۔

سوال چہل و دوم۔ اپنی گورنمنٹ برطانیہ کی نسبت کوئی پیشگوئی ہشت سالہ میعادکی کی ہے یا نہین۔ (۲) اقبال ہو۔ تو فرمایئے۔ کہ اسکا کیا مضمون اور عنوان ہے اور اگر انکار ہو تو اس انکار پر آپ جس عنوان سے کہا جاے قسم کہائین گے؟

سوال چہل و سوم۔ جن شرائط مندرجہ اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء (جو تکمیل تبلیغ کے عنوان سے چھپا ہے) پر آپ لوگون سے بیعت لیتے ہین اُن شرائط کے خود پابند ہین خصوصًا شرط دوم سوم وچہارم وہفتم ونہم کے۔ (۲) اور اگر آپکا عمل انکے برخلاف ثابت ہو تو پھر آپ کسی پیشین گوئی مین (اگر وہ سچی نکلے) ولی وملہم ومحدث ہو سکتے ہین۔ (۳) آپ کے خاص مرید اُن شرائط کے پابند ہین کیا انمین ایسے لوگ نہین جو علانیہ اُن شرائط کا خلاف کرتے ہون۔ نماز نہ پڑھتے ہون داڑھیان صفاچٹ یا خشخشی کراتے ہون۔ شراب پیتے ہون۔ لوگون کی مال ناجائز طور پر مارتے ہون۔ اور انکو ہاتھ اور زبان سے تکلیف دیتے ہون۔ اور انکو آپکو ان باتون کا علم ہو۔ (۴) کیا آپ کے ایک خاص مرید اور بڑے معاون نے خاص آپکے مکان پر شراب نہین پی۔ اور آپنے اُسپر مطلع ہو کر اس عذر سے کہ وہ مہمان ہے اسلئے اُسکی دل آزردگی نہین کی جا سکتی ترک خفگی ونہی عن المنکر نہین کی۔ (۵) کیا ان حالات کے ثابت ہونے پر آپ کسی سچی پیشین گوئی مین ولی وملہم ومحدث ہو سکتے ہین۔

سوال چہل و چہارم۔ میان الہ دیا ساکن انبالہ سے آپنے اپنے سابق ملازم فتح خان کی معرفت دو سو روپیہ یا کم وبیش منگایا؟ (۲) اور وہ کیسا روپیہ تھا۔ (۳) اور وہ آیا کس کام مین آپنے صرف کیا۔

سوال چہل و پنجم۔ براہین احمدیہ کا چندہ آپکی ذاتی مصارف مین کچھ صرف ہوا ہے یا نہین۔

سوال چہل و ششم۔ واپسی قیمت براہین احمدیہ کی بابت جو اشتہار آپنے اپنے رسالہ سرمہ چشم مین چھاپا تھا وہ اُن سب خریدارون اور معاونون کے پاس جنسے چندہ وصول کیا تھا روانہ کیا تھا اور اسکا کیا ثبوت ہے۔

سوال چہل و ہفتم۔ جس شخص نے آپ سے براہین احمدیہ کا چندہ واپس طلب کیا اسکو آپنے بلا عذر فورًا واپس کیا یا اسمین کچھ حیلہ وحوالہ سے کام لیا۔

سوال چہل وہشتم۔ آپکو ذاتی مصارف کا گذارہ اس چندہ سے چلتا ہے جو آپ مریدوں اور خریداران سائل سے لیتے ہیں یا آپکی آمدنی زمین سے۔ اور اگر وہ گذارہ آمدنی زمین سے ہے تو اسکی تعداد سالانہ کسقدر ہے۔

سوال چہل ونہم پیشگوئی زیر بحث کے متعلق جو آپکو بتایا گیا تھا۔ کہ "خدا تعالی اس عورت کو بیوہ کر کے تمہاری طرف رد کریگا"۔ جسکو آپنے خط میں یقین سے بیان کیا اور اسمیں جہہ دعاوی کا پایا جانا بتایا۔ اگر یہ الہام الہی تھا (جو ۱۸۸۸ء میں ہوا تھا) تو پھر آپنے اس الہام کے برخلاف اس لڑکی کو باکرہ ہونیکی حالت اپنے نکاح میں لانے اور دوسرے شخص سے اسکا نکاح ہونے کے لئے ۱۸۹۲ء تک کیوں کوشش کی۔

سوال پنجاہم۔ کیا اس کوشش کو آپنے اس حد تک نہیں پہنچایا کہ درصورت موقوف اور رد نکرنے نکاح شخص مذکور آپنی دوسری بیوی کو طلاق دیدی اور ایک فرزند کو عاق کر دیا۔ کیا کسی سچے ملہم نے اپنے الہام کو جھوٹا کرنے اور واقع نہونیکے لئے ایسی کوشش کی ہے؟ اگر کی ہو تو اسکی نظیر بتائی جاوے۔ ان جملہ سوالات کے جواب میں آپ اگر اپنی کسی تحریرات مطبوع یا قلمی کا حوالہ دیں تو مطبوع تحریر کو باصلہ۔ اور قلمی تحریر کی اپنے دستخطی نقل اس جواب کے ساتھ بھیجدیں۔ اور کوئی اپنی تحریر مطبوع یا قلمی جسکو آپ دست آویز بنانا چاہتے ہیں باقی نہ چھوڑیں۔ اور یہ تحریر کر دیں کہ میں نے کوئی اپنی دست آویز تحریری باقی نہیں رکھی۔ اگر موقعہ جواب کے بعد کوئی تحریر ہم پیش کریں گے تو وہ لائق توجہ نہ سمجھی جائیگی۔

ان جوابات اور آپکی دست آویزات کے بعد میں آپکے ثبوت کو کافی اور صحیح سمجھونگا تو بسر وچشم اسکو قبول کرونگا۔ اور آپکی پیش گوئی کو الہام اور آپکو ملہم مان لونگا۔ ورنہ اسمیں جو عذر ہو گا اسکو پیش کرونگا انشاء اللہ تعالی۔

آپنے میرے سوالات کا تاریخ وصول سے ایک مہینے تک کچھ جواب ندیا۔ یا انکے جواب کو دوسری طرف بحث لیجاکر ٹلانا چاہا جیسا کہ آپکی قدیم عادت ہے اور یہی امر (کچھ جواب ندینا یا بحث کو دوسری طرف لیجانا) آپسے وقوع میں آئیگا یہ پیشگوئی بھی ہماری آپ اپنی پیشگوئیوں کے حاشیہ میں لکھ رکھیں تو ناظرین منصفین وبصیرین میرے سوالات ہی سے سمجھ جائینگے۔ کہ آپکی یہ پیشگوئی الہامی نہیں۔ وبعہذا خاکسار خود ان سوالات کے صحیح اور واقعی جواب تحریر کر کے انسے ثابت کریگا۔

...اس سوال اور اس سے پہلے چار سوالوں کو آپکے ملہم ہونے سے پورا تعلق ہے انکو کوئی غیر متعلق نہ سمجھے۔

کہ یہ پیشگوئی الہامی نہین ہے۔

آخر خط مین جو آپنے لکھا ہے۔ کہ اس پیش گوئی کی ایک جز کی اپنے رسالہ مین تصدیق کرو۔ اور باقی دو جزون کے پوری ہونے پر آپکو ملہم ماننے اور توبہ کرنے کا وعدہ چھاپو ورنہ غضب یہ بڑی شرمناک گیدڑ بھبکی ہے۔ مین آپکو لکھ چکا ہون کہ مین ایسی گیدڑ بھبکیون سے نہین ڈرتا۔ بلکہ اس ڈرنے کو شرک جانتا ہون۔ اور آپکو کذاب اور گمراہ سمجھتا ہون۔ اور اس اعتقاد کو لوازم اسلام و ایمان سے سمجھتا ہون۔ با این ہمہ آپنے پھر ایک گیدڑ بھبکی سُنا دی اور کچھ شرم نکی۔ شرم اور حیاء کی بات یہ ہی۔ کہ آپ اس پیشگوئی کا الہامی ہونا ثابت کرتے۔ پھر اُسکے مقابلہ مین میری تسلیم یا ردّ کے منتظر رہتے اور جب یہ بحث ختم ہوتی تب یہ وہ ڈر سُناتے مگر شرم چہ ـــ ست کہ پیش دروغ گویان بیاید۔

اب مین آپ کی اس گیدڑ بھبکی کے مقابلہ مین کہتا ہون کہ اولاً تو مجھے اس خبر کی تصدیق نہین ہوئی کہ آپ کا خسر فی الحقیقت فوت ہو گیا ہے۔ اور اگر بالفرض وہ فوت ہو گیا ہے اور آیندہ اُسکی بیچاری لڑکی کا شوہر بھی فوت ہو جائے۔ اپنی موت سے مرے یا آپ اُسکو زہر دلوا دین۔ (خدا اُسکو آپکے شر سے بچاوے اور دیر تک عافیت سے زندہ رکھے) اور پھر وہ بیچاری خود بخود ڈر کر۔ یا آپکے کسی اور دہوکہ مین آکر آپکے نکاح مین آجاوے۔ تو پھر بھی مین آپکی اس پیشگوئی کو الہام نہ مانونگا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ بلکہ اسکو الہام ماننے والے کو (اگر وہ آپکی اخلاق عادات و اعتقادات و حالات سے جنکی طرف سوالات مذکورہ مین اشارہ ہوا ہے۔ واقف ہو کر مانیگا۔ کافر و مشرک اور کم سے کم احمق اور دین سے بالکل بیخبر کہونگا۔

آپکا اس پیشگوئی کو ایک نشان ظاہر کہنا بہی ایک شرمناک دعویٰ ہے۔ جس پیشگوئی پر اسقدر سوالات جرح کے وارد ہون وہ ظاہر نشان کہلا سکتی ہے؟ ہرگز نہین؟۔

اب مین اس خط کو ایک نصیحت پر ختم کرتا ہون جسکے بغیر مین رہ نہین سکتا۔ آپ اس لاف زنی اور گیدڑ بھبکی کو چھوڑ دین کسی پیشگوئی یا الہام یا نشان کا نام نہ لین

اپنی دین دنیا کی خیر چاہتے ہین۔ اور نیکی بدی کے قائل ہین اور مسلمانونکی نظرون مین
عزیز بننے کے طالب ہین۔ تو بٹالہ مین خاکسار کے پاس آوین اور میرے غریبخانہ پر حسب
عادت قدیم چندروز قیام کرین۔ آپکے مصارف سفر و قیام بٹالہ میری ذمہ ہین۔ اور پہلے
ان اکاذیب سے جو زمانہ تصنیف براہین احمدیہ سے ابتک آپ سے سرزد ہو چکے ہین تائب ہون
یا انکا صدق ہونا ثابت کرین۔ پہر اپنے اعتقادات کفر و ضلالت و بدعت کا فتوی علماء پنجاب
ہندوستان مین آپکی طرف منسوب ہوئی ہے۔ اور آپ کی تصانیف سے ثابت کی گئی ہین تائب ہون
یا انکا موافق اسلام و سنت ہونا ثابت کرین۔ اسکے بعد الہام یا کشف یا کرامت دعوے
کرین۔ اور اسکا ثبوت دین۔ جس شخص کے اخلاق و عادات اور اعتقادات کا یہ حال ہو۔
جو آپکا ہے اسکا ولی ملہم صاحب کرامت ہونا ممکن ہی نہین ہے۔ اگرچہ وہ بظاہر ایسا نظر آوے
کہ وہ ہوا مین اڑجاتا ہے۔ آگ کہا جاتا ہے۔ دریا پر سوکہے پاؤن چلتا ہے۔ آپکو زیادہ خیر ہو
تو ایک چہوٹا رسالہ نالائد بدمنہ ملاحظہ کرین۔ آیندہ اختیار ہے۔ وما علینا الا البلاغ المبین

آپکا ناصح مشفق۔ ابو سعید محمد حسین عفی عنہ

فٹ نوٹ۔ یہ جواب ۹ جنوری ۱۸۹۳ء کو لکہا گیا پہر پہلے جمعہ ۱۳ جنوری ۱۸۹۳ء کی مجلس وعظ
مین جسمین ایک حواری کادیانی میان کرم الہی معلم اطفال لاہور بہی موجود تہا پڑہا گیا۔ اسکے
بعد امرتسر مین منشی محمد عمر داروغہ نہر کے مسجد مین ایک جماعت علماء کے سامنے پڑہا گیا۔ اور پسند ہوا۔ پہر یہ
سنا گیا۔ کہ کادیانی نے اپنی تحریر کو چہپوا دیا ہے لہذا مناسب معلوم ہوا کہ اس تحریر کو بھی چہاپ کر اسکے پاس
بہیجا جاے۔ مگر اس اثنا مین (خاکسار کو ایک حواری کادیانی منشی (یا مولوی) محمد احسن بہوپالی امروہی کے تعاقب
کے لئے بٹالہ جانا) اور وہان اسکی لیت و لعل و گریز از مباحثہ کے سبب دس دن ٹہرنا پڑا۔ آخر جب اسنے بٹالہ مین گفتگو
کرنے سے گریز ظاہر کیا تب لاہور آنا ہوا۔ اسوجہ سے اسکے چہاپنے مین توقف ہوا۔ اب عشرہ اول فروری مین اسکو
چہاپا گیا ہے۔ اور ان ہی دنون مین کادیانی کے پاس یہ جواب بہیجا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالے۔

اعاذہ رحمانی

رد

وساوس کادیانی

نمبر اول

(جسمین چند مکائد واکاذیب کادیانی بطور نمونہ دکھائے گئے ہین)

کادیانی کے رسائل فتح۔ توضیح۔ اور اسکے ازالہ کا اثر بد کادیانی پر پڑا۔ اور وہ مہجور ومطرود خواص وعوام اہل اسلام ہو گیا (جسکا بیان بارہا ان فتوی علمائے پنجاب وہندوستان مندرجہ رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۴ جلد ۱۳ مین ہو چکا ہے) تو اس نے اس اثر کو مٹانے اور اپنے رہے سہے معتقدون ومریدون کا دل ٹہراتے کے لئے تین رسالے اور لکھے۔ جنمین سے ایک رسالہ "وساوس کادیانی" ہے۔ جسکا نام اُسنے برطبق مصرع مشہور "برعکس نہند نام زنگی کافور" دافع الوساوس رکھا ہے۔

اس رسالہ مین اس سے وہی عذر بدتر از گناہ ظہور پذیر ہوا ہے۔ جو پہلے تین رسائل کو یکی بعد دیگرے شائع کرنیسے ظاہر ہوا تہا۔ کہ رسالہ فتح مین تہوڑا سا کفر ظاہر کیا۔ پہر اسکے عذر مین رسالہ توضیح لکھا۔ تو اسمین کفر کا دڑبا کھولدیا۔ پہر اسکے معذرت مین ازالہ لکھا۔ تو اسمین کفر کا ایک دریا بہا کر شور مچا دیا۔ اَب اسکے معذرت مین رسالہ وساوس لکھا ہے۔ تو اَب کفر کا طوفان برپا کر دیا۔ اور اس قدر کفر کا زہر اُگلا۔ اور اسکو اسلام بنانے کے لئے کذب ومغالطہ ومکائد ووساوس سے اس وسعت اور دلیری سے کام لیا ہے کہ اسمین اپنے دجال اور کذاب ہونے کی ثبوت دینے کا کوئی دقیقہ فرو گذشت نہین کیا۔

ہر ایک رسالہ سابق کی اشاعت مین اُسنے اُس دام تزویر کا التزام کر رکھا تھا۔ کہ وہ پہلے خاصکر ان ہی بعض دام افتادگانِ کادیانی کی (جو عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے ہین اور کادیانی کے مطبخ کا دار و مدار وہی لوگ ہین) نظر سے گذرے اور انکے خیالون اور دماغون مین جگہ پکڑ لی۔ اور اُنسے کافی فلوس کھینچ لے آوے۔ پہر کسی منصف ناظر ومناظر وانگیز میز (ممتحن) کی نظر سے گذرے۔ مگر خدا کے اس وعدہ اور خبر کے مطابق

ان اللہ لا یھدی کید الخائنین۔
(یوسف)
وما کید الکافرین الا فی ضلال۔
(مؤمن)

کہ خدا تعالےٰ خیانت کرنے والون کے مکرون کو رہت نہین لاتا۔ اور کافرون کے مکر اکارت جاتے ہین۔ وہ رسائل بعض احباب کے ذریعہ سے (جو بظاہر کادیانی کے دوست ہین) قبل از اشاعت عام ہماری نظر سے گذر گئے۔ اور انکے جوابات قلم بند ہو گئے

اس رسالہ وساوس مین اس نے اس التزام کے لئے اسقدر اہتمام کیا۔ کہ مطبع دیا ضرھند (جسمین وہ رسالہ چھپتا ہے) امرتسر سے قادیان مین منگوالیا۔ اور کمال احتیاط سے رسالہ کو خاص خاص لوگون مین شائع کیا۔ مگر پھر بھی یہہ رسالہ خدا تعالیٰ کی مدد و توفیق سے اور بعض رجال الغیب دوستون کی توجہ سے ہماری نظر سے گذر گیا۔ ہم اسپر خدا تعالےٰ کا پھر اپنے دوستون کا شکریہ ادا کرتے ہین اور اس نمبر اعاذہ مین اس رسالہ کے چند اکاذیب ومکائد ومغالطات ووساوس بطور نمونہ بیان کرکے اپنے مسلمان ناظرین کو خدا کی حفظ واعاذہ مین سپرد کرکے کادیانی کے دام سے بچانے کی کوشش کرتے ہین۔

نمبر اول کادیانی کا دہوکہ و وسوسہ

اس رسالہ کا خطبہ (دیباچہ) اُس نے ۲۹ صفحہ مین لکھا ہے اور منجملہ اسکے ۲۴ صفحہ کی عربی عبارت لکھی ہے۔ جس سے اُس نے اپنے جہلا اور ناواقف اتباع کو یہ دھوکہ

دیا۔ اور مکر کیا ہے۔ کہ وہ اسکو بڑا عربی دان عالم سمجھین یا یہ خیال کرین۔ کہ وہ
باوجودیکہ ظاہری علوم مین دخل نہین رکھتا۔ بلکہ ہیچمدان اُمّی ہے پھر اسنے اتنی لمبی
عبارت عربی مین لکھ ڈالی۔ جو بجز تائید غیبی والہام الٰہی ناممکن ہے۔
اس کے اس مکر و منتر کا بعض لوگون پر اثر بھی پڑ گیا ہے۔ کوئی تو اسکو بڑا عالم سمجھنے
لگا ہے۔ کوئی الہامی خیال کر بیٹھا ہے۔ بعض لوگ یہ کہنے لگ گئے ہین۔ کہ اگر فلان
مولوی صاحب اس خطبہ کا ترجمہ ہندی زبان مین کردین تو ہم کادیانی کا اتباع چھوڑ کر انکے
پیر دھوجاوین گے۔

ان لوگون کا اعاذہ اور اس دھوکہ و وسوسہ کا ازالہ

صرف ان لوگون کی اس شطر پر تو ہم اس عبارت پر کچھ لکھنا فضول سمجھتے ہین۔
ہان اگر کادیانی اور اسکے دستور یعنی حکیم نور الدین اور دستور یسار منشی محمد احسن بکار
یہ لکھدین۔ کہ اگر کسی مجلس علما مین ایک عالم بھی رسالہ ہاے اس عبارت کا ترجمہ کرکے
بشہادت قواعد عربیت صرف و نحو و ادب وغیرہ اسکا غلط اور مکروہ ہونا ثابت
کردیا۔ تو کادیانی صاحب انکو دعوی الہام سے دست بردار ہوجائین گے۔ اور وہ
دونو صاحب اسکو ظاہری و باطنی علوم سے معری سمجھکر اس سے کنارہ کش ہوجائینگے
تو ہم انشاء اللہ تعالےٰ یہ ثابت کرین گے۔ کہ یہ عبارت عرب کی عربی نہین۔ کادیانی
عربی ہے۔ جسکے غلط کریہ اور غیر مانوس اور بشع الفاظ سے جی متلاتا ہے۔

* ۔ دیکھو صفحہ ۳۵۔ "وساوس" کادیانی جسمین اس نے بعینہ یہ الفاظ لکھے ہین۔
اور یہ جتایا ہے۔ کہ اگر کوئی ہو کہ مین نے ایسا خطبہ لکھا ہے۔ تو یہ بجز الہام
کیا ہو سکتا ہے۔؟

نمبر دوم - کذب مغالطہ کادیانی

کادیانی نے اس عبارت عربی خطبہ مین اور مقدمہ کتاب مین یہ دعویٰ کیا ہے - کہ اُسنے خدا کی جناب مین یہ بیباکانہ وگستاخانہ دعا کی ہے - کہ اے خدا تو میرے وجود کے ہر ایک ذرہ مین گھس آ - اور مجھے اپنی طرف اوٹھا - تو اُس نے مجھے اسمانون پر اوٹھالیا - اور عرش کے اوپر سے میرا حمد بجالایا - اور میری دعا کو قبول کیا - اور فتوحات وتائیدات غیبی کا وعدہ دیکر بے غم کر دیا - اور یہ کہا کہ مین تیرے مددگارون کا مددگار ہون - تیری اہانت کرنے والونکا - اہانت کنندہ - تو میری بارگاہ مین معزز ہے - اور تو میری مراد ہے - یعنے مین تیرا مرید ہون وغیرہ وغیرہ -

اِس کے اس ہفوون کا - ان سادہ لوح ونافہم مسلمانون پر اثر پڑ گیا ہے - جنکا یہ مقولہ[سلہ] ہے - کہ ہر یک کلمہ گو نماز پڑھنے والے قبلہ کا استقبال کرنے والے کے حق مین (گو وہ اس اقوال وافعال مین منافق ہو اور آیات منافقین کا مصداق ہو) حسن ظنی بکار ہے - اور وہ اسکے اس قسم کی دعا دی سنکر اسکو ولی جاننے اور ماننے لگ گئے ہین -

ان مسلمانون کا اعاذہ اور اس کذب ومغالطہ کا ازالہ

میرے بھولے بھائی مسلمانو! اولاً کادیانی کے عقائد اسکے رسائل مین اور فتوائے علماء پنجاب وہندوستان مندرجہ نمبر ۴ جلد ۱۳ مین اور جواب فیصلہ آسمانی نمبر ۱ جلد ۱۴

✱ - وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا - یعنے جب منافق مومنون کو ملتے ہین کہتے ہین ہم مومن ہین - وَاِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ - یعنی جب تیری پاس منافق آتے ہین تو کہتے ہین ہم گواہی دیتے ہین کہ آپ خدا کے رسول ہین -

سلہ - ایسے مسلمانون نے آج کل لاہور سے اس مضمون کا ایک اشتہار نکالا ہے کہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ ج ۱۴ کے برخلاف کلمہ گو مسلمانون کو کافر کیون کہا جاتا ہے اسکا جواب علٰحدہ دیا جائیگا - انشاء اللہ تعالیٰ -

مین پڑھو۔ پھر اسپر حکم خدا ورسول کو۔ جو قسط مذکور مین منقول ہے ملاحظہ کرو۔ پھر کادیانی کے اخلاق و عادات کو جو جواب سیلہ آسمانی مین صراحۃً۔ اور مضمون گیدڑ بھبکی کادیانی مین اشارۃً مذکور ہین خیال مین لاؤ۔ پھر اپنے ایمان۔ نور۔ قلب فراست اور کانشنس کو کام مین لاکر غور کرو۔ کہ اس عقائد و اعمال کا مدعی اسلام خدا کا ہمکلام ومخاطب ہوسکتا ہے۔ نہین ہرگز نہین۔

جو شخص اس قدر مقابلہ وموازنہ کی فرصت نہ رکھے اسکو اس دعوی کادیانی کا کذب ثابت کرنے کے لئے اور تین دلائل کیطرف ہم توجہ دلاتے ہین۔

پہلی دلیل

یہ ایسی دلیل ہے جسکو کسی کتاب یا رسالہ مین تلاش کرنے کی ضرورت نہین ہے۔ بلکہ ہر ایک صاحب بصیرت وفراست کو اپنے دل ودماغ کیطرف رجوع کرنے سے خیال مین آسکتی ہے۔ وہ یہ کہ دو باتین بڑی کل مین ایک یہ۔ کہ کادیانی عرصہ دس سال سے یہ دعوے کررہا ہے۔ کہ مین خدا کا ملہم وہمکلام ومستجاب الدعوات ہون۔ اور خدا نے مجھے الہام کیا ہے۔ کہ مین تیرے ساتھ ہون۔ اور تجھے لوگون سے بچاؤنگا۔ اور تیری مدد کرونگا۔ اور تیرا نام پورا ہوگا۔ اور تو میری بارگاہ مین عزت رکھتا ہے۔ اور زمین آسمان تیرے ساتھ ہین جیسکہ وہ میرے ساتھ ہین۔ اور تو میرے ساتھ ہے۔ اور تو میری مراد ہے (یعنے مین تیرا مرید ہون) مین تیرے پیرؤن کو تیرے منکرون پر قیامت غالب رکھونگا۔ منکرون کے دلون مین رعب ڈالدونگا۔ تو مت ڈر۔ تو غالب ہے وغیرہ وغیرہ۔ (جسکو وہ براہین احمدیہ صفحہ ۲۳۸ وصفحہ ۲۳۹ وصفحہ ۲۴۰ وصفحہ ۲۴۷ وصفحہ ۴۹۰ صفحہ ۵۰۵ وصفحہ ۵۱۰ وصفحہ ۵۵۶ وصفحہ ۵۶۱ وغیرہ مین بیان کرچکا ہے۔

جو شخص یہ کتاب نہ دیکھ سکے وہ ہر گلی کوچہ سے اسکے یہ الہام سن ے۔ اور اس عربی عبارت

عبارت کا ترجمہ کرا کے بعض الہام آہین دیکھ لے)۔

دوسری یہ بات ظاہر و مسلم کل ہے۔ کہ درخت ہمیشہ پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ پس جو شخص اسکے اس دعوی کے دھوکہ مین پھنس گیا۔ اوراب اس سے نکلنا چاہتا ہی ہو۔ وہ ان دو باتونکو مدنظر رکھکر۔ یہ خیال کرے۔ کہ اگر کادیانی ان دعاوی مین سچا ہوتا تو۔ ان کا کچھ نہ کچھ اثر۔ ان دس برسون مین ظاہر ہوتا۔ اوراسکو دیکھکر کوئی نہ کوئی منکر و مخالف اسکی تابع ہو جاتا۔

جیسے حضرت انبیاء علیہ السلام خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے دعوے کئے تو ہم نقد انکی آثار دکھائی۔ جنپر ہزارون بلکہ لاکھون منکر قائل و مسلمان ہو گئے۔

کادیانی کے ان دعاوی کا کونسا اثر ظاہر ہوا ہے؟۔ اسکی کونسی دعا قبول ہوئی ہے۔ کونسا منکر و مخالف اسکی تابع ہوا۔ کس منکر و مخالف پر اسکا رعب پڑا۔ کسپر اسنے فتح پائی۔ اسکے اتباع کو اسکے مخالفین پر کیا علو و فوقیت حاصل ہوئی۔ انہین وتعالیٰ نے عام لوگون سے بڑھکر کس قسم کی اسکی خدمت کی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اسکے ساتھ ہوکر۔ اسکو کیا عزت بخشی۔ کافرون کے دلونمین تو سہی عام مسلمانونکی نظرون مین اسکی قبولیت وعزت کب قائم کردی۔ جسکا محبوب بندون کے وعدہ دیا گیا ہے۔ کہ یوضع لہ القبول فی الارض۔[1]

کیا وہ اثر یہی ہے۔ کہ جن لوگون کے حق مین کادیانی نے پانچ پانچ سو روپیہ عوضانہ لیکر صحت واولاد کے لئے دعا کی ہے۔ وہ ہنوز بے اولاد و بیمار ہین۔ اور کادیانی صاحب زمانہ تالیف براہین احمدیہ مین تو عام مسلمانونکی نظر مین عزیز تھے۔ اسکے بعد سے اس وقت تک وہ تمام

[1] یہ فقرہ اور فقرہ اولی صفحہ آیندہ ایک حدیث کے فقرات ہین۔ جسکا خلاصہ یہ ہے۔ کہ جب خدا تعالیٰ کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے۔ تو تمام آسمانون کے فرشتون مین منادی کردیتا ہے۔ کہ وہ بندہ میرا دوست ہے۔ تم اسکو دوست رکھو۔ پھر یہ حکم زمین پر بھیجتا ہے۔ تو زمین والون مین اسکی قبولیت تسلیم کیجاتی ہے۔ اور اگر کسی بندہ سے خدا ناخوش ہوتا ہے۔ تو اسیطرح پہلے آسمانون مین۔ پھر زمین مین اسکی منادی ہو جاتی ہے۔ تو زمین والون مین اسکی دشمنی پھیل جاتی ہے۔

دنیا کے مسلمانون علماء وعوام مین (بجز چند جہلا کے جنکو ایک ہاتھ کی انگلیون پر شمار کرسکتے ہین) ذلیل ہوتے جاتے اور گمراہ سمجھے جاتے ہین۔ اور وہ حدیث یوضع لہ البغضاء[1] کا مصداق ہوگئے ہین۔ ادہر میدان ومعرکہ مین اپنے مخالفون کے مقابلہ مین مغلوب ہوتے ہین اور اب تو وہ گھر سے باہر قدم نہین رکھتے۔ اور مقابلہ ومباحثہ کی شرطون کی آڑ مین جان بچاتے ہین۔ جو لوگ خدا کی مدد وحفاظت سے موعود ہوتے اور اس مضمون کی الہامات سے مخاطب ومبشر ہوتے ہین۔ کہ خدا تعالے انکو لوگون سے بچا لیگا۔ اور مخالفون پر غالب کریگا۔ وہ چمکتی تلوارون مین دشمنون کے مقابلہ مین نکلتے ہین۔ دشمن سے چھپ کر گھر مین پناہ گزین نہین ہوتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا مین اپنے پاس پہرا رکھواتے جب حفاظت کی بشارت انکو دی گئی۔ اور یہ آیت وَاللّٰہُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ[2] (جسکو کادیانی نے اپنے حق مین اُتار لیا ہے) نازل ہوئی تو آپ نے پہرا اٹھا دیا اور فرمایا کہ اب خدا نے میری حفاظت اپنے ذمہ لی ہے۔

ایکدفعہ مدینہ پر کسی دشمن کے چڑہ آنے کی خبر آئی۔ تو آپ تنہا ابو طلحہ کے گھوڑے پر بغیر زین کے سوار ہوکر۔ اسکی طرف چل نکلے۔ بدر کی لڑائی مین اپنے تین سو آدمی کے ساتھ جنکے پاس صرف سات تلوارین۔ اور ایک گھوڑا تھا ایک ہزار مسلح دشمنون کا مقابلہ کیا۔ اب اسکے مقابلہ مین کادیانی کی حالت کو وہ لوگ دیکھین۔ کہ دہلی کے قومی جلسہ مباحثہ چاندنی چوک مین (جسمین کئی مجسٹریٹ اور پولیس انسپکٹر آپکی حفاظت کے لئے موجود تھے) آپ باوجود مکرر طلبی اور تسلی دہی کے گھر سے باہر نہ نکلے۔ اور جب تک دہلی مین رہے فیس ویکر پولیس کے سپاہی دروازہ پہ رکھوائے۔

---

[1] اس حدیث کا ترجمہ صفحہ سابق مین گذرا۔

[2] یعنے خدا تجھے لوگون سے بچا لیگا۔

اس سے کس وناکس کو بشرطیکہ کچھ فہم وفراست رکھتا ہو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ آپ ان الہامون کے دعوے مین جھوٹے ہین۔ آپکو خدا نے کوئی وعدۂ نصرت وحمایت کا نہین دیا۔

بعض سادہ مسلمان اس دھوکہ مین اگر اسکو ولی مان بیٹھے ہین کہ انہون نے اپنی خوابون مین اسکو اچھی حالت مین دیکھا ہے۔ بعض نے اسکی خوابون کو اپنی حالت کے موافق پایا ہے۔ یہ دو نو فریق یہ دو باتین سن۔ اور سمجھ لین۔ (۱) کسی کا خواب ظاہر احکام کتاب وسنت کے مخالف کوئی امر ظاہر کرے تو وہ شرعاً لائق اعتبار نہین۔ ایسے خواب کا اعتبار ہو تو قرآن واسلام کو منسوخ ماننا پڑیگا۔ (۲) کبھی سچا خواب کافر بھی دیکھ لیتے ہین چنانچہ کادیانی نے یہ بات خود توضیح المرام مین واضح کرکے بیان کردی ہے۔ پھر وہ کافر۔ ان سچے خوابون کے سبب ولی نہین سمجھے گئے۔ تو کادیانی صاحب ان خوابون کے سبب کیون ولی [illegible] ہی الہامات وبشارات کو تصدیق کرین۔ اور پورا ہوتا دیکھ لین (اگر وہ اس کے عقائد واعمال کا حکم خدا ورسول سے مقابلہ وموازنہ نہ کرسکین۔)

دوسری دلیل

کادیانی ان بشارات والہامات کے دعوے مین سچا ہے۔ اور واقعی خدا تعالٰے نے اسکو غلبہ ونصرت وعزت وحمایت کا وعدہ دیکر غم نکرنے کا حکم دیا۔ اور اپنے کلام خطاب سے مشرف فرمایا ہے۔ تو پھر اسنے اس عربی خطبہ اور تمام کتاب مین اپنے مخالفون اور مکفرون کا یہ گلہ۔ کہ انھون نے مجھے یہ کہا۔ اور وہ کیا۔ لوگون کے سامنے کیون پیش کیا۔ اور انکو برا لکھکر۔ کہ وہ ایسے ہین اور ویسے ہین۔ لوگون کو انپر اشتعال کیون دلایا؟۔ جس شخص کو اپنے محبوب کا جمال ووصال وخطاب میسر ہوتا ہے۔ وہ اسکے مقابلہ مین غیرون اور مخالفون بدگوئی وبرائی وتکلیف کی کچھ پروا نہین کرتا۔ اور انکو

جیسا۔ کہ ہر ایک انسان کے پیٹے ہے۔ تو بھی اس آیت سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ ملائکہ ستاروں کی ارواح ہیں یا بمنزلہ ارواح اور خاصکر جبرئیل ایس سورج کا روح ہے۔ یا بمنزلہ روح جیسا۔ کہ کادیانی کا اعتقاد ہے۔ جسکو وہ رسالہ توضیح کے صفحہ ۳۸ و ۴۰ و ۴۸ و ۸۵ وغیرہ میں ظاہر کر چکا ہے۔ اور اس اعتقاد کے سبب اسپر فتوی علماء پنجاب وہندوستان عقائد فلاسفہ کے معتقد ہونے کا الزام لگایا گیا ہے۔ اِسی اعتقاد کا ثبوت اسکے ذمہ اور اس سے مطلوب تھا۔ ستاروں کے لیے ایک ایک فرشتہ محافظ ہونے یا نہونے میں کیا بحث تھی۔ اور اسکا ثبوت کسنے طلب کیا۔ کادیانی نے اس ثبوت کے جگہہ پیش کرنے کی جگہہ اِس امر کو پیش کیا۔ اور اپنے نادان اتباع کو دہوکھ دیا۔

ازالہ امر دوم وسوم

قرآن نے جبرئیل کو خاصکر مقربین کا مصاحب اور خدا کی طرف سے خدا کے مقرّبین کی جانب معزز رسول ٹھہرایا ہے۔ کسی آیتہ یا حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ جبرئیل ہر زندیقوں اور عربیوں کا بھی آشنا اور دائمی مصاحب ہے۔ لہذا آپکے یہہ دونو دعوے اہل اسلام کے اعتقاد میں زندقہ اور الحاد ہے۔ اور جب تک آپ کسی آیت یا حدیث سے انکا ثبوت پیش نکریں انکا تسلیم کرنا اسلام کے مخالف ہے۔

ازالہ امر چہارم

قرآن اور حدیث کی صریح نصوص سے تو یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ جبرئیل آنحضرت صلعم کے پاس کبھی کبھی آتے۔ نہ یہہ کہ ہر وقت آخر عمر تک وہ آپ کے ساتھ رہے ہیں۔ آپکا آنا اکثر انسانی۔ اور خاصکر دحیہ کلبی کی صورت میں ہوتا تھا۔ دو دفعہ آپکا آنا اصلی صورت میں ہوا ہے۔ قرآن میں حضرت جبرئیل کا یہہ قول نقل کیا ہے۔ کہ ہم خدا ہی کے حکم سے نازل ہوتے ہیں۔ جو کچھہ ہمارے آگے اور پیچھے اور اُسکے مابین ہے۔ وہ خدا ہی کے ملک

وما نتنزل الا بامر ربک له ما بین ایدینا وما خلفنا وما بین ذالک وما کان

وما کان ربک نسیّا (مریم ۴۶)۔ وتصرف میں ہے تیرا رب (ای رسول) بھولنے والا نہیں۔

ایک اور آیت میں بیان ہے - کہ جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنیٰ فاوحی الی عبدہ ما اوحی ++ ولقد راہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتہی (نجم ع ۱)

کے قریب ہوئے پھر اور قریب ہوئے یہاں تک کہ دو کمان کے مقدار فاصلہ رہ گیا - پس خدا نے جو اپنے بندہ جبرئیل کی طرف وحی کی وہی اُسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دی - ایک دفعہ اور بھی آپنے جبرئیل ع کو سدرۃ المنتہی کے پاس دیکھا۔

پہلی آیت کی تفسیر میں صحیح بخاری میں یہ حدیث مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لجبرئیل ما یمنعک ان تزورنا اکثر مما تزورنا فنزلت وما نتنزل الا بامر ربک (صحیح بخاری ص ۶۹۰)

علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل سے کہا۔ کہ آپ ہم سے اس سے زیادہ کیوں نہیں ملتے جو اب ملتے ہیں۔ جسپر وہ آیت نازل ہوئی۔

تفسیر معالم میں ضحاک وغیرہ سے نقل کیا ہے۔ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

قال عکرمۃ والضحاک احتبس جبرئیل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین سالہ قومہ عن اصحاب الکہف وذی القرنین والروح فقال اخبرکم غدًا ولم یقل انشاء اللہ تعالیٰ حتی شق ذالک علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم نزل بعد ایام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابطئت حتی ساء ظنی واشتقت الیک فقال له جبرئیل انی کنت اشوق ولکنی

لوگوں نے اصحاب کہف ذی القرنین اور روح کا حال پوچھا۔ توآپنے فرمایا میں کل بتاؤنگا۔ اور اسکے ساتھ انشاء اللہ نہ کہا۔ جبرئیل کئی دن نہ آئے۔ اور یہ امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہت ناگوار گزرا۔ پھر جب وہ کئی دن کے بعد آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپنے آنے میں توقف کیا۔ اس سے مجھے برا خیال

عبد مامور اذا بعثت نزلت واذا حبست احتبست فانزل الله وما نتنزل الا بامر ربك وانزل الله والضحى والليل اذا سجى ما ودعك ربك وما قلى۔ (معالم صفحہ ۵۵۱)

(ناخوش ہونے اور چھوڑ دینے کا) پیدا ہوا۔ اور میں آپکی ملاقات کا شائق رہا۔ جبرئیل ع نے فرمایا میں بھی آپکی ملاقات کا شائق رہا ہوں۔ لیکن میں خدا کے حکم میں ہوں۔ جب بھیجا جاتا ہوں تو آتا ہوں اور جب روکا جاتا ہوں تو رک جاتا ہوں۔ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ اور وہ آیت جسمیں بیان ہے۔ کہ خدا نے تجھے نہیں چھوڑا اور وہ نہ تجھسے ناخوش ہوا ہے۔

دوسری آیت کی تفسیر میں صحیح بخاری میں یہ حدیث منقول کی ہے۔ کہ جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آدمی کی صورت میں آیا کرتے تھے۔ اسدفعہ آپ اصلی صورت میں آئے جس سے انہوں نے تمام افق کو روک لیا۔ ایسا ہی معالم التنزیل میں ہے۔

قالت عائشة ذلك جبريل كان ياتيه في صورة الرجل وانه اتاه في هذه المرة في صورته التي هي صورته فسد الافق (صحیح بخاری صفحہ ۷۲۰ ومعالم صفحہ ۸۵۵)

حضرت جبرئیل علیہ السلام کے آنے کے واقعات جو احادیث میں وارد ہیں۔ انکی تفصیل سے بہت تطویل متصور ہے۔ انکا اجمال بطور مثال بیان کیا جاتا ہے۔

ایکدفعہ آپ جماعت اصحاب نبوی کے سامنے ایک سفید پوش سیاہ بالوں والے اجنبی آدمی کی صورت میں آئے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک رانوں پر ہاتھ رکھ کر چند سائل مستفسر ہوئے۔ وہ چلے گئے۔ تو آپ نے فرمایا یہ جبرئیل تھا۔ جو تمہیں دین کی تعلیم کر لیے آیا تھا۔ (دیکھو مشکوٰۃ کی کتاب الایمان کی پہلی حدیث۔ اور صحیح بخاری صفحہ ۱۲)۔

ایک دفعہ آپ دحیہ کلبی کی صورت میں آئے۔ تو ازواج نبوی سے حضرت ام سلمہ نے انکو دحیہ کلبی سمجھا۔ جسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ یہ جبرئیل تھا۔ (دیکھو بخاری صفحہ ۵۱۳)

ایک دفعہ قرن الثعالب (مقام) کے پاس آپ ایک بدلی میں نمودار ہوئے - اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا - کہ خدا نے آپ کی بات اور منکرونکے جواب کو سنا ہے اور اُسنے ملک الجبال کو آپکے پاس اسلیئے بھیجا ہے - کہ آپ کہیں تو یہ آپ کے مخالفوں کو پہاڑ کے نیچے دبا کر کچل دے - (دیکھو **بخاری صفحہ ۴۵۸**)-

ایک دفعہ جنگ خندق کے بعد آپ ہتھیار پہنے ہوئے آئے اور آنحضرت صلعم کو فرمایا - کہ اپنے ہتھیار اتار دیئے ہیں - ہمنے تو ابھی نہیں اُتارے - نکلو بنی قریظہ پر چڑھائی کریں - (دیکھو **بخاری صفحہ ۵۹۱**)-

ایک دفعہ بدر کی لڑائی میں آپ آئے - تو آنحضرت صلعم نے فرمایا - یہہ جبرئیل ؑ ہے - گھوڑی کی چوٹی تھامے ہوئے - ہتھیار پہنے ہوئے - (دیکھو **بخاری صفحہ ۵۷۰**)

اس قسم کے بے شمار واقعات کتب حدیث میں درج ہیں جنسے جبرئیل کی کبھی کبھی آنے کی کیفیت بہ تفصیل معلوم ہوتی ہے - ازانجملہ بعض واقعات کی تفصیل اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ و ۱۰ و ۱۱ جلد ۱۳ و نمبر ۱ جلد ۱۴ میں بھی ہو چکی ہے

ان سب **تصریحات** اور تفصیلات کے مقابلہ میں کادیانی کے کفر چہارم کو - کہ جبرئیل وحی لانے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ایک اندرونی صفت محبت کا نتیجہ ہے - اور اسکے آنے سے مراد اس صفت کی خاص تجلّے ہے - (جیسے اور قوائے وصفات نفسانی انسانی غضب - رحمت - حرص - شہوت وغیرہ انسان کے اندر ہی ہوتی ہیں - مگر وہ بعض اوقات زیادہ جوش کرتی اور طوفان میں آجاتی ہیں) - ان نصوص صریحہ بیّنہ سے قطعی انکار و زندقہ و الحاد نہیں - تو اور کیا ہے - اِس الحاد کو تو وہی شخص مانیگا جو کادیانی کی مانند قرآن وحدیث کو شاعرانہ تخیلات اور خلاف واقعہ استعارات و فرضی و خیالی حکایات کا مجموعہ کہے - **قرآن** وحدیث کو ماننے والے - اور انمیں مندرجہ واقعات کو سچے جاننے والے مسلمانوں سے تو یہہ جُرأت نہیں ہو سکتی -

اپنے کفر چہارم کے ثبوت ہیں۔ جو قادیانی نے عقلی دلائل ایک آیت اور
ایک حدیث پیش کی ہے۔ انمیں نہ تو صراحتًا یہہ بات پائی جاتی ہے۔ نہ اشارۃً۔ کہ جبرئیل
اور دوسرے فرشتے آسمانوں میں رہنے کے مقامات میں جکڑکر قید کیئے ہوئے ہیں۔ یا وہ سب کے
سب ایک ہی حالت و ہیئت نماز سجود یا قیام یا رکوع میں لگائے ہوئے ہیں۔ نہ اس ہیئت یا
حالت سے دوسری حالت و ہیئت کی طرف انتقال کرتے ہیں اور نہ عبادت کے سوا وہ کوئی
دوسری خدمت (وحی لانا۔ مینہ برسانا۔ نبیوں کی حمایت میں کافروں پر عذاب لانا کرنا وغیرہ وغیرہ)
بجالاتے ہیں۔ **یہہ تصریح یا اشارہ** نہ اس آیت میں ہے۔ نہ اس حدیث میں بلکہ آیتہ
میں ملائکہ کے درجات عبادت و مقامات قرب رضاء خوف ورجا محبت وغیرہ وغیرہ۔ و مراتب
خدمات متعلقہ تدبیر عالم کا بیان ہے۔ اور حدیث میں عبادت کے وقت انکی مختلف ہیہات
اور حالات کا (جنمیں تبدل و انتقال ایک جزو لازم ہے۔ جیسا کہ انسانی عبادت میں لازم
ہے) بیان ہے۔ اور دوسری آیات و احادیث میں وضاحت کے ساتھ انکا زمین پر آنا۔ اور
صراحت کے ساتھ انکا دوسری خدمات کو بجالانا صاف وارد ہے۔ جس سے صاف یقین ہوتا ہے۔ کہ اس
آیت اور حدیث میں جبرئیل یا اور باقی تمام ملائکہ کا کسی خاص مقام میں مقید ہوتا۔ اور زمین پر
نازل نہونا۔ یا کسی خاص ہیئت عبادت میں جکڑے رہنا ہرگز مراد نہیں ہے۔ یہ مراد صرف قادیانی کا کفر و الحاد ہے
اب ہم اس آیت و حدیث سے معنے مذکور مراد نہونے پر **اقوال** علماء اسلام سے شہادت پیش کرتے ہیں۔
تفسیر معالم میں اس آیت کی تفسیر میں کہاہے۔ کہ اس سے قول ملائکہ سے یہہ مراد ہے۔ کہ

ای ما لنا ملك الا له مقام معلوم فی السموٰت
یعبد الله فیه قال ابن عباس ما فی السموٰت
موضع شبر الا وعلیه ملك یصلی او یسبح
وروینا عن ابی ذر عن النبی صلی الله علیه وسلم
قال اطت السماء وحق لها ان تئط والذی

ہم میں سے کوئی فرشتہ ایسا نہیں۔ جسکی عبادت
کی جگہ آسمانوں پر مقرر نہو۔ ابن عباس رضہ نے
فرمایا ہے۔ آسمانوں میں بالشت بھر جگہ ایسی
نہیں۔ جسمیں فرشتے نماز نہ پڑھتے یا تسبیح
نہ کہتے ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

نفسی بیدہ ما فیہا موضع اربعۃ اصابع الا وفیہا ملک واضع جبہتہ ساجد اللہ قال السدی الا لہ مقام معلوم فی القربۃ والمشاہدۃ وقال ابو بکر الوراق الا لہ مقام معلوم یعبد اللہ علیہ کالخوف والرجاء والمحبۃ والرضاء

حدیث ہے۔ کہ آسمان چرچر کرتا ہے۔ (جیسے زین یا پالان شتر سوار کے بیٹھنے سے چرچر کرتا ہے) اور اسکو یہی لائق ہے۔ بخدا۔ آسمان میں چار انگل کی جگہہ ایسی نہیں۔ جسمیں فرشتہ پیشانی رکھکر سجدہ نہ کر رہا ہو۔ سدی نے مقام معلوم کے یہہ معنے کئے ہیں۔ کہ خدا کے قرب ومشاہدہ کا مقام ابو بکر وراق نے کہا ہے۔ کہ عبادت کا مقام خوف وامید ومحبت ورضاء وغیرہ مراد ہے۔

وانا لنحن الصافون۔ قال قتادۃ ہم الملئکۃ صفوا فی السماء للعبادۃ کصفوف الناس فی الارض وانا لنحن المسبحون۔ ای المصلون المنزہون اللہ عن السوء یخبر جبرئیل علیہ السلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہم یعبدون اللہ بالصلوۃ والتسبیح وانہم لیسوا بمعبودین کما زعمت الکفار

(معالم صفحہ ۷۵۵)

جو کہا ہے کہ ہم صفیں باہندنے والے ہیں۔ قتادہ رض کہتا ہے یہہ بھی ملائکہ کا قول ہے۔ وہ صفیں باندہ کر کھڑے ہوتے ہیں۔ کلبی نے کہا ہے۔ کہ فرشتے آسمانوں میں عبادت کے وقت ایسی صفیں باندہتے ہیں جیسے انسان زمین صفیں باندہتے ہیں۔ ملائکہ کا یہہ کہنا۔ کہ ہم تسبیح کہنے والے ہیں۔ اس سے یہہ مراد ہے۔ کہ وہ نماز پڑھتے ہیں اور برائی سے خدا کی پاکی بیان کرتے ہیں۔ ان اقوال سے جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ خبر دی ہے۔ کہ وہ خدا تعالی کی عبادت کرنے والے ہیں۔ وہ اس لائق نہیں کہ کوئی انکی عبادت کرے۔ جیسا کہ کفار ملائکہ پرست خیال کرتے ہیں۔

تفسیر بیضاوی میں ہے۔ کہ اس قول میں ملائکہ کا اقرار عبودیت کی حکایت ہے۔ ان مشرکوں کو

وما منا الا لہ مقام معلوم حکایۃ اعتراف الملائکۃ بالعبودیۃ للرد علی عبدتہم والمعنی ما منا احد الا لہ مقام معلوم فی المعرفۃ

رد کرنے کے لیے جو ملائکہ کو پوجتے ہیں۔ اس قول کے معنے یہہ ہیں۔ کہ ہم میں سے ہر ایک کے لیے خدا کی معرفت اور عبادت اور عالم

والعبادة والانتهاء الی امر الله تعالے فی تدبیر العالم ۔ + + + ثم انهم اعترفوا بالعبودیة وتفاوت مراتبهم فیها لا یتجاوزنها ۔ وانا لنحن الصّافون ۔ فی اداء الطاعة ومنازل الخدمة ۔ (بیضاوی صفحہ ۲۳۸ ج ۲)

کی تدبیر کے متعلق خدمت بجانے کا ایک مقام ہے ۔ پھر ملائکہ نے اقرار کیا ۔ کہ وہ خدا کی عبادت کرنے والے ہیں ۔ اس عبادت میں ان کے درجات متفاوت ہیں ۔ جن سے وہ آگے نہیں بڑھتے ۔ پھر ملائکہ نے کہا ہم صفیں باندھنے والے ہیں ۔ اس سے یہ مراد ہے ۔ کہ طاعت ادا کرنے اور خدمات متعلقہ تدبیر عالم بجا لانے میں ہم صف بستہ حاضر رہتے ہیں

ایسی[1] ہی عامہ تفاسیر تفسیر ابن کثیر ۔ فتح البیان وغیرہ میں اس آیۃ کی تفسیر

قال القرطبی قال مقاتل هذه الآیات الثلث نزلت ورسول الله عند سدرة المنتهی فتاخر جبرئیل فقال النبی صلے الله علیه وسلم اهٰهنا تفارقنی فقال ما استطیع ان اتقدم عن مکانی هٰذا فانزل الله حکایة عن قول الملائکة وما منا الا له مقام معلوم (فتح البیان صفحہ ۸۵ ج ۸)

ہوئی ہے ۔ اور فتح البیان میں علاوہ تفسیر مذکورہ قرطبی سے یہ بھی نقل کیا ہے ۔ کہ مقاتل کا قول ہے کہ یہ تینوں آیتیں اس وقت نازل ہوئی تھیں ۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ کے پاس پہنچے تھے ۔ اور جبرئیل وہاں سے ہٹنے لگے ۔ تو آپ نے فرمایا ۔ کہ اسی جگہ آپ مجھ سے جدا ہوتے ہیں ۔ انھوں نے جواب میں کہا ۔ کہ میری طاقت نہیں ۔ کہ میں اس مقام سے آگے بڑھوں ۔ تب پھر خدا تعالیٰ نے یہ قول جبرئیل نازل فرمایا ۔

ان اقوال مفسرین اور ان کے متمسک احادیث و آثار سے صاف ثابت ہے ۔ کہ مقام معلوم سے فرشتوں کے مقامات عبادت و درجات قرب و محبت وغیرہ ۔ و مراتب خدمات متعلقہ تدبیر عالم مراد ہیں ۔ اور ان کے قیام و سجود سے ان کے اوقات عبادت میں ان مختلف ہیئات کی حکایت ہے ۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے ۔ کہ جبرئیل وغیرہ ملائکہ آسمان سے

[1] ایسی ہی منشی احسن امروہی نے رسالہ تائید کو باب کادیانی کے صفحہ ۵ میں مقام معلوم کی تفسیر نقل کی ہے ۔

زمین پر آتے اور عبادت وغیرہ خدمات بجالاتے ہیں۔ وہ ایک جگہ سے دوسری جگہہ اور ایک جانب سے دوسری جانب کی طرف نقل وحرکت کرتے ہیں۔ نہ یہہ کہ وہ رہنے کی جگہہ قید کیے ہوئے ہیں۔ اور عبادت کی ایک ہیئت میں جکڑے ہوئے ہیں۔

اور فتح البیان کی عبارت میں مقاتل کے قول سے تو یہہ بھی ثابت ہے۔ کہ اگر اُن کے مقام سے ظاہری حسی آنے جانے کا مقام مراد لیا جاوے۔ تو بھی اس آیت سے یہہ مطرد نہیں۔ کہ وہ اس مقام سے نیچے نہیں اُترتے۔ یا دوسری جگہہ نہیں جاتے۔ جیسا کہ کادیانی نے ملحدانہ معنے کیے ہیں) بلکہ اس صورت میں اس آیۃ سے یہہ مراد ہے۔ کہ وہ اس مقام سے بڑہ نہیں سکتے اور اس سے اوپر نہیں جاسکتے۔ اس قول مقاتل نے کادیانی کو قتل کردیا۔ اور اسکے الحاد کی جڑہ کو کاٹ دیا۔ فالحمد للہ علے ذلک۔

یہہ اسکی نقلی دلائل کا ردو جواب ہے۔ اب اس کے عقلی دلیل کا جواب سنو۔ کادیانی نے جبرئیل کے ذاتی وحقیقی [illegible] مراد ہونے پر جو عقلی دلیل پیش کی ہے۔ اس دلیل کے مضمون کا اعادہ حسب عادت تطویل وتکرار اُسنے۔ کید نمبر (۱۰) میں بھی کیا۔ اور کید نمبر (۱۲) میں اُسپر کچھہ بڑہا دیا۔ اور یہہ کہا ہے۔ کہ جبرئیل کا حقیقی وجود تو مشرق سے مغرب تک پھیلا ہوا ہے۔ اور اُسکے بازو آسمانوں کے کنارے تک پہنچے ہوئے ہیں۔ پھر وہ مکہ ومدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ میں کیونکر سما گیا۔

اس دلیل کی تقریر سے کادیانی نے اپنا چھپا نیچری ہونا ظاہر کیا۔ اور اچھی طرح یقین دلا دیا ہے۔ کہ وہ اسلام کی ایسی باتوں کو۔ جنکی کُنہ وحقیقت وکیفیت سمجھہ میں نہیں آتی (جیسے خدا کی ذات وصفات کا وجود اور ملائکہ کا وجود۔ آسمانوں کا جسمانی وجود۔ دوزخ وبہشت کے جسمانی آلام ونعم شق القمر وغیرہ معجزات۔ قبر کا عذاب۔ جسمانی حشر وحساب وغیرہ) ہرگز نہیں مانتا۔ اور اس قسم کی باتوں کو ماننے کا اُسکا ظاہری اقرار محض منافقانہ ہے۔ جس سے مسلمانوں کو دام میں لانا اسکا مقصود ہے۔ اور اگر ان امور کو وہ درحقیقت

ماننا ہے۔ اور معہذا وہ ایسے امور کی کُنہ و کیفیت کا جاننا بھی ضروری سمجھتا ہے
چنانچہ اس کی اس دلیل عقلی سے مستفاد و مفہوم ہوتا ہے۔ تو وہ پہلے امور مذکور کی کُنہ
و کیفیت بتاوے۔ اور نہیں تو صرف چاند کی پھٹ جانے کی (جسکو وہ سرمہ چشم آریہ
میں ثابت کر چکا ہے) کیفیت ظاہر کرے۔ اسکو بھی رہنے دے وہ جبرئیل ہی کے
وجود۔ اور اسکے آسمان پر ہونے کے اور اسکے سورج (جسکو وہ توضیح مرام کے صفحہ ۸۵ میں
جبرئیل کا ہیڈ کوارٹر (صدر مقام) بتا چکا ہے) کے اندر۔ یا اوپر رہنے کی کیفیت بتاوے۔
تب ہمسے اسکے زمین پر آنے کی **کیفیت** پوچھے۔ اور اگر وہ کچھ بتا نہ سکے تو اس تحریر یا
اور ملحدانہ دلیل اور اسکے مندرجہ سوالات کو واپس لے۔ اور یہہ جان لے کہ وجود جبرئیل
اور ایسے ہی اور امور عالم ملکوت جو ہر ایک کے مشاہدہ میں نہیں آتے بلکہ انکو خاصکر انبیاء
و اصفیا ہی دیکھتے ہیں۔ متشابہات سے ہیں ایساہی جبرئیل کا نزول و صعود ہے۔
ایسے امور کی نسبت کیوں اور کیونکر کا سوال ہونا معقول (یعنے انکو ماننے والوں) کا

کام نہیں۔ ایسے سوالات وہی لوگ کرتے ہیں جو ان کے وجود سے منکر ہوتے ہیں۔
اسکی تائید میں ہم اسکا سابق کلام سرمہ چشم آریہ پیش کرتے ہیں۔ کادیانی اسکو دیکھکر
تھوڑی دیر کے لیے شرم و انصاف کو پیش نظر رکھکر کہے۔ کہ اس کلام کی شہادت سے نزول
جبرئیل کی نسبت وہ سوالات مذکورہ کرنے سے ان امور کا قطعی منکر بنتا ہے یا نہیں۔
آپ سرمہ چشم آریہ کے صفحہ ۱۲۷ میں فرماتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا
فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔ یعنے جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ کریں گے۔ ہم اُنکو وہ اپنی خاص
راہیں آپ دکھاوینگے جو مجرد عقل اور قیاس سے سمجھ میں نہیں آسکتیں اور درحقیقت خدا تعالےٰ نے
اپنے عجیب عالم کو تین حصہ پر منقسم کر دیا ہے۔
(۱) عالم ظاہر جو آنکھوں۔ اور کانوں اور دیگر حواس ظاہری کے ذریعہ اور آلات خارجی
کے توسل سے محسوس ہو سکتا ہے۔

56

(۲) عالم باطن جو عقل اور قیاس کے ذریعہ سے سمجھ میں آسکتا ہے۔

(۳) عالم باطن در باطن جو نادرک اور لا یدرک و فوق الخیالات عالم ہے۔ جو تھوڑے ہیں جو اس سے خبر رکھتے ہیں۔ وہ عالم غیب محض ہے۔ جس تک پہنچنے کے لیے عقلوں کو طاقت نہیں دی گئی۔ مگر ظن محض۔ اور اس عالم پر کشف اور وحی والہام کے ذریعہ اطلاع ملتی ہے۔ نہ اور کسی ذریعہ سے۔ عجائبات ص۱۲۹ اس عالم ثالث کی بے انتہا ہیں اور اسکے مقابل پر دوسرے عالم ایسے ہیں جیسے آفتاب کے مقابلہ میں ایک دانہ خشخاش۔ بہیات پر زور لگانا کہ اس عالم کے اسرار عقلی طاقت سے بالکل منکشف ہو جائیں۔ یہ ایسا ہے جیسے ایک انسان آنکھوں کو بند کر کے زور لگائے۔ کہ وہ قابلِ رویت چیزوں کو قوت شامہ ہی دیکھ لے۔ بلکہ عجائبات عالم باطن در باطن سے عقل ایسی حیران ہے۔ کہ کچھ دم نہیں مار سکتی۔ کہ یہ کیا بھید ہے۔ روحوں کی پیدائش پر انسان کیوں تعجب کرے۔ اس دنیا میں صاحب کشف پر ایسے ایسے اسرار ظاہر ہوتے ہیں کہ انکی کنہ کے سمجھنے میں عقل بکلی عاجز رہجاتی ہے۔ بعض اوقات صاحب کشف صدہا کوسوں کے فاصلہ سے باوجود حائل ہونے بے شمار حجابوں کے ایک چیز کو صاف دیکھ لیتا ہے۔ + + + اور سب سے ص۱۳۲ زیادہ تعجب کا یہ مقام ہے۔ کہ بعض اوقات صاحبِ کشف اپنی توجہ اور قوت کی تاثیر سے ایک دوسرے شخص پر باوجود صدہا کوسوں کی فاصلہ کے باذنہٖ تعالیٰ عالم بیداری میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ حالانکہ اُسکا عنصری جسم اپنے مقام سے جنبش نہیں کرتا۔ اور عقل کے رو سے ایک چیز کا دو جگہ ہونا محال ہے۔ سو وہ محال اس عالمِ ثالث میں ممکن الوقوع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح صدہا عجائبات کو عارف بچشمِ خود دیکھتا ہے۔ اور ان کور باطنو کے انکار سے تعجب پر تعجب کرتا ہے۔ جو اس عالم ثالث کی عجائبات سے قطعاً منکر ہیں"

کادیانی آپنے اس کلام کو جو اصول اسلام کے مطابق ہے۔ چشم حیا سے دیکھے۔ اور پھر انصاف سے کہے۔ کہ وہ اپنے ان سوالات سے وجود ملائکہ و جبرئیل اور انکے حقیقی نزول و صعود سے

منکر ہوتا ہے یا نہیں۔ نہیں تو اسکی کیا وجہ ہے۔ کیا جبرئیل اور اسکا نزول وصعود اور ایسے اور امور ملکوت تیسرے عالم باطن درباطن سے نہیں ہیں۔ بلکہ عالم اوّل و دوم سے ہیں جو حواس اور عقل میں آسکتے ہیں۔ ایسے ہیں تو وہ انکی کیفیت بیان کرے۔ اور اگر بیان نکر سکے تو انکا تیسرے عالم سے ہونا مان لے۔ اور اسپر اس قسم کے سوالات کرنیوالے کو منکر قرار دے کادیانی یہہ بھی خیال کرے۔ کہ خدا تعالیٰ عالم اول کے قبض وبسط پر قادر ہے لکڑی۔ لوہے۔ پیتل وغیرہ سبھی اس قسم کی چیزوں کو گرمی وسردی سے بڑھا و گھٹا دیتا ہے اسی اصول پر چاند کا دو ٹکڑے ہونا۔ اور پھر اُسکے ایک ٹکڑے کا مکّہ کے پہاڑ آگے اور ایک پیچھے ہو جانا۔ اہل اسلام میں مانا جاتا ہے۔ (چنانچہ صحیح مسلم کے صفحہ ۳۷۳ میں موجود ہے) باوجودیکہ چاند زمین سے کئی حصہ بڑا ہے۔ پھر وہ خدا تعالیٰ کو اس بات پر کیوں قادر نہیں مانتا۔ کہ وہ تیسرے عالم کی ایک چیز (وجود جبرئیل) میں یہہ قبض وبسط عمل میں لاکر اُسکو اس لائق کردے کہ وہ مکّہ کے افق شرقی میں سما سکے* دو یا یکدفعہ اصلی وجود سے جبرئیل کا زمین پر آنا تو اُسنے بھی مانا ہے۔ (چنانچہ اُسکے ... نمبر ۱۲) میں اسکا ذکر آئے گا۔

---

* اس احتمال وامکان کا مؤید شیخ الاسلام بلقینی کا وہ قول ہے جو فتح الباری میں شیخ ابن حجر نے نقل کیا ہے۔ فتح الباری میں پہلے امام الحرمین کا یہ قول نقل کیا ہے۔ کہ تمثل جبرئیل بصورت انسان کے یہ معنے ہیں کہ خدا تعالیٰ جبرئیل کی اصلی صورت سے اُس مقدار کو جو صورت انسان سے زائد ہے۔ فنا کر دیتا یا مٹا دیتا تھا۔ پھر ابن عبدالسلام کا یہ قول نقل کیا ہے کہ مقدار زائد کو فنا کرتا تھا۔ کیونکہ روح کی علیحدگی سے جسم کا مردہ ہونا عقلاً لازم نہیں ہے دیکھو شہیدوں کی ارواح انکے جسموں سے جدا ہوکر جا نوروں کے جوف میں جاتی ہیں پہر وہ اجسام مردہ نہیں ہوتے۔ پھر شیخ الاسلام بلقینی سے نقل کیا ہے۔ کہ تمثل ان ہی دو صورتوں میں منحصر نہیں جو امام الحرمین نے بیان کی ہیں ممکن ہے۔

> وقال شیخنا شیخ الاسلام ماذکرہ امام الحرمین لا ینحصر الحال فیہ بل یجوز ان یکون الاتی ھو جبرئیل بشکلہ الاصلے الا انہ انضم فصار علی قدر ھیئۃ الرجل واذا ترک ذلک عاد الی ھیئۃ ومثال ذلک القطن اذا جمع بعد ان کان منتفشا فانہ بالنفش یحصل لہ صورۃ کبیرۃ وذاتہ لم تتغیر

کہ جبرئیل اصلی صورت میں آتے ہوں مگر سکڑ کر انسان کی صورت میں ہو جاتے ہوں۔ پھر جب اس صورت کو ترک کرتے ہوں تو اصلی مقدار پر ہو جاتے ہوں اسکی مثال روئی ہے جب وہ دہنی جاتی ہے تو بڑی صورت معلوم ہوتی ہے اور جب اکٹھی کیجاتی ہے تو چھوٹی ہو جاتی ہے۔ پہر شیخ ابن حجر نے اپنا خیال بیان کیا اور کہا حق

57

پھر اس امر کا وقوع کئی دفعہ کیونا ممکن ہے۔ اور جبکہ حضرت جبرئیل کا بشکل انسان اور خاصکر دحیہ کلبی کی شکل میں متشکل ہوکر آنا ہوتا تھا۔ تو اس صورت میں کادیانی کے اس سوال کی سرے سے ہی گنجائش نہیں اس صورت سے جو اُس نے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ وہ وجود حقیقی نہ تھا۔ ظلی تھا۔ اسکا جواب ازالہ کید وکذب نمبر ۱۲ میں ہوگا۔ انشاء اللہ تعالے۔

وحی پہنچانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر جبرئیل علیہ السلام کے چلے نہ جانے پر کادیانی نے جو **دلیل اسمقام** میں پیش کی ہے۔ وہ **عقلی** ہے۔ اسکی تائیدات سے کید نمبر ۱۲ میں بزعم خود **نقلی دلائل** آثار سے بھی کی ہے۔ چنانچہ صفحہ ۱۲۳ میں وساوس کے کہا ہے شیخ عبدالحق صاحب مدارج النبوت کے صفحہ ۸۳ میں لکھتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کلمات وحی خفی ہیں۔ اور پھر اسی صفحہ میں لکھتے ہیں کہ اوزاعی حسان بن عطیہ سے روایت کرتا ہے۔ کہ نزول جبرئیل قرآن سے مخصوص نہیں۔ بلکہ ہر ایک سنت کا نزول جبرئیل سے ہے۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اجتہاد بھی وحی تھا۔

پھر صفحہ [illegible] میں لکھتے ہیں کہ صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک قول وفعل قلیل وکثیر صغیر وکبیر کو وحی سمجھتے اور اسپر عمل کرتے۔ کادیانی نے وساوس کے صفحہ ۱۱۱ متن میں اور صفحہ ۱۰ حاشیہ میں آیۃ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی سے بھی اس دلیل نقلی کی تائید میں استدلال کیا ہے۔ اس دلیل کے **عقلی حصہ کا رد** بضمن ازالہ کید نمبر (۷) صفحہ [illegible] میں گذر چکا ہے۔ کہ آنحضرت کی ذات برکات اور قلب حق طلب بلاواسطہ جبرئیل مہبط وحی خفی تھا۔ لہٰذا جبرئیل علیہ السلام چلے جانے کے بعد وہ فیض وحی سے محروم نہ رہتے تھے۔ بلکہ شب وروز خواب وبیداری میں وہ مورد فیض وحی رہتے تھے۔ اسی وجہ سے آپکے کلمات طیبات وخیالات زاکیات کو وحی سمجھا گیا ہے جبرئیل کے چلے جانے سے آپکو وحی الٰہی سے خالی قرار دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دشنام دینا ہے۔ جو بجز کادیانی۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بہانی دشمن ہے۔ اور جیسا مرتد وغیرہ کا کام نہیں ہے۔

اَبْ اس دلیل کے نقلی حصّہ کا ردّ سنو۔ اور خوب توجہ کرو۔ بے شک شیخ عبدالحق علیہ الرحمۃ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ کلمات کو وحی قرار دیا ہے۔ اور اسپر آیت قرآن ان ھو الا وحی یوحی سے استدلال کیا ہے۔ اور اس اثر حسان سے کہ آنحضرت م پر جبرئیل ء سنت کی وحی بھی لایا کرتے تھے تمسک کیا ہے۔ اور ہمارا بھی اسپر یقین و ایمان ہے۔ چنانچہ یہہ بات باستدلال آیۃ مذکورہ ہم صفحہ (۸۷) میں کہہ چکے ہیں۔ اور اثر حسان کو ہم اپنے رسالہ نمبر ۷ جلد ۱۴ کے صفحہ ۲۰۸ میں اس مدعا کی تائید میں معرض استدلال میں لاچکے ہیں۔ مگر وحی کو حضرت جبرئیل سے مخصوص کرنا۔ اور یہہ کہنا۔ کہ ہر ایک سنت کی وحی بھی جبرئیل ہی کے ذریعہ سے ہوتی تھی۔ ایک ایسا سفید جھوٹ اور ملحدانہ افترا ہے۔ جسکا اثر و نشان نہ اس آیۃ میں پایا جاتا ہے نہ حسان کے اثر میں نہ شیخ عبدالحق کی کلام میں۔ بلکہ آیۃ مذکور اس قید سے بے قید ہے۔ اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے۔ کہ وحی بلا واسطہ جبرئیل بھی ہوتے تھے۔ اور حضرت شیخ عبدالحق صاحب دہلوی نے بھی اس وحی کو مدارج النبوت کے اس مقام میں اور دیگر مقامات و تصنیفات میں [illegible] کادیانی نے شیخ عبدالحق صاحب کی کلام نقل کرنے میں سرقہ کیا ہے۔ اور حسان کے اثر میں ہر ایک سنت کا لفظ وارد نہیں۔ کادیانی نے ہر ایک سنت کا لفظ از خود ملا کر حسان پر اور شیخ عبدالحق صاحب پر اس نقل میں افترا کیا ہے۔ اثر حسان میں صرف اتنا پایا جاتا ہے۔ کہ حضرت جبرئیل سنت کی وحی بھی لاتے۔ جیسا قرآن کی لاتے تھے۔ اور کئی جگہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے احکام حدیث کی نسبت فرمادیا ہے۔ کہ یہہ حکم مجھے جبرئیل نے بتایا ہے۔ اس اثر میں یہہ نہیں پایا جاتا۔ کہ جو حکم حدیث ہے وہ جبرئیل ہی کے ذریعہ سے وحی کیا گیا ہے۔

اَبْ ہم شیخ عبدالحق صاحب کا اصل کلام جو آیات احادیث سے استدلال پر مشتمل ہے نقل کرتے ہیں۔ ؎ ”تا سیاہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد“۔

58

شیخ عبدالحق صاحب جلد دوم مدارج النبوت کے صفحہ ۸۲ میں فرماتے ہیں۔
ومراد بقول وے وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی قرآن ست واگرچہ
کلام وحدیث آنحضرت صلعم را مراد دارند کہ وحی خفی ست جز دو سہ موضع کہ آنرا استثنے دارند
کہ قصہ اساری بدر و قصہ ماریہ وعسل وتابیر نخل از ان جملہ ست وبداں تنبیہ واقعہ شدہ
است غیر درست ست وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی میگوید نیست
نطق او صادر از ہوا او نیست نطق او مگر وحی کہ فرستادہ میشود بوے در مواہب لدنیہ میگوید کہ
ایں بہتر ست از اعادہ ضمیر بقرآن زیرا کہ نطق بقرآن وسنت ہر دو وحیست قال اللہ تعالیٰ وانزل علیک
الکتاب والحکمۃ کتاب قرآن وحکمت سنت اوزاعی از حسان بن عطیہ آوردہ کہ گفت
نزول میکرد جبرئیل علیہ السلام بر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بسنت چنانکہ نزول مے کرد بروے
بقرآن کہ تعلیم مے کرد اورا ازینجا معلوم شد کہ نطق مخصوص بقرآن نیست بلکہ اجتہاد آنحضرت
را نیز وحی حق گفتہ اند۔ اور نیز جناب شیخ عبدالحق صاحب علیہ الرحمۃ مدارج النبوت
کے صفحہ [illegible] میں فرماتے ہیں۔ وصل بدانکہ علماء وحی را مراتب عدیدہ ذکر کردہ اول
رویا صالحہ چنانکہ در حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا آمدہ۔ کہ اول ما بدئ بہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الرویا الصالحۃ وفی روایۃ الیضا وکان لا یری رؤیا
الا جاءت مثل فلق الصبح۔ ودر کتب واقعہ شدہ کہ آں در شش ماہ بود ودر نبوت
ایں مدت سخن ہست واللہ اعلم۔ ثانی آنچناں بود کہ القاء میکرد جبرئیل در قلب شریف
نبوی علیہ السلام بے آنکہ ببیند اورا چنانکہ فرمود کہ روح القدس دمید در دل من کہ ہرگز نمیرد ہیچ
نفس تا بکمال وتمام نگیرد رزق خود را واستیفا نکند آنرا الحدیث روایت کردہ است ایں حدیث
را حاکم وتصحیح کردہ آنرا۔ ثالث آنکہ تمثل مے کرد جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را بصورت
مردے وخطاب مے کرد اورا تا یاد میگرفت بآنچہ مے فرمود۔ واکثر در صورت دحیہ کلبی رضی اللہ
عنہ مے آمد کہ صحابی بود از قبیلہ بنی کلب خوش روی در غایت حسن وجمال۔ گویند کہ چوں

وحیہ بتجارت مے برآمد زنان محل نشین نظارہ مے کردند اورا۔ و در تحقیق تمثل جبرئیل
علیہ السلام بصورت وحیہ کلام ست۔ اہل نظر اشکال مے آرند کہ چوں تمثل مے کرد جبرئیل
در صورت دحیہ روح جبرئیل کجا مے بود اگر در جسد شریف مے بود کہ مراورا ششصد جناح ست
کہ اصل صورت ست پس آنچہ مے آمد نزد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روح جبرئیل نبود و نہ جسد او
واگر دریں جسد مے بود۔ کہ صورت دحیہ ست واز جسد اصلی مفارقت کردہ دریں جسد مے آید۔
پس آیا مے مرد۔ جبرئیل بانتقال روح از جسد یا خالی میماند آں جسد از روح منتقلہ و بے روح
نیز نیست۔ و در مواہب لدنیہ از عینی کہ شارح بخاری ست حنفی المذہب گفت دور نیست
کہ نباشد انتقال روح موجب موت پس باقی ماند جسد و نقصان نہ پذیرد از مفارقت
وے چیزے۔ وانتقال روح بجسد ثانی ہمچو انتقال روح شہدا باشد باجواف طیور و موت
اجساد بمفارقت ارواح امرے واجب نیست عقلاً بلکہ بعادتے ست کہ جاری گردانیدہ ست
حق تعالی در بنی آدم و لازم نیست کہ در غیر بنی آدم ہمچنین باشد۔ بلکہ در بنی آدم نیز جائز ست عقلاً
و در [illegible] قدرت حق سبحانہ تعالی ایں کلام ظاہری ست کہ بعض علماء گفتہ اند [illegible] و نزد
اہل تحقیق کیفیت تمثل بصورت دحیہ آنست کہ صورت علمیہ دحیہ در ذہن جبرئیل بسبب قدرت
کاملہ و ارادت شاملہ کہ دارد افاضہ وجود خود براں صورت علمیہ بصفاتے کہ مراو راست نمودہ
خود را بصورت دحیہ نمودہ و ایں صورت علمیہ متلبس باں صفات موجود گردانید و جبرئیل در مقام
خود ثابت و کائن ست۔ بذات و صفات ملکی کہ دارد و دحیہ در جائے خود ست بصورتے
کہ داشت۔ ایں صورت متمثل نہ عین جبرئیل ست زیرا کہ جبرئیل حقیقتے دیگر دارد۔ و صورتے
دیگر و نہ غیر او ست زیرا کہ ہماں ذات و صفات جبرئیل ست کہ بایں صورت برآمدہ و متمثل گشتہ
چنانکہ اہل توحید در ظہور حق سبحانہ و تمثل وے بصورت عالم مے گویند و ہمیں طریق تمثل
روحانیات بصورت جسمانیات و تمثل حق بصورت بشر و تمثل بعض کمل اولیاء بصورت متعددہ
فی عالم و گاہے در غیر صورت دحیہ نیز مے آمد چنانکہ در حدیث جبرئیل در بیان اسلام و ایمان

واحسان آمده۔ **رابع** آنکہ مے آمد مثل **سلسلۃ الجرس** یعنے آواز درای کہ مفہوم نمیشود ازاں کلمات ومعانی مر غیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را وبود ایں قسم سخت ترین انواع وحی +++ **خامس** آنچناں بود کہ مے دید گاہے فرشتہ را بصورت اصلی کہ مراورا ششصد بازو بود ووحی میرسانید آنچہ خدا مے خواست۔ چنانچہ در سورۃ النجم مذکورست وگفتہ اند کہ ایں دوبار بود واللہ اعلم۔ **سادس** آنکہ وحی کرد اللہ تعالیٰ بروے درحالیکہ فوق سموات بود ووحی کردہ شد بروے صلوات خمس۔ **سابع** کلام کردن حضرت رب العزت جل جلالہ بیوساطت ملک چنانکہ تکلم کرد موسے علیہ السلام را۔ **ثامن** کلام کردن حق سبحانہ باوے آشکارا بے حجاب وظاہر آنست کہ وحی فوق سموات ازیں قبیل ست وصاحب مواہب گفتہ کہ ایں بنا بر قول کسیست کہ گوید دید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پروردگار خود را در شب معراج وایں مسئلہ اختلافیہ ہست۔"

شیخ عبدالحق صاحب کی اس کلام کو دیکھکر **ناظرین منصفین** عموماً اور کادیانی کے دام میں پھنسنے والے خصوصاً داد وانصاف دیں اور کہیں کہ کادیانی وحی کو جبریل امین سے مخصوص کرنے میں اور شیخ عبدالحق اور حسان ابن عطیہ سے اس بات کو نقل کرتے ہیں۔ کہ ہر ایک سنت کا نزول بھی جبریل ہی سے ہے۔ الحاد وسفید جھوٹ کا مرتکب ہوا ہے یا نہیں۔ اور اس جھوٹ سے کسکا منہ کالا ہوتا ہے۔ کادیانی نے شیخ کی کلام صفحہ ۴۴ کا ماحصل نقل کرنے میں شیخ پر ایک اور افترا کیا۔ اور سفید جھوٹ بولا ہے۔ جسکا بیان اسکے کید نمبر (۱۱) کے جواب میں آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

اب شیخ عبدالحق صاحب کی تائید میں اور محدثین کرام وعلماء عظام کا کلام نقل کرتے ہیں کیونکہ شاید شیخ کا پورا کلام مذکور شائع ہونے پر کادیانی شیخ صاحب سے بھی منکر ہو جاوے اور اس مضمون میں انکو متفرد کہے۔

صحیح بخاری کے صفحہ (۲) میں حدیث ہے۔ کہ حارث بن ہشام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

ان الحارث بن ہشام سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف یاتیک الوحی	وسلم سے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس وحی کیونکر آتی ہے۔ آپنے فرمایا۔

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احیانا
یاتینی مثل صلصلۃ الجرس وھو اشدہ علی
فیفصم عنی وقد وعیت عنہ ما قال
واحیانا یتمثل لی الملک رجلا فیکلمنی
فاعی ما یقول (صحیح بخاری ص ۲)

کبھی تو گھنٹی کی آواز سے - یہ وحی مجھ پر
بہت سخت گراں ہوتی ہے - جب یہ وحی
ہو چکتی ہے - تو مجھے یاد ہو جاتا ہے - جو
کہا تھا - کبھی فرشتہ آدمی بنکر میرے سامنے
متشکل ہو جاتا ہے - وہ مجھ سے کلام کرتا ہے
تو مجھے یاد ہو جاتا ہے -

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں اس حدیث کی شرح میں کہا ہے - بظاہر حدیث کے

واورد علی ما اقتضاہ ظاھر الحدیث
وھو ان الوحی منحصر فی الحالتین حالات
اُخری اما من صفۃ الوحی کمجیئہ کدوی
النحل - والنفث فی الروع - والالھام
والرؤیا الصالحۃ - والتکلیم لیلۃ الاسراء [illegible]
بلا واسطۃ - واما من صفۃ حامل الوحی
کمجیئہ فی صورتہ التی خلق علیھا لہ
ستمائۃ جناح ورویتہ علی کرسی بین
السماء والارض وقد سد الافق - والجواب
منع الحصر فی الحالتین المتقدم ذکرھما
وحملھما علی الغالب الخ (فتح الباری ص ۱۷ ج ۱)
واقسام الوحی الرؤیا الصالحۃ - ونزول
اسرافیل اول البعثۃ کما فی الطرق الصحاح -
(۲) واجتھادہ علیہ السلام فانہ صواب -

مفہوم حصر پر اعتراض کیا گیا ہے - کہ وحی ان
دو صورتوں میں منحصر نہیں - اور صورتوں سے
بھی ہوتی ہے - کبھی مکھی کی بھنبھناہٹ کی آواز سے
کبھی قلب نبوی میں ایک بات کو پھونک
[illegible] کبھی الہام سے کبھی [illegible]
خواب سے - کبھی بلا واسطہ غیر خدا تعالیٰ کے خود کلام
کرنے سے جیسا کہ معراج میں ہوا تھا وغیرہ وغیرہ
اسکا جواب یہ ہے - اس حدیث میں حصر کا مراد ہونا غیر
مسلم ہے - اسمیں صرف غالب صورتوں کا
بیان ہوا ہے - ایسا ہی قسطلانی نے شرح
بخاری میں کہا ہے - اور اسمیں ان تین
اقسام کو بھی بڑھایا ہے -
(۱) اسرافیل کا نزول جو بعثت سے پہلے ہوا تھا
(۲) آپکا اجتہاد جو قطعا درست ہوتا تھا -

60

ملک الجبال کا آنا اور یہ پیغام لانا۔ کہ آپ فرمائیں تو میں آپکے منکروں کو پہاڑ کے	قطعًا و مجئی ملك الجبال میلغامن اللہ (قسطلانی مختصرًا ص۶ ج۱)

نیچے کچل دوں (چنانچہ صفحہ (۱۰۳) میں منقول ہوا ہے۔)

اس وحی و الہام کے وسیع ہونے اور جبرئیل سے مخصوص ہونے پر ایک طرفہ شہادت کادیانی پر الزام قائم کرنے والی حجت (جس سے ناظرین کے رونگٹے کھڑے ہونگے) یہہ ہے۔ کہ کادیانی نے خود اس وحی کو وسیع کیا ہے۔ اور بلا واسطہ فرشتے خدا کی طرف سے اپنا صاحب وحی ہونا۔ اور خاص خدا کی کلام کا مخاطب ہونا تجویز کیا ہے۔ اور اسکے مقابلہ میں فرشتے کے وسیلہ سے وحی الہام کو جداگانہ قسم بنایا ہے۔ چنانچہ حصہ چہارم براہین کے صفحہ ۲۲۱ سے ۲۲۲ تک لفظ وحی والہام کا ہم معنے ہونا ثابت کرکے صفحہ ۲۲۳ میں لکھا ہے۔ صورت اول الہام۔ الہام کے منجملہ انکی صورتوں کی جن پر خداتعالے نے مجھ کو اطلاع دی ہے۔ یہہ ہے کہ جب خداتعالے امر غیبی کو بندہ پر ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ تو کبھی نرمی سے اور کبھی سختی سے بعض کلمات زبان پر کچھ تھوڑی غنودگی کی حالت میں ظاہر کردیتا ہے۔ اور وہ اس پہ شدت اور عنیف صورت میں زبان پر وارد ہوتے ہیں۔ جیسے گڑہی یعنی اولے۔ صفحہ ۲۲۴ اس قسم کے الہام بہی یعنی جو سخت و گراں صورت کے الفاظ خدا کی طرف سے زبان پر جاری ہوتے ہیں۔ بعض اوقات مجھ کو ہوتے رہے ہیں۔ (پہر اسکی ایک مثال بہ کلمہ بیان کیا۔ کہ بالفعل نہیں (یعنی ابہی لوگ چندہ سے تیری مدد کی طرف متوجہ نہونگے) دوسرے قسم کے الہام سے یعنے وہ جسمیں کچھ ملائمت سی کلمات زبان پر جاری ہوتے ہیں یہ الہام خداوند کریم نے مجھے کیا (جسمیں چندہ آنے کی بشارت تہی)۔ صفحہ ۲۳۶ صورت دوم الہام یہ کہ اللہ تعالے بندہ کو کسی امر غیبی پر بعد دعا اس بندہ کے یا خود بخود مطلع کرنا چاہتا ہے۔ تو ایکدفعہ بیہوشی اور غنودگی اسپر طاری کردیتا ہے۔ جس سے وہ بالکل اپنے تئیں بھول جاتا ہے۔ اس حالت سے وہ باہر آتا ہے تو اپنے اندر ہی کچھ ایسا مشاہدہ کرتا ہے جیسے ایک گونج پڑے۔ جب وہ

گونج فرو ہوجاتی ہے۔ تو اُسکو اپنے اندر ایک کلام موزون اور لطیف محسوس ہوجاتی ہے
اس حالت کو خدا تعالے اپنے بندہ پر وارد کر کے اسکی ہر ایک دعا کا اسکو جواب دیتا ہے۔
اسکی مثالیں ہمارے پاس بہت ہیں (پھر آپنے اس قسم کے الہامات کو بیان کیا۔ اور دل
کھولکر خدا پر افترا کیا۔ اور عربی عبارت میں ایسے الہامات از خود گھڑے۔ اور خدا تعالیٰ کیطرف سے
بتائے۔ جنکا ایک کلمہ اسپر صادق نہیں آتا۔ بلکہ انکا عکس صادق ہے)۔ **صورت سوم** صـ۲۴۷
الہام کی یہ ہے۔ کہ نرم اور آہستہ طور پر انسان کے قلب پر القا ہوتا ہے۔ + + + اور اسمیں
محسوس ہوتا ہے۔ کہ گویا غیب سے کسی نے وہ کلمہ دلمیں پھونک دیا۔ اور نہان متنبہ ہوجاتا
ہے۔ کہ خدا کی طرف سے یہ القا ہے۔ اس صورت کا الہام بھی اس عاجز کو بارہا ہوا ہے۔ **صورت** صـ۲۴۸
چہارم الہام کی یہ ہے۔ کہ رویا صادقہ میں کوئی امر خدا کی طرف سے منکشف ہوجاتا ہے یا کبھی
کوئی فرشتہ انسان کی شکل میں متشکل ہو کر کوئی غیبی بات بتلاتا ہے۔ (پھر اسکی تمثیل میں اپنی
خوابیں بیان کی ہیں)۔ **صورت پنجم** صـ۲۴۹ الہام کی وہ ہے جسکا انسان کے قلب سے کچھ تعلق نہیں
بلکہ خارج سے ایک آواز آتی ہے۔ انسان یہ آواز [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ کسی فرشتے نے آواز
دی ہے۔ مگر صورت دوم کی طرح اسمیں مکرر دعاؤں پر آواز کا سُنا جانا مشہود نہیں ہوا
(یعنے کادیانی نے نہیں دیکھا) بلکہ ایک ہی دفعہ کوئی فرشتہ ناگہاں آواز کرتا ہے۔ برخلاف صورت
دوم۔ کہ اسمیں اکثر کامل دعاؤں پر حضرت احدیت کی طرف سے جواب صادر ہونا مشہود ہوا
ہے (یعنی کادیانی نے سنا اور دیکھا ہے)۔ اور خواہ سو مرتبہ دعا اور سوال کرنے کا اتفاق ہو
اسکا جواب سو مرتبہ ہی حضرت فیاض مطلق کی طرف سے صادر ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ متواتر تجربہ
خود اس خاکسار کا اسبات کا شاہد ہے"۔ (اے کذاب دجال اگر تجھے خدا تعالے کی بارگاہ میں
ایسا دخل ہے۔ تو خدا تعالیٰ سے ان سوالات و مرادات کا جواب کیوں نہیں حاصل کرتا۔ جو
تجھسے لوگ پوچھتے ہیں اور طلب کرتے ہیں اور نہیں تو ان مرادات کا نہونا ہی پوچھکر
بتا دیتا اور سالہا سال لوگوں کو خراب ہونے اور منتظر جواب رہنے سے بچاتا۔ خصوصاً

ان لوگوں کو جنسے دعاؤں کے عوض میں روپیہ لیا کر حرام کر چکا ہے۔ جنکا ذکر صفحہ ۱۹۸۔۱۹۹ میں گذر چکا ہے۔
ان صورتوں میں سے کادیانی نے صرف صورت پنجم کے الہام کو فرشتہ سے مخصوص کیا ہے۔
اور صورت چہارم کو خدا تعالٰی اور فرشتے دونوں میں مشترک ٹھرایا ہے۔ اور پہلی تینوں صورتوں
کے الہام کو خاص خدا تعالے کی طرف سے قرار دیا ہے۔ اور صورت دوم میں تو فرشتہ کو خدا کے
مقابلہ میں ذکر کرکے اسکو بے دخل کیا ہے۔ جس ہر کس و ناکس کو بشرطیکہ اسکی آنکھ پر کادیانی کا
محبت اور کورانہ تقلید کا پردہ نہ پڑ گیا ہو۔ یقین ہو سکتا ہے۔ کہ کادیانی نے اپنے وحی الہام کو
جبرئیل یا کسی اور فرشتے کی وساطت سے مُقید و مخصوص نہیں کیا۔ اور اپنے آپکو وحی والہام
میں فرشتے کا محتاج نہیں ٹھرایا۔ بلکہ اپنے وحی کو وسیع کیا ہے۔ جبرئیل کو ایک طرف رکھ کر خود
خدا تعالٰی سے مخاطب ہونیکا دعوے کیا ہے۔ پہر جو اُسنے جناب عالی جناب ختمی مآب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے بلا واسطہ جبرئیل وحی الٰہی سے مشرف نہونے اور فیض وحی سے بکلی محروم
رہنے کا دعوی کیا ہے۔ یہہ آنحضرت کے مقابلہ میں کادیانی کی اپنی تعظیم و فوقیت اور آنحضرت
کی [illegible] مذمت نہیں تو اور کیا ہے۔ اور کون ایسا مسلمان ہے جسکے بدن پر یہہ بات
سنکر رونگٹے کھڑے نہونگے اور اس سے اُن مسلمانوں کے ایمان جوش میں نہ آئینگے؟۔

کادیانی نے یہہ اقسام وحی کتاب براہین احمدیہ میں اپنے لیے ثابت کیے۔ تو بعض علماء پنجاب نے
اسپر کفر کے فتوے لگائے اور وہ یہہ سمجھ گئے کہ یہہ شخص اپنے لیے نبوت کا مدعی ہے۔ مگر چونکہ
بیان وحی اقسام کے ضمن میں بصفحہ ۲۴۲ وغیرہ اسنے یہہ ظاہر کیا تہا۔ کہ یہ مرتبہ حقیقی طور پر آن
حضرت ہی کا ہے۔ اور وہ ظلی طور پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ادنے اُمتی ہونے کی وجہ سے
ان برکات کا محل ہے۔ لہذا خاکسار نے اسپر حُسن ظنی کرکے اسکو تکفیر سے بچایا۔ اور دہوکا کہایا
اور اسکی حمایت میں ریویو براہین احمدیہ لکہا۔ مجہے اسوقت تک اسکے خبث باطن کا (بحکم
ع کہ خبث نفس نگردد بسالہا معلوم) علم نہوا تھا۔ اور کیونکر ہوتا۔ جب تک کہ وہ اپنے مُنہ سے
اس نجاست کو جواب نکال رہا ہے نہ نکالتا۔ مجہے اِسکا یہہ حال و خیال اسوقت معلوم

بہادر کادیانی چھوٹا ہونے میں نہ آیا۔ یکم دسمبر کو اسنے ایک چوبیس صفحہ کا سبز اوراق کا رسالہ (جسکی سبزی کادیانی کی اندرونی سیاہی کی ایک نشانی ہے) اس مضمون کا جواب دیا۔ کہ مینے کب کہا تھا۔ کہ یہہ لڑکا وہی ہی۔ جسکا ۲۰ فروری کے اشتہار میں ذکر تھا اور یہہ عمر پانے والا ہی اور کہا کہ مینے تو اشتہار ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء میں صرف یہہ لکھا تھا کہ یہہ وہ لڑکا ہی جسکا ۸۔ اپریل کے اشتہار میں ذکر ہے۔ اور عقل وحیا کو پیش نظر رکھکر اتنا نہ سوچا کہ جس لڑکے کا ذکر ۸۔ اپریل کے اشتہار میں تھا وہ کونسا لڑکا تھا۔ ۸۔ اپریل کو کس لڑکے کی میعاد کی بابت اپنی ملہم سے آپنے دوبارہ انکشاف کا سوال کیا تھا اور کسکی بابت جواب ملا۔ آخر اسکا جواب یہی ہوگا۔ کہ وہی ۲۰۔ فروری کے اشتہار والا لڑکا تھا اسی کی مدت تولد سے سوال تھا۔ اور اسی سوال کے جواب میں اس لڑکا مژدہ سنایا گیا اور یہہ تو نہیں ہو سکتا کہ برطبق سوال از آسمان وجواب از ریسماں سوال تو ۲۰۔ فروری کے الہامی لڑکے کی مدت سے ہوا اور جواب میں کسی اور کی مدت بتائی گئی ہو۔ اور نہ یہہ سوچا کہ اس جواب کو گول مال بنانے کے لیے جو مینے دوسرا الہام گھڑ لیا تھا۔ کہ (۱) آنے والا یہی ہے (۲) یا ہم دوسرے کی راہ تکیں۔ اسکا دوسرا حصہ اس جواب کو گول مال بناتا ہے مگر اسکا پہلا حصہ صاف اشتہار کرتا ہے کہ یہہ لڑکا وہی [illegible] لڑکا ہے۔ لہذا یہہ الہام بھی ہمارے حق میں مفید اور اس امر کا متعین کرنیوالا ہی۔ کہ یہہ لڑکا وہی ہے اور [illegible]

قطع نظر اس سے ہم خود محقق متکلم بونہ بنکر اخبار شحنۂ ہند میں اور پرائیویٹ خطوں میں اور مجلسوں میں بیان کر چکے ہیں کہ تین کو چار کرنیوالا یہی ہے اور یہی لڑکا موعود معلوم ہوتا ہے اب ہم کیہ عقل اور حیا سے کام لیں اور نہیں تو اتنا ہی کہدیں کہ ہمنے جو اس لڑکے کو موعود سمجھا تھا۔ یہہ ہمارا فہم واجتہاد تھا۔ اسمیں ہمسے غلطی ہوئی ہے۔ مگر یہہ امر کادیانی اور اسکے اتباع سے کیونکر ہو سکتا تھا اپنے جھوٹ اور گناہ کا اقبال کرنا اور حق کو قبول کرنا تو موت سے زیادہ انپر سخت وناگوار ہے۔ لہذا انہوں نے اُلٹا اپنے معترضین کو الزام دیا اور چوبیس صفحہ رسالہ مذکور کو اسی بیان کی تائید میں اپنے نامہ اعمال کی طرح سیاہ کیا کہ ہمنے کب اور کہاں کہا تھا کہ یہہ لڑکا ۲۰ فروری کا اشتہاری لڑکا ہے۔ اور یہہ عمر پانے والا ہے۔ **الغرض** اس لڑکے کے مرجانے سے خدا تعالے نے

90

انکو جھوٹا کیا۔ تمام دنیا نے سفتری کہا۔ مگر وہ جھوٹا ہونے ہیں نہ آئے۔

اس لڑکے کے بعد دوسرا لڑکا اسکے گھر میں پیدا ہوا اسکو بھی الہامی موعود[سلہ] سمجھا گیا تھا۔ آج ۲۰ اپریل ۱۸۹۳ء کو تیسرا پیدا ہوا اب اسکو بھی مولود موعود سمجھا جاتا ہے۔ ان لڑکوں کی نسبت بھی کادیانی اور اسکے غالی پیرو اور اندھے مقلد پرائیویٹ طور پر دورخی باتیں کرتے رہے اور کہہ رہے ہیں جنسے اسکا مقصود یہہ ہے کہ اگر انہیں سے کوئی لڑکا جنیا رہا تو اسیکو مولود موعود بنایا جائیگا (گو واقع میں انہیں سے ایک بھی موعود نہیں ہو سکتا۔ نہ یہہ دو تو حمل والے سے قریب حمل ہی پیدا ہوچکے اور نہ یہہ تین کو چار کرنے والے ہو سکتے ہیں تین کو چار کرنے والا تو وہی تھا جس کے پہلے دو بڑے لڑکے اور ایک مردہ الہامی لڑکی ہوچکی تھی۔ یہہ تو چار کو پانچ یا چھ کو سات کرنے والے ہیں۔ کیونکہ یہہ بیرا ایک اور لڑکی پیدا ہو کر مرگئی ہے۔ اور بقیہ اوصاف اشتہار ۲۰ فروری سے بھی انمیں کوئی صفت پائی نہیں جاتی) اور اگر یہہ دونو مرگئے تو یہہ کہا جائیگا کہ ہمنے صاف طور پر انکو موعود اشتہار ۲۰ فروری میں نہیں کہا تھا۔ اس تیسرے لڑکے کی نسبت ایک بات قابل اظہار جو کادیانی کے دہوکہ بازیوں کی دوسری تازہ مثال ہے یہ ہے کہ تحریر ۱۹ اپریل ۱۸۹۳ء کی پشت پر اس لڑکے کی نسبت کادیانی نے یہ عبارت درج کی ہے۔

۲۰ اپریل ۱۸۹۳ء سے چار مہینے پہلے صفحہ ۲۶۶ آئینہ کمالات اسلام میں بقید تاریخ شایع ہوچکا ہے۔ کہ خدا تعالی نے ایک بیٹے کا اس عاجز سے وعدہ کیا ہے۔ جو عنقریب پیدا ہوگا اس پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں :- سیولد لک الولد ویدنی منک الفضل ان نوری قریب ترجمہ یعنے عنقریب تیرا لڑکا پیدا ہوگا اور فضل تیرے نزدیک کیا جائیگا۔ بیشک میرا نور قریب ہے۔ سو آج ۲۰ اپریل ۱۸۹۳ء کو وہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ یہ تو ظاہر ہے کہ انسان کو خود اپنی زندگی کا اعتبار نہیں۔ چہ جائیکہ یقینی اور قطعی طور پر یہ اشتہار دیوے۔ کہ ضرور عنقریب اسکے گھر میں بیٹا پیدا ہوگا۔ خاصکر ایسا شخص جو اس پیشگوئی کو اپنے صدق کی علامت ٹھہراتا ہے۔ اور تحدی کے طور پر پیش کرتا ہے۔ اب چاہیئے کہ شیخ محمد حسین اس بات کا بھی جواب دیں۔ کہ یہ پیشگوئی کیوں پوری ہوئی۔ کیا یہ استدراج ہے یا نجوم ہے۔ یا اتفاق ہے

سلہ دو ورقہ اشتہار مطبوعہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء جسکا عنوان تکمیل تبلیغ ہے ملاحظہ ہو۔

اور کیا سبب ہے کہ خدا تعالے بقول آپکے ایک دجال کی ایسی پیشگوئیاں پوری کرتا جاتا ہے۔ جنسے
اُس کی سچائی کی تصدیق ہوئی ہے۔ الراقم۔ غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور۔

اسمیں بھی ناظرین نظر غور انصاف کریں اور دیکھیں کہ کادیانی نے اسمیں کیسا سفید جھوٹا
بولا ہے۔ اور مصرعہ چہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد۔ کا مصداق و مصدق بنکر دکہایا
دسہنا وہ سچا بنا ہوا ہے۔ کبھی جھوٹا ہونے میں نہیں آئیگا۔

اس عبارت میں اسنے دو دعوی کیے ہیں۔ **ایک** یہہ کہ کتاب وساوس کے صفحہ ۲۶۲
میں وہ شائع کرچکا تہا کہ خدا تعالی نے اسکو ایک اور بیٹے کا وعدہ دیا ہے۔ دوسرا یہ کہ اسی صفحہ میں
اسکی مدت بقید تاریخ بتائی گئی تہی۔ اور یہہ دونو سفید جہوٹ ہیں۔ نہ اسنے وساوس کے صفحہ
مذکور میں بیٹا پیدا ہونے کا وعدہ درج کیا ہے۔ نہ اسکی کوئی مدت بتائی ہے۔ کتاب وساوس کے صفحہ ۲۶۲
میں صرف اسنے یہہ الہام نقل کیا ہے۔ سیولد لک الولد جسکا ٹہیک ترجمہ صرف یہہ ہے کہ تیرے یہاں
بچہ ہوگا۔ جو عرب اور ہند کے محاورہ میں عام لفظ ہے بیٹا اور بیٹی دونو پر بولا جاتا ہے۔
اس ظالم مفتری نے اس الہام کا ترجمہ بھی وساوس میں [illegible]
تو اسکا کچھہ داؤ چل جاتا۔ اور میعاد یا تاریخ کا تو اس صفحہ یا اگلے صفحہ میں نام و نشان نہیں صفحہ ۲۶۳
میں جس تاریخ اور میعاد کا ذکر ہے اسکو تولد فرزند سے کوئی تعلق نہیں وہ تو مباہلہ کو قبول کرنے یا نہ کرنے کو
مولویوں کے لیے میعاد بتائی گئی ہے۔ یہ دونو سفید جھوٹ برطبق دروغ گویم بر روے تو۔ بولکر کادیانی
اس بچہ کو اپنے الہام کا نتیجہ اور اپنی صداقت کی دلیل بنا بیٹھا ہے اور خاکسار سے یہ **سوال**
کرتا ہے کہ اگر میں ولی اور سچا پیشگو نہیں تو میری یہ پیشگوئی کیوں پوری ہوئی۔ **اسکا جواب**
یہہ ہے کہ نہ تمنے بیٹا پیدا ہونیکی پیشگوئی کی اور نہ خدا نے اسکی تصدیق کی۔ تمنے اپنی بی بی کا پانچ
مہینے کا حمل دیکھا تو اس سے سمجھہ لیا کہ تمہارے گہر میں بچہ (لڑکی یا لڑکا) پیدا ہوگا۔ پہر یہ الہام
گہڑ لیا۔ **تمام** دنیا کے لوگ مسلمان ہندو چوہڑے چمار اپنے گہروں میں حمل دیکھکر ایسا ہی کہدیا
کرتے ہیں اور امید رکھہ لیتے ہیں کہ ہمارے گہر میں بچہ پیدا ہوگا۔ **فرق** یہہ ہے کہ اور لوگ تو صرف

اپنا خیال ظاہر کرتے ہیں تمنے اس خیال کو عربی میں ادا کرکے خدا پر اسکا افترا کیا۔ پھر بتاؤ یہہ پیشگوئی ہوئی یا دروغ گوئی۔ آس لڑکے کی نسبت ہر شخص یہی کہیگا کہ وہ لڑکا معمولی طور پر پیدا ہوا۔ مگر تمنے اسکو جھوٹ بولکر الہامی بنالیا اور اسمیں دو سفید جھوٹ کا ارتکاب کیا۔ مگر پھر بھی ممکن نہیں کہ تم اپنے اس جھوٹ کو مانو۔ یا تمہارے خالی اتباع تمہارا جھوٹا ہونا تسلیم کریں۔

اب ہم اس مثال کو چھوڑکر اصل الہام ۲۰ فروری اور ۸ اپریل کی طرف متوجہ ہوتے ہیں ان الہاموں کی دعوے میں دو دفعہ تو کادیانی علیٰ رؤس الاشہاد جھوٹا ہو چکا ہے پہلے لڑکی پیدا ہونے سے دوسری دفعہ بشیر کے مرجانے سے اور دو دفعہ پر ابتک یعنے دوسری و تیسری لڑکی کی شرائط اشتہار کے مطابق پیدا نہ کرنے سے اور معہذا وہ اپنے حمقا اتباع میں سچے کا سچا بنا بیٹھا ہے۔ اور اب نو برس کی میعاد بہی گذرنے والی ہے جسمیں اسوقت صرف ایک سال اور نو مہینے باقی ہیں اور خدا بر حق سے جو ہمیشہ حق کا مؤید ہوتا ہے اور آخر باطل کو مضمحل اور باطل والونکو ذلیل کرنے والا ہے۔ ہر مسلمان کو کامل امید ہے کہ اس عرصہ ایک سال [illegible] ایسا ظاہر اور مبرہن کریگا کہ اس سے اسکے اکثر واہم او فتادہ حمقا بھی اسکے دام سے رہا ہو جائیں گے۔ اسبات پر مسلمان کو ایسا یقین ہے جیسا کہ اسلام کے برحق ہونے پر یقین ہے۔ باانیہمہ یہہ ایسا شیر بہادر ہے کہ وہ پھر بہی جھوٹا ہونے میں نہ آئیگا اور اپنے الہامات مذکورہ کی ایسی معانی اور تاویلات کریگا جس سے وہ اپنے آپکو بعض جاہلوں کی نظروں میں سچا بنائے رکھے۔ مثلاً میعاد نو سال کی نسبت یہہ کہدیگا کہ اس سے نہ قمری سال مراد ہیں نہ شمسی بلکہ آسمانی اور روحانی سال مراد ہیں جسکے معنے ہنوز ملہم نے مجھے نہیں بتائے بلکہ ان الفاظ میں اسنے ابھی معنے نہیں ڈالے وہ انکے معنے سوچ رہا ہے۔ لہذا ممکن ہے کہ اس سے ایسی مدت مراد ہو جسکی میعاد ہنوز باقی ہو۔ اور اسمیں کوئی نہ کوئی لڑکا پیدا ہو۔ یا انہیں لڑکوں میں سے اگر وہ سب مر گئے کسی کی نسبت یہ کہدیگا کہ صفات اشتہار ۲۰ فروری اس معنے سے اسمیں پائی جاتی تہی کہ اسمیں ان صفات کی

استعداد وقابلیت تھی چنانچہ منحوس متوفی لڑکے کی نسبت اشتہار سبز اوراق رسالہ مطبوعہ یکم دسمبر کے صفحہ ۷ میں کہدیا ہے کہ ہاں خدا تعالے نے بعض الہامات میں یہہ ہم پر ظاہر کیا تھا کہ یہ لڑکا جو فوت ہو گیا ہے ذاتی استعدادوں میں اعلیٰ درجہ کا ہے اور دنیوی جذبات بکلی اسکی فطرت سے مسلوب اور دین کی چمک اس میں بھری ہوئی ہے اور روشن فطرت اور عالی گوہر اور صدیقی روح اپنے اندر رکھتا ہی اور اسکا نام باران رحمت اور مبشر اور بشیر اور ید اللہ بجلال وجمال وغیرہ اسماء بھی ہیں سو جو کچھہ خدا تعالے نے اپنے الہامات کے ذریعہ سے اسکی صفات ظاہر کی یہ سب اسکی صفائی استعداد کے متعلق ہیں جن کے لیے ظہور فے الخارج کوئی ضروری امر نہیں'' یا یہ کہدیگا کہ ان صفات میں سے بعض صفات کا جیسے صاحب شوکت و دولت ہونا ظہور قیامت کو ہوگا۔ اور اسیروں کی رہائی پانے سے یہہ مراد ہے کہ وہ مر گئے اور انکے خادم عورتوں کی خدمت سے چھوٹ گئے اسی قسم کی وہ اور تاویلیں سنائیگا وہ کبھی چھوٹا ہونے میں نہ آئیگا۔

اس الہام ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی ایک اور تازہ نظیر اور آپ کی دہوکہ بازی اور افترا پردازی کی تیسری مثال [illegible] کادیانی کا وہ الہام ہے جو [illegible]

نسبت کادیانی کو ۲۹ شعبان کو ہوا تھا۔ جسکو وساوس کے صفحہ ۲۰۴ میں بالفاظ وعبارت ذیل کادیانی نے بیان کیا ہے۔

چند ماہ کا عرصہ ہوا ہے۔ جسکی تاریخ مجھے یاد نہیں کہ ایک مضمون میں نے میاں محمد حسین کا دیکھا جسمیں میری نسبت لکھا ہوا تھا۔ کہ یہ شخص کذاب اور دجال اور بے ایمان اور باایں ہمہ سخت نادان اور جاہل اور علوم دینیہ سے بیخبر ہے۔ تب میں جناب الٰہی میں رویا کہ میری مدد کر۔ تو اس دعا کے بعد الہام ہوا کہ ادعونی استجب لکم یعنے دعا کرو کہ میں قبول کرونگا۔ مگر میں بالطبع نافر تھا کہ کسی کے عذاب کے لیے دعا کروں آج جو ۲۹ شعبان ۱۳۱۰ھ ہے اس مضمون کے لکھنے کے وقت خدا تعالے نے دعا کے لیے دل کھولدیا۔ سو میں نے اس وقت اسی طرح سے رقت دل سے اس مقابلہ میں فتح پانے کے لیے دعا کی اور میرا دل کھل گیا۔ اور میں جانتا ہوں کہ قبول ہو گئی۔ اور

باقی برصفحہ ۱۸۵

92

ہیں جانتا ہوں کہ وہ الہام جو مجھ کو میاں بٹالوی کی نسبت ہوا تھا کہ انی مھین من اراد اہانتک وہ

اسی موقع کے لیے ہوا تھا جبنے اس مقابلہ کے لیے چالیس دن کا عرصہ ٹھہرا کر دعا کی ہے۔ اور وہی عرصہ میری

زبان پر جاری ہوا۔"

ناظرین آج ۱۳ شوال مطابق ۳۰۔ اپریل ہے جسمیں میعاد مقررہ کادیانی سے تین دن بڑھ گئے مگر میں اسوقت تحریر تک خدا کے فضل و انعام کا مورد ہوں۔ میری صحت اچھی ہے قوی سالم ہیں۔ اولاد میں کادیانی سے بڑھکر ہوں۔ جائز آمدنی کادیانی کی نسبت زیادہ رکھتا ہوں۔ گو ناجائز بدنی اسکی زیادہ ہے۔ مسلمانوں کی نظروں میں اور ان غیر اقوام کی اعیان کی نظروں میں جنکو کادیانی سے تعلق نہیں۔ میری خداداد عزت کو ترقی ہے۔ باقیات صالحات کر نیکے توفیق رفیق ہے۔ اگر خدا انکو قبول کرے تو میری نجات کے لیے کافی ہیں۔ آج کل میں اکثر چھ بجے صبح سے پانچ یا چھ بجے شام تک نصرت دین سید المرسلین اور رد کفریات کادیانی کے لیئے ایسی توفیق دیا جاتا ہوں کہ اس سے پہلے کبھی توفیق عطا ہوئی یاد نہیں۔ الغرض ان چالیس دن میں مجھے کسی قسم کی مصیبت نہیں پہنچی۔ ہر طرح کی فرحت صحت عافیت و توفیق شامل حال رہی ہے فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

اس سے صاف ثابت ہے کہ کادیانی کا وہ الہام شیطانی احتلام و سراسر کذب و بہتان و فریب ہے۔ مگر پھر بھی یہ ممکن نہیں کہ کادیانی اسکو جھوٹ مانے اور اپنا جھوٹا ہونا تسلیم کرے۔ وہ اپنے مریدوں کو یہ کہیگا اور غالب کہتا ہوگا کہ اس عذاب و اہانت سے یہ مراد ہے کہ اس نے ابتک میرے سوال کا جواب چھاپ کر نہیں بھیجا یا یہ کہدیگا۔ کہ اس عذاب سے روحانی عذاب مراد ہے جسکا ظہور قیامت کو ہوگا۔ یا کسی سے یہ سنکر کہ اسکی اولاد میں سے کسی کو بخار ہو گیا تھا۔ کسی کو زکام۔ یا یہ سنکر کہ ماہ رمضان میں اسکو بھوک اور پیاس بہت لگتی تھی۔ یہ کہدیگا کہ یہی عذاب جس کا اس الہام میں وعدہ دیا گیا تھا۔ الغرض اس الہام میں وہ جھوٹا ہو چکا ہے۔ ایک گروہ دنیا کا جو خاکسار کے حالات سے واقف ہے اسکو جھوٹا کہیگا مگر وہ اپنا جھوٹا ہونا قبول نکریگا۔ اور نہ اسکے حمقا اتباع اس الہام میں اسکو جھوٹا سمجھیں گے۔

ایک اور تازہ نظیر اور چوتھی مثال کادیانی کا لیکھرام پشاوری کی نسبت یہ الہام ہے کہ
چھ برس کے عرصہ میں وہ ایک شدید عذاب میں مبتلا ہو گا۔ جسکو اس نے ۲۰ فروری ۱۸۹۳ع
کی تحریر میں درج کر کے وساوس کے اخیر میں ملحق کیا ہے۔ اس الہام پر نہ صرف اسلام کے مخالف
بلکہ اکثر موافق ہنسی اُڑا رہے اور یہہ کہہ رہے ہیں کہ چھہ برس تو درکنار دنیا کے اکثر لوگوں کو ہر
سال بلکہ ہر مہینے کوئی نہ کوئی تکلیف شدید لاحق رہتی ہے۔ کسی کے پیٹ میں یا سر میں سخت
درد ہوتا ہے۔ کوئی دھوپ کی شدت میں مبتلا ہوتا ہے کسی کو شدید بخار لاحق ہوتا ہے۔
وعلی ہذا القیاس۔ اور اس قسم کی تکالیف کو عربی زبان میں عذاب شدید کہا جا سکتا ہے
پس اگر چھہ سال کا عرصہ گذر گیا اور لیکھرام اس قسم کے عذابوں سے بڑھکر کسی عذاب میں مبتلا
نہوا تو آریہ وغیرہ مخالفین اسلام بغلیں بجائیں گے۔ مگر کادیانی اور اسکی اتباع جھوٹا ہونے نہیں آئینگی
اور اگر لیکھرام کے پیے اس قسم کے عذابوں سے کوئی بڑھکر عذاب آنے والا ہے تو کادیانی اپنے
ملہم سے پوچھکر اس شخص [illegible] کیوں نہیں [illegible] اسکا جواب [illegible]
دیدیا اور تحریر مذکور کے مشتہر ہونے کے حاشیہ میں اسکو درج کیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ تمہارا خوشامدی اور
فرمانبردار نہیں ہے کہ وہ لمبی لمبی تقریریں کرے اسکی بشارتیں تو اکثر اشارات ہی ہوتے ہیں۔
یہہ **جواب** عذر بدتر از گناہ مصداق ہے اور مخالف و موافق دونوں کے نزدیک غلط اور سراسر مخالف
خدا تعالیٰ کے بشارات اور وعیدات جو منکروں کے مقابلہ میں ہوئے ہیں اکثر مبین و معین ہیں
اور اگر اکثر مبہم و غیر معین ہوتیں تو انبیا اور خدا پر ایمان لانے والوں کا نمبر بہت کم رہتا۔
کادیانی جسقدر مبہم بشارات و وعیدات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کرے اس سے دس حصہ
زیادہ مبین و معین بشارات و وعیدات ہم سے سن لے۔ **لمبی لمبی تقریریں** تو کادیانی
جیسے مبہم الہاما ت والوں کو کرنی پڑتی ہیں۔ مبین الہامات میں کہ وہ ایک دو لفظوں میں ادا ہو سکتا ہے
کہ مثلاً فلان شخص فلان تاریخ فلان مرض سے مر گیا۔ اسکے مقابلہ میں کادیانی کے مبہم الہامات
کو دیکھو۔ ان میں وہ نشیب و فراز ڈالتا اور آگا اور پیچھا سوچ کر کسقدر الفاظ و قیود بڑھاتا ہے اور اس سے

کسقدر طول ہوجاتا ہے۔

تعیین اگر فرمانبرداری وخوشامد میں داخل ہے تو کادیانی نے دیانند سرستی اور اندرمن مرادآبادی اور اسی لیکھرام پشاوری کی نسبت قضا وقدر کے متعلق بقید وقت وتاریخ پیشگوئی کرنے کا وعدہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء وغیرہ تحریرات میں کیوں کیا تھا۔ اسوقت وہ خدا تعالے کو اپنا فرمانبردار وخوشامدی سمجھ بیٹا تھا۔ تو اب اس فرمانبردار سے کیوں کام نہیں لیتا۔ اور اسی لیکھرام کی نسبت وہ وعدہ کیوں پورا نہیں کرتا۔ کادیانی کا یہہ بھی دعوے ہے کہ اگر وہ خدا تعالے سے سو دفعہ کچھہ پوچھتا ہے۔ تو وہ سو ہی دفعہ جواب دیتا ہے (چنانچہ صفحہ ۱۱ میں اس کی کتاب سے منقول ہوا) کیا اسوقت اور اس حالت میں خدا تعالیٰ اسکا خوشامدی وفرمانبردار متصور نہیں ہوتا۔ اور لیکھرام کا عذاب تعیین کرنے کے وقت نوکر وفرمانبردار قرار پاتا ہے۔ باوجودیکہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں وہ اس تعیین کا وعدہ بھی اسکو دے چکا ہے۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ الخ۔ اس سے ثابت ہوا کہ کادیانی کا یہ عذر کہ تعیین سے [illegible] وخوشامد اور طوالت لازم آتی ہے محض جھوٹا عذر ہے۔ اور درحقیقت کادیانی کے الہامات جنمیں کوئی بات تعیین کرکے نہیں بتائی جاتی اور ایک لفظ کی جگہہ دس لفظ بیچ اور فریب کے بھرے ہوئے لائے جاتے ہیں۔ خدا تعالے کی طرف سے نہیں ہیں بلکہ اسکے اپنے من گھڑت افترا ہیں جسمیں خدا اسکو ہمیشہ جھوٹا کرتا ہے۔ مگر وہ انمیں ایسی قیود و الفاظ لگا دیتا ہے۔ کہ انمیں تاویل کرکے جھوٹا ہونے سے بچ جاتا ہے۔

ایک اور تازہ **نظیر** اور **پانچویں مثال** **شیخ مہر علی** صاحب رئیس ہوشیارپور کی نسبت کادیانی کی وہ گیدڑ بھبکی ہے جسکو تحریر مذکور میں صفحہ ۵ سے ۸ تک اسنے درج کیا ہے۔ وہ بھی اسی قسم کا الہام ہے کہ اسمیں کادیانی جھوٹا ہوکر بھی جھوٹا ہونے میں نہ آئیگا۔

اس تحریر کو صفحہ ۵ سے ۸ تک ناظرین ملاحظہ فرمائیں گے تو اس الہام میں اور رہائی شیخ مہر علی صاحب کی نسبت سابق الہام کے دعوی میں کادیانی کے جھوٹ اور فریب کا یقین کریں گے۔

ہم اس الہام کے متعلق مضمون آئندہ میں **مفصل** بحث کرنا چاہتے ہیں لہذا اس مقام

ہیں اسکی نسبت کچھ نہیں کہتے۔ **ہاں شیخ** صاحب کی **خدمت** میں برادرانہ اور ناصحانہ **التماس** کرتے ہیں کہ وہ کادیانی کی اس گیدڑ بھبکی سے نہ ڈریں اور یقین رکھیں کہ خدا تعالیٰ کا فرو دین کے دشمنوں۔ کذابوں۔ مکاروں کے کہنے سے اپنے بندوں اور اپنے حبیب کے امتیوں کو کسی قسم کی تکلیف ہرگز نہیں پہنچائیگا۔ اور اگر ہو سکے تو کادیانی کی اس تحریر پر جو انکے حق میں اسنے لکھی ہے۔ اور اسمیں نامناسب الفاظ درج کیے ہیں قانونی چارہ جوئی کریں تاکہ اس مسیح وقت کے فیض صحبت و شرف الہامات سے **جیلخانہ** والے بھی فیض یاب ہوں۔ یہ خاکسار بھی اس فکر میں ہے، مگر ہنوز بعض موانع موجب التوا ہیں۔

ایک اور **نظیر** اور **پانچویں** مثال ڈاکٹر جگن ناتھ کے مقابلہ میں کادیانی کا نشان نمائی کا دعویٰ ہے۔ جسمیں وہ جھوٹا ہو چکا ہے۔ مگر جھوٹا ہونے میں نہیں آتا۔ اس کی تفصیل کا بھی یہ موقع نہیں۔ وہ پھر سہی۔ **اس قسم** کے جھوٹ اور فریب کے بھرے ہوئے اور سعہذا کادیانی کو سچا بنانیوالے الہامات کادیانی اور بہت ہیں۔ جن سب کو بالاستیعاب ذکر کرنے کے لیے ایک دفتر چاہیے۔ اور بہت سا وقت۔ انہیں الہامات کو دیکھکر اے حضرات ناظرین اور حق کے طالبین

خاکسار نے اشاعت الہام مندرجہ مذکور کو اشاعۃ السنۃ میں محدود کیا اور قبل از اشاعت اسکے

الفاظ وقیود کو دیکھ لینا اور اسکے معانی کی شرح کادیانی سے کرا لینا ضرور سمجھا ہے۔ اور اگر قبل از ملاحظہ و تحقیق الفاظ و تعیین مراد اسکو اس الہام کے چھاپنے کی غیر محدود اجازت دیجائے۔ تو اس سے عام مسلمانوں میں وہی فتنہ پھیلے گا جو اسکے پہلے الہامات سے پھیل رہا ہے۔ انھی عوام اہل اسلام کے بہک جانے کا مجھے اس الہام کی عام اجازت اشاعت دینے سے خوف واندیشہ ہے اپنی ذات کے لیے تو مجھے اسکا اتنا ہی خوف واندیشہ نہیں ہے جیسے شیر کو مچھر کے کاٹنے کا خوف ہو۔ **کادیانی** جو عدم اجازت عام سے میرا اپنی ذات کے لئے خوف نکالتا۔ اور اپنے دام افتادہ حمقا کو اسکا یقین دلاتا ہے۔ تو اسکی وقاحت اور اس کے ان اتباع کی حماقت ہے۔ میں اپنی ذات کے لیے اس سے کچھ خوف رکھتا تو پھر اسکا پیرو کیوں نہو جاتا۔ اور

اسکو کافر و زندیق سمجھکر رات دن اسکے ردّ و تعاقب میں کیوں مصروف رہتا۔

تیسری درخواست بالمقابلہ عربی میں تفسیر قرآن لکھنے کا جواب

(جو اعاذہ کا نمبر ۴ ہے)

نقل درخواست

یہہ درخواست وساوس کے صفحہ ۶۰۲ میں کادیانی نے کی ہے اسکو ہم اسیکے الفاظ و عبارت سے نقل کرتے ہیں۔ اپنی طرف سے صرف اسکی شروط و قیود پر نمبر لگاتے ہیں کادیانی صاحب لکھتے ہیں اِس فیصلہ کے لیے احسن انتظام یوں ہو سکتا ہے۔ کہ ایک مختصر جلسہ ہوکر منصفان[1] تجویز کردہ چند سورتیں قرآن کی جنکی عبارت اسّی[2] آیت سے کم نہو تفسیر کے لیے منتخب کرکے پیش کریں۔ اور پھر بطور[3] قرعہ اندازی کے ایک سورت ان میں سے نکالکر اسی کی تفسیر معیار امتحان ٹھہرائی جاوے اور اس تفسیر کے لیے یہہ امر لازمی ٹھہرایا جائے۔ کہ بلیغ[4] فصیح زبان عربی اور مقفا عبارت میں قلمبند ہو۔ اور وہ دس[5] جز سے کم نہو۔ اور جسقدر اس میں حقائق و معارف لکھے جایئں وہ نقل عبارت کی طرح نہو۔ بلکہ معارف جدیدہ اور لطائف غریبہ ہوں جو کسی دوسری کتاب میں پائے نہ جائیں۔ اور باایں[7] ہمہ اصل تعلیم قرآن سے مخالف نہوں۔ بلکہ اُنکی قوت اور شوکت ظاہر کرنے والی ہوں۔ اور کتاب[8] کے اخیر میں سو شعر لطیف بلیغ اور فصیح عربی میں نعت اور مدح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں بطور قصیدہ درج ہوں۔ اور جس[9] بحر میں وہ شعر ہوں وہ بحر بھی بطور قرعہ اندازی کے اُسی جلسہ میں تجویز کیا جائے۔ اور فریقین کو اِس کام کے لیے چالیس[10] دن کی مہلت دیجائے"۔

سلہ - ناظرین - دیکھو یہ دس شرطیں ہیں جیسا کہ ہمنے صفحہ (۶۲) میں عرض کیا تہا۔ یا صرف تین جیسا کہ کادیانی نے تحریر ۱۹ - اپریل ۱۸۹۳ء میں کہا ہے۔

اسکا جواب

یہ درخواست کادیانی کی کوئی نئی درخواست نہیں ہے پہلے بھی وہ اپنے آسمانی فیصلہ کے صفحہ ۱۲ میں یہ درخواست کرچکا ہے - اور اسکا جواب دنداں شکن جواب فیصلہ میں صفحہ ۲۷ وغیرہ نمبر ۱ جلد ۱۴ میں دیا گیا ہے - اور چونکہ کادیانی کو ایسے معتقد اور اسکی تصانیف کے ایسے ناظر مل گئے ہیں جو علم وفہم سے محض کوری ہیں - وہ کادیانی کے نئے رنگوں کو (جو گرگٹ کیطرح وہ بدلتا ہے) پہچان نہیں سکتے اور یہ نہیں جانتے کہ یہ تو وہی پرانا ڈھکوسلہ ہے - جو آسمانی فیصلہ کے صفحہ ۱۲ میں کادیانی دکھا چکا ہے - اور اسکا جواب بھی اسکو کافی وشافی مل چکا ہے - لہذا اس نئے پیرایہ اور نئے رنگ کا جواب اسکے رنگ اور پیرایہ میں دیا جاتا ہے ؎
بہر رنگے کہ مے آئی شناسم -

اور وہ یہ ہے

کادیانی صاحب میں آپکے مقابلہ میں عربی میں تفسیر قرآن لکھنے کو حاضر ہوں - حاضر ہوں - حاضر ہوں - جب چاہیں اور جس مقام میں (بجز قادیان جسکی وجہ سے تمنا بیان ہو چکی ہے) لاہور میں خواہ بٹالہ میں جہاں چاہیں مجھے بلا لیں میں فوراً حاضر ہو جاؤنگا - اور چونکہ آپ ہی اس مقابلہ کے مدعی بنے ہیں - لہذا آپ ہی پر اس مجلس کا اہتمام وانتظام واجب ہے - آپ شوق سے انعقاد مجلس کا اہتمام کریں اور مجھے جلد بلا دیں اور اگر آپنے پسند کیا یا اکثر ارکان مجلس نے پسند کر لیا تو اسی مجلس میں پہلے آپ کی سابق تحریرات عربی خصوصاً خطبہ وساوس کو جسپر آپ کو اور آپکے تمام اتباع کو بڑا ناز ہے پیش کیا جائیگا - اور ایسا ہی آپکے سابق بیان کردہ اسرار ومعارف حقائق قرآن کو جو اپنے رسالہ فتح اسلام توضیح مرام - ازالہ اوہام اور وساوس میں بیان کئے ہیں - اسی مجلس علما میں پیش کیا جاویگا - ان عبارات کی کریہہ عربی کو سنکر اگر حاضرین باذاق کو متلی شروع ہو گئی اور میرے بیان سے اور بھی ان عبارات میں آپ کی غلطیاں صرفی ونحوی ادبی ثابت ہو گئیں اور آپکے سابق اسرار وحقائق کا کفر والحاد ہونا ثابت ہو گیا - تو پھر آپکو دوبارہ امتحان دینے کے لیے عبارت آرائی اور حقائق فرمائی کی تکلیف اٹھانے

اور چالیس روز تک اس تکلیف کے لیے کسی جگہ مقید رہنے کی حاجت نہ ہوگی اور آپکی حقیقت کسی نا کس کو معلوم ہو جاویگی۔ اور اگر اس مجلس میں آپ کی سابق عربی دانی درصحیح عربی بن گئی اور آپکی اسرار و حقائق کی حقانیت ثابت ہوگئی تو میں آپکے مقابلہ میں عربی میں تفسیر لکھو نگا (اگر آپکی سابق عربی دانی و اسرار بیانی کی ہیبت دل پر بیٹھی تو) میں آپکے مقابلہ سے عاجز ہو کر آپکو اسی مجلس میں بڑا عالم عربیت ادیب اور نکتہ رس حقیقت شناس مان لونگا۔ اور آپکو جاہل سمجھنے میں غلطی کا اقرار کرونگا۔ اب آپ اس مجلس کے انتظام و اہتمام میں توقف نکریں ورنہ اب کوئی عذر و چون و چرا انعقاد مجلس میں عمل میں نہ لاویں۔ اور اگر میری گذارش مذکور میں آپکو کچھ عذر ہو تو اس عذر کو اسی مجلس میں پیش کریں اور اسی مجلس کے تصفیہ پر راضی ہو جائیں جیسا کہ خاکسار اس گذارش کی منظوری و عدم منظوری کی بابت اسی مجلس کے غلبہ رائے پر راضی ہو گیا ہے مجلس سے پہلے اس عذر کو بذریعہ تحریر پیش کر کے ایک درازی تحریری بحث شروع نکردیں۔ جس سے مطلب و مقصود دور پڑ جانیکا اندیشہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے آپ کی کسی شرط میں بالفعل گفتگو نہیں کی حالانکہ بہت سی شروط انمیں محل کلام ہیں۔ اس کلام نکرنے سے مجھے یہی خوف مانع ہوا ہے کہ مبادا ان شروط میں بحث شروع ہو کر دور جا پڑے اور اصل مطلب ہاتھ سے جاتا رہے۔ اسی مجلس میں جو شرط محل کلام ہوگی اسکو بھی سب کے اسکا حاضرین کی کثرت رائے سے فیصلہ کرایا جاویگا انشاء اللہ تعالےٰ۔

ایک یہ گذارش بھی نامناسب نہیں ہے۔ اور امید ہے، کہ ہر ایک صاحب انصاف و بصیرت اسکو پسند کریگا کہ اس مجلس کے ارکان خصوصاً حضرات منصفین عربی علوم سے ماہر ہوں اور دین کے پابند اور علوم دین سے باخبر۔ صرف نیچری یا صرف مغربی علوم انگریزی وغیرہ کے مولوی ارکان مجلس او منصف نہوں ایسے لوگ ارکان منصف ہونگے تو وہ انصاف و موازنہ کیا کرینگے۔ ایسے لوگ تو حق کو ناحق کرینگے اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کرینگے۔ جیسا کہ شاعر نے کہا ہے۔ ؎ اذا کان الغراب دلیل قوم ❊ سیہدیہم طریق الہالکینا ❊

آپکے خطاب میں اس درخواست کے متعلق صرف اسقدر گذارش کرنا تھا۔ ذیل میں اپنے ناظرین اور آپکے اتباع میں سے بعض حق کے طالبین کی خدمت میں کچھ گذارش کیا جاتا ہے۔ حضرات آپ جانتے ہیں؟ یہ درخواست کادیانی کی کیسی ہے۔ اور یہ کیوں مجھسے درخواست کی گئی ہے۔ آپ پر روشن ہے کہ یہ درخواست ہماری ان ۸۵ سوالات کے جواب میں پیش ہوئی ہے جو ہم نے کادیانی کی پیشگوئی متعلق موت خسر فرضی کے متعلق اپنی مراسلت نمبری ۲۰ مورخہ ۹ جنوری ۱۳۱۲ھ میں کادیانی پر کئے تھے۔ کادیانی سے ان سوالات کے جواب میں کچھ بن نہ پڑا۔ تو انکے مقابلہ میں یہ دعوے

کیاکہ آؤ ہمسے عربی ہیں اور شاعری میں مقابلہ کرلو۔ اس جواب کو دیکھکر مجھے ایک نقل یاد آئی جو مینے ایک معمر شخص میاں نظام الدین مرحوم ساکن محلہ سید مٹھہ لاہور سے سنی تھی۔ کہ کسی پیر مرد نے ایک جوان عورت سے نکاح کیا تھا۔ جب سپیشل ڈیوٹی (خدمت خاص) کا وقت آیا تو آپ سے کچھ نہو سکا۔ اسپر اس عورت نے انکو شرمندہ کیا تو آپ اسکو مقابلہ ہاتھہ پنجہ کا کرنیکے لئے بلاکر فرماتے کیا ہیں۔ کہ آؤ در امردوں سے پنجہ تو لڑاؤ۔ یہی حال کادیانی کا اس جواب کا ہے۔ ہمارے ۸۵ سوال کا جواب صواب دیکر پیشگوئی متعلق موت خسر فرضی کا الہامی ہونا آپ ثابت نکر سکے تو آپ فرماتے ہیں آؤ عربی ور شاعری میں تو میرا مقابلہ کرو۔ اسکے جواب میں ادب سے عرض ہے کہ اس مقابلہ کے لئے ہم حاضر ہیں۔ مگر آپ پہلے میرے ان سولات کا جواب تو دیں مثلاً اگر آپ نجوم۔ رمل۔ جفر۔ مسمریزم نہیں جانتے اور ان لوگوں سے جنکا سوالات میں ذکر ہے آپ نے کچھہ نہیں سیکھہ تو صاف انکار کریں۔ اور پہر ان اعتراضات کا جواب دیں جو اس انکار پر وارد ہوتے ہیں اور ہونگے۔ اور اگر جانتے ہیں تو صاف اقبال کرکے یہ مان لیں کہ اس حالت میں آپکی اس پیشگوئی کا الہامی ہونا متعین و متیقن نہیں رہتا۔ اسی طرح جملہ سوالات کے جواب دیکر ان نتایج و اعتراضات کو جو ان جوابات سے پیدا ہوتے ہیں قبول کریں یا انکا جواب دیں اور اگر آپ ان سولات کے جواب سے عاجز ہیں اور اس پیشگوئی متعلق موت خسر فرضی کا الہامی ہونا ثابت نہیں کر سکتے تو اس امر کا صاف اقرار کریں اور اس پیشگوئی کو واپس لیں اسکے بعد بالمقابلہ عربی میں تفسیر لکھنے کو اپنے ملہم و مؤید ہونے کی دلیل بتا دیں۔ یا کوئی دلیل اپنے الہامی اور مؤید من اللہ ہونیکی پیش کریں۔ اسکے کیا معنے اور کیا وجہ کہ جس پیشگوئی کے الہامی ہونے میں پہلی بحث درپیش ہے۔ اور اسپر ہمنے ۸۵ سوالات کئے ہیں انکو بلا جواب چھوڑ کر آپ بحث کو دوسری طرف لیجاتے ہیں کیا دنیا کے سبھی لوگ آپکے دام افتادہ حمقا کیطرح عقل و فہم و انصاف سے بالکل معری ہو گئے ہیں۔ کہ وہ آپکے اس داؤ کو نہ سمجھینگے اور آپکی اس درخواست کو [illegible] قبولیت و جواب خیال کرینگے ہرگز نہیں [illegible] ناظرین [illegible] طالبین [illegible] کادیانی تو [illegible] دانستہ یہہ دہوکہ دیرہا ہے۔ وہ اسبات کو کب مانیگا۔ آپ لوگ اپنے خداداد فہم و انصاف سے کام لیں اور اس دہوکہ بازی میں اسکو ملزم کریں۔ وہ نہ مانے تو اسکے دجال ہونیکا یقین کریں اس درخواست کی وجہ اور حقیقت ناظرین کو معلوم ہوئی تو اب انکو معلوم ہو کہ تحریر متضمن درخواست مذکور میں کادیانی نے عجیب روباہ بازی کی ہے منجملہ ہمارے ۸۵ سوالات کے صرف ایک سوال کا قطعی جواب دیا ہے اور چار سوالات کے جواب میں صرف روباہ بازی سے کام لیا۔ اور ناواقف مسلمانوں کو دہوکہ دیا ہے لہذا اس تحریر کا جواب ایک مستقل اور جداگانہ مضمون میں دینا مناسب ہے جو ذیل میں معروض ہے۔

کادیانی کی پردہ دری

ہمارے سوالات کے جواب سے اس کی درماندگی

اور

اس درماندگی کی وجہ سے اسکا رجوع بہ فحش گوئی و دشنام دہی

جو اعادہ رحمانی رد وساوس کادیانی کا نمبر ۵ ہے

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد ✤ میلش اندر طعنۂ پاکاں کند
چو محبت نماند جفا جوے را ✤ بپر خاش بر ظلم نہد روے را

96

کادیانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح علیہ السلام کی جناب میں طعن و بے ادبی کو حد کمال تک پہنچا یا اور خدا تعالیٰ پر نسبت افترا پردازی کا کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا۔ تو خدا تعالیٰ نے اسکا پردہ پھاڑ دیا۔ اور اسکا بھانڈا پھوڑ دیا۔ اور اپنے خادم دین اشاعۃ السنۃ النبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کو اسکی پردہ دری کے لیے مامور و موفق کیا۔ اور تائید غیبی سے اسباب اسکو بہم پہنچا کر مفتوح کر دیا۔ ادھر کادیانی کے دل میں یہ ڈالدیا کہ وہ اشاعۃ السنہ کے منہ آوے اور اُس سے چھیڑ چھاڑ کرتا رہے۔ اور اپنی پردہ دری کراتا رہے۔ اس قرارداد قضا و قدر کے مطابق کادیانی نے پہلے آنجر ایک مسند الہام (یا یوں کہو کہ شیطانی الہام) کا گڈ سنایا۔ اسکا جواب دندان شکن پایا تو پیشگوئی متعلق موت خسر فرضی کو اسنے شاعۃ السنہ کے سامنے پیش کیا۔ اسپر اشاعۃ السنہ نمبر ۲ و ۳ جلد ۱۵ میں ۵۸ سوالات کا جرح کیا گیا۔ تو اس سے کادیانی بالکل مجروح و مذبوح ہوگیا۔ اس حالت مجروحی میں جو اس سے حرکت مذبوحی ہوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اسنے ان ۵۸ سوالات میں سے صرف ایک سوال کا قطعی جواب دیا۔ اور ۴ سوالات کے جواب میں روباہ بازی سے کام لیا۔ اور آیندہ اس بحث کو ٹلا کر ایک یہ نیا سوال پیش کر دیا کہ آؤ مجھ سے عربی میں اور شاعری میں مقابلہ کرلو۔ اس نئے سوال کا جواب اعادہ نمبر میں بصفحہ (۱۰۹) دیا گیا ہے۔

اس ایک سوال (نمبری ۱۴) کا جواب جو اسنے قطعی دیا ہے۔ وہ یہ ہے جو وساوس کے صفحہ ۱۰ میں درج ہے۔ کہ "میں نے آپکی نسبت باون ۵۲ سال کی عمر کو پہونچکر فوت ہونے کی پیش گوئی ہرگز نہیں کی"۔ اور اسکے ساتھ دو گالیاں بھی سنا دی ہیں۔

اسکا ازالہ اور اسکے ضرر سے اعادہ

گالیوں کے جواب کا ابھی وقت نہیں آیا۔ رہا جواب انکار سو یہ ہے کہ آپ لاہور میں ایک مجلس میں آنا منظور کریں۔ اسمیں آپکے ان چھپے حواریوں کی جو یہ پیش گوئی آپکی طرف سے ظاہر کر چکے ہیں۔ اظہار دیانت ثقات کی شہادت کو پیش کیا جائیگا۔ وہ شہادت سچی اور شرعاً معتبر ثابت ہوئی تو آپ پر جھوٹ کا الزام قائم ہوگا۔ یا آپکے ان حواریوں پر۔ بہرحال ہمارا چھوٹا کہیں نہ جائیگا۔ آپ نہیں یا آپکا کوئی حواری۔ تشق دوم آپکا اسسے بیزار ہونا آپکے دعوی ولایت و مسیحائیت و مجددیت کو بٹہ لگائیگا۔ جن چار سوالات کا جواب کادیانی نے غیر صحیح اور دہوکہ کی آڑ میں دیا ہے اور اسمیں روباہ بازی سے کام لیا ہے۔ ازانجملہ سوال نمبر ۷ ہے جو رسالہ کے صفحہ ۲۶ میں منقول ہے

انکے جواب میں کادیانی نے کذب صریح سے کام لیا ہے اور مسلمانوں کو دہوکہ دیا۔ نمبر ۹ کے جواب میں ہفوات وساوس کے صفحہ ۶
میں کہا ہی اس سوال سے معترض نادان کی یہہ غرض معلوم ہوتی ہی کہ گویا اس عاجز کی کوئی پیش گوئی خلاف واقعہ نکلی
ہی۔ تیس واضح ہو کہ یہہ فیصلہ تو آسان ہی۔ معترض پر واجب ہے کہ ایک جلسہ مقرر کر کے وہ الہام اس عاجز کا پیش کرے جو
بقول اسکے نفس الہام میں غلطی ہو نمبر ۲ کی تو آپ کہا ہی محجوب نادان اس عاجز کی کوئی پیش گوئی اجتک جھوٹی نہیں نکلی
بلکہ تین ہزار کے قریب ابتک سچی نکلی ہیں۔

اس کذب اور دھوکہ کا ازالہ اور اسکے شر سے مسلمانو کا اعاذہ

ازیں چہ بہتر۔ جلسہ میں آپ آنا منظور کریں تو روز کا جھگڑا طے ہو جائیے ؟ جلسہ میں آنا تو آپکے لیے موت سے
بدتر ہے۔ کیونکہ اسمیں آپکی قلعی کھلتی ہی جب دہر سے جلسہ کے لیے بلایا جائیگا۔ تو آپ ایسی شروط پیش کرینگے
جسسے انعقاد جلسہ دشوار بلکہ محال ہو جائے ۔ یہہ بات سچ نہیں تو آپ منظوری حاضری جلسہ سے اطلاع دیں
پھر مقام و تاریخ مقرر کر کے آپکو بلایا جائیگا اور اس جلسہ میں ثابت کیا جائیگا کہ تین ہزار کجا تین بلکہ ایک بھی
پیشگوئی آپکی الہامی و سچی نہیں۔ جو پیشگوئی آپنے اسوقت تک کی ہی اسمیں کذب و فریب و دہوکہ بازی
سے کام لیا ہی۔ اس امر کی تصدیق ہمارے ناظرین کو ہماری اسی کلام سے ہو جاویگی جو آپکی چند پیشگوئیوں کی
نسبت ہم کر چکے ہیں۔ منجملہ سوال نمبر ۹ ہے جو رسالہ کے صفحہ ۲ میں منقول ہی اور اسکا تعلق سوال نمبر ۱۲ سے ہی جو صفحہ ۳ میں منقول ہی۔
انکے جواب میں کادیانی نے عجب کید کیا اور روباہ بازی سے پورا کام لیا۔ چنانچہ صفحہ ۲۰۰ وساوس میں کہا
ہے۔ آپ جیسے نابکار معترضوں نے انبیاء پر بھی الزام لگائی تھے۔ حضرت ابراہیم پر جھوٹ کی تہمت اور حضرت
موسیٰ و حضرت عیسیٰ پر مال حرام کی۔ اور اس سے پہلے صفحہ ۵۹۷ میں اسکی تشریح ان الفاظ سے کی ہے۔
"یاد رہے کہ اکثر ایسے اسرار دقیقہ بصورت اقوال یا افعال انبیاء سے ظہور میں آتے رہے ہیں۔ کہ جو نادانوں کی نظر میں
سخت بیہودہ اور شرمناک کام تھے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مصریوں کے برتن اور پارچات مانگ کر
لیجانا اور بعد اپنے صرف میں لانا اور حضرت مسیح کا کسی فاحشہ کے گھر میں چلا جانا اور اسکا عطر پیش کردہ جو حلال وجہ سے
نہیں تھا استعمال کرنا اور اسکے لگانے سے روک نہ دینا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تین مرتبہ ایسے طور پر کلام
کرنا جو بظاہر دروغگوئی میں داخل تھا" اس تقریر سے کادیانی نے یہہ جتایا ہے۔ کہ اللہ دیا نامی نائب

طوائف کا مال کادیانی نے لیا تھا۔ وہ بھی اسی قسم سے تھا جو بظاہر نا دانوں کی نظر میں ناجائز اور برا تھا۔ مگر درحقیقت اسمیں دقیق سر (بھید) تھا جیسے حضرت عیسے علیہ السلام کے عطر مذکور کو استعمال کرنے میں سر تھا۔ پھر اس سر کی تشریح میں انہوں نے رسالہ دس کے صفحہ ۱۰۰ میں ایک اصول بیان کیا اور کہا اصل حقیقت یہ ہے کہ تمام حقوق پر خدا تعالے کا حق غالب ہے۔ اور ہر ایک جسم اور روح اور مال اسی کی ملک ہے۔ پھر جب انسان نافرمان ہو جاتا ہے۔ تو اسکی ملک اصل مالک کیطرف عود کرتی ہے پھر اس مالک حقیقی کو اختیار ہوتا ہے کہ چاہے تو بلا توسط رسل نافرمانوں کے مالوں کو تلف کرے۔ اور انکی جانوں کو معرض عدم میں پہنچا دے۔ اور یا کسی رسول کے واسطہ سے یہ تجلی قہری نازل فرماوے۔ بات ایک ہی ہے۔ اسی طرح خضر علیہ السلام کے کاموں کی مانند ہزار ہا امور ہوتے ہیں جو انبیاء اور محدثین پر انکی خوبی ظاہر کیجاتی ہے۔ اور وہ ان کاموں کے لیے مامور کئے جاتے ہیں۔ اور انکے کاموں میں جو لوگ عجلت سے مخالفانہ دخل دیتے ہیں وہی ہیں جو ہلاک ہوتے ہیں۔"

اس کید و کذب کا ازالہ اور مسلمانوں کا اس کی شر سے اعاذہ

حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ علیہما السلام کے قول و فعل [illegible] سے تو کادیانی کے فعل استعمال مال حرام کو کوئی مناسبت اور مشابہت نہیں۔ کادیانی کے استعمال مال حرام کے جواز کی کوئی وجہ نہیں نبتی۔ اور حضرت ابراہیم و حضرت موسے علیہما السلام کے قول و فعل کے راست و درست ہونیکے وجوہات ظاہر ہیں۔ حضرت ابراھیم جو تین باتیں کہی تھیں (ان بتوں کو انکے بڑے نے توڑا ہے۔ یعنی وہی اسکا سبب ہوا۔ اسنے مجھے غصہ میں ڈالا تو میں نے اس سبب سے اسکو توڑا۔ یا یہ کہ تمہارے خیال میں یہ کچھہ کر سکتا ہے تو اسنے توڑا ہے۔ یا یہ کہ اگر یہ بولتے ہیں تو اسنے توڑا ہے و علے ہذا القیاس۔ (۲) میں بیمار ہو جاؤنگا یعنی تمہارے میلے میں جانے سے گناہ کی بیماری میں مبتلا ہو جاؤنگا۔ (۳) سارہ میری بہن ہے۔ یعنے دین اور ایمان میں بہن ہے) انکے حقائق و محامل صحیحہ موجود ہیں۔ لہذا وہ حق اور درست ہیں گو ناواقف کی نظر میں حسب ظاہر جھوٹ معلوم ہوتے ہیں۔ اور حضرت موسیٰ کا مصریوں کے برتن اور زیورات مستعار لیکر کام میں لانا اس وجہ سے تھا۔ کہ مصری حضرت موسیٰ کے حربی تھے۔ اور حضرت موسے اور انکی قوم کو سخت تکلیف پہنچاتے تھے۔ بنا بر علیہ ایسے حربیوں اور موذیوں کا مال حضرت موسیٰ اور انکی قوم کے لیے مباح تھا۔ جس جائز ذریعہ سے وہ چاہتے لے سکتے تھے

ذرا رکا

ــــــــــ

۱؎ جیسے ایک نابالغ لڑکے کو مار دینا یا ایک چلتی کشتی کی تختی اکھاڑ دینا۔

لہٰذا ان دو تو حضرات کے ان اقوال و فعل کی دوست آویز آپ کا اپنے فعل کو جائز کرنا اور اسکو اپنی نظیر قرار دینا مسلمانوں کو ایک صاف دہوکہ دینا ہے۔ ہاں حضرت مسیح کے فعل کی وہ صورت جو آپنے بیان کی ہے۔ وہ صورت آپکے فعل سے ملتی اور مشابہت رکھتی ہے۔ مگر اس صورت کے بیان میں بھی آپنے کذب سے کام لیا۔ پھر اس سے استدلال کرکے اپنے فعل کو صحیح کرنے سے انکو سخت دہوکہ دیا ہے۔ اور در حقیقت نہ وہ صورت واقعی صورت ہے اور نہ وہ آپ کے فعل کے جواز پر شرعی دلیل ہو سکتی ہے۔ جسکی تفصیل بوجوہات مفصلہ ذیل سے کیجاتی ہے۔

اول۔ اناجیل اربعہ میں جو قصہ عطر بیان ہوا ہے۔ اسمیں یہ تصریح یا اشارہ کہیں پایا نہیں جاتا۔ کہ جس عورت نے وہ عطر حضرت مسیح کو ملا تھا وہ فاحشہ یعنی رنڈی یا کنچنی تھی۔ اور اسکی ساری کمائی حرام کی تھی۔ یا خاص کر وہ عطر مال حرام سے تھا جیسا کہ کادیانی نے دعویٰ کیا اور اسمیں افترا سے کام لیا۔ **متی کی انجیل** باب ۲۶۔ آیت ۶ و ۷ میں ہے جس وقت یسوع شمعون کوڑہی کے گھر میں تھا۔ ایک عورت سنگ مرمر کے عطردان میں قیمتی عطر اس پاس لائی۔ جب وہ کھانے بیٹھا اسپر ڈالا۔

ایسا ہی انجیل مرقس کے باب [illegible] میں اسکو صرف ایک عورت کہا گیا ہے۔ اسکو فاحشہ اور اسکے مال کو حرام نہیں کہا گیا۔

انجیل لوقا کے باب ۷۔ آیت ۳۷ میں اسکو گناہگار کہا گیا ہے۔ جس کے اطلاق سے انجیل کے رو سے کوئی بشر خالی نہیں۔ نہ زناکار یا حرام کی کمائی والے اسمیں بھی نہیں کہا گیا۔

انجیل یوحنا میں اس عورت کا نام مریم بتایا گیا ہے۔ جو حضرت مسیح کے ایک شاگرد کا نام ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے[1]۔ کہ وہ فاحشہ نہ تھی۔ جسکا پیشہ حرام کاری اور اسکا مال زنا کی کمائی ہو۔ کادیانی نے اس عورت کو فاحشہ اور اسکے عطر کو حرام کی کمائی کہنے میں افترا سے کام نہیں لیا تو وہ پہلے اس بیان کی سند بتاوے۔ پھر اس صورت کو اپنے فعل کی نظیر بناوے۔

وجہ دوم۔ یہہ کہ فرض کیا اور مان لیا۔ کہ کسی انجیل میں (جو شاید قادیان میں نازل ہوئی ہو۔ جیسا کہ قادیان میں قرآن نازل ہوا۔ جسکے حق میں اِنَّا اَنزَلنَاہُ قَرِیبًا مِّنَ القَادِیَان وارد ہے) اس عورت کو فاحشہ اور اسکی تمام کمائی

[1] کیونکہ حضرت مسیح کی شاگرد عورت کا فاحشہ ہونا عادۃً ناممکن ہے۔

یا خاصکر اس عطر کو مال حرام کہا ہو۔ تو بہتر اس انجیل کا ایسا بیان جسکی تصدیق قرآن اور حدیث میں نہ ہوئی ہو۔ کیونکہ لائق اعتماد اور صحیح متصور ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ قصہ تحریف کا نتیجہ ہو۔ جسپر اس قصہ کے بیان میں اناجیل اربعہ کا اختلاف شاہد ہے۔ اور کادیانی خود اناجیل کو محرف اور کایا پلیٹ قرار دے چکا ہے۔ اس باب میں جو اہل اسلام کا خیال و مقال ہے اسکی تفصیل تو اثنا عشریہ عشرہ وغیرہ جلد ۱۱ میں بخوبی ہو چکی ہے۔ اس مقام میں کادیانی کا اعتقاد و قول صفحہ ۳۳۳ براہین احمدیہ سے نقل کیا جاتا ہے۔

وہ اثبات پر عیسائیوں کو بھی نہایت توجہ سے غور کرنی چاہیے کہ خدائے بے مثل و مانند اور کامل کی کلام میں کن کن نشانیوں کا ہونا ضروری ہے کیونکہ انکی انجیل بوجہ محرف اور مبدل ہو جانے کے ان نشانیوں سے بالکل بے بہرہ اور بے نصیب ہے بلکہ الٰہی نشان تو ایک طرف رہے معمولی راستی اور صداقت بھی کہ جو ایک منصف اور دانشمند متکلم کے کلام میں ہونی چاہیے۔ انجیل کو نصیب نہیں کم بخت مخلوق پرستوں نے خدا کے کلام کو خدا کی ہدایت کو خدا کے نور کو اپنے ظلمانی خیالات سے ایسا ملا دیا کہ اب وہ کتاب بجائے رہبری کے رہزنی کا ایک بڑا ذریعہ ہے ایک عالم کو کس نے توحید سے برگشتہ کیا؟ اسی مصنوعی انجیل نے ایک دنیا کا کس نے خون کیا؟ انہیں تالیفات اربعہ نے جن اعتقادات کی طرف مخلوق پرست کا نفس امارہ جھکتا گیا اسی طرف ترجمہ کرنے کے وقت انکے الفاظ بھی جھکتے گئے کیونکہ انسان کے الفاظ ہمیشہ اسکے خیالات کے تابع ہوتے ہیں۔ غرض انجیل کی ہمیشہ کایا پلٹ کرتے رہنے سے اب وہ کچھ اور ہی چیز ہے اور خدا بھی اسکی تعلیم موجودہ کے رو سے وہ اصلی خدا نہیں کہ جو ہمیشہ حدوث اور تولد اور تجسم اور موت سے پاک تھا۔ بلکہ انجیل کی تعلیم کے رو سے عیسائیوں کا خدا ایک نیا خدا ہے یا وہی خدا ہے کہ جسپر بدقسمتی سے بہت سی مصیبتیں آئیں اور آخری حال اسکا پہلے حال سے کہ جو ازلی اور قدیم تھا بالکل بدل گیا اور ہمیشہ قیوم اور غیر متبدل رہ کر آخر کار تمام قیومی اسکی خاک میں مل گئی ماسوائے اسکے عیسائیوں کے محققین کو خود اقرار ہے کہ ساری انجیل الہامی طور پر نہیں لکھی گئی بلکہ متی وغیرہ نے بہت سی باتیں اسکی لوگوں سے سن سنا کر لکھی ہیں اور لوکا کی انجیل میں تو خود لوکا اقرار کرتا ہے کہ جن لوگوں نے مسیح کو دیکھا تھا ان سے دریافت کرکے میں نے لکھا ہے۔ پس اس تقریر میں خود لوقا اقراری ہے کہ اسکی انجیل الہامی نہیں کیونکہ الہام کے بعد لوگوں سے پوچھنے کی کیا حاجت تھی اسیطرح مرقس کا مسیح کے

شاگردوں میں سے ہونا ثابت نہیں پھر وہ نبی کیونکر ہوا۔ بہر حال چاروں انجیلیں نہ اپنی صحت پر قائم ہیں
اور نہ اپنے سب بیان کے رو سے الہامی ہیں اور اسی وجہ سے انجیلوں کے واقعات میں طرح طرح کی
غلطیاں پڑ گئیں اور کچھ کا کچھ کہا گیا۔ غرض سب باتوں پر عیسائیوں کے کامل محققین کا اتفاق ہو چکا ہے
کہ انجیل خالص خدا کا کلام نہیں ہے۔ بلکہ پتے واری گانو کی طرح کچھ خدا کا۔ کچھ انسان کا ہے۔"

اس قول و انتقاد کے ساتھ قادیانی اس صورت قصہ کو اگر وہ کسی انجیل میں پائی بھی جائے کیونکر
دستاویز بنا سکتا ہے۔ اور اپنے فعل کو اسکی نظیر بنا کر اسکو کیونکر جائز کر سکتا ہے۔

وجہ سوم۔ یہہ بھی فرض کیا اور بطور فرض محال مان لیا کہ اس صورت واقعہ عطر کے بیان میں اناجیل
اربعہ متفق ہیں اور انکا یہہ بیان تحریف و تصرف سے خالی ہے تو پھر بھی یہہ صورت احکام اسلام کے
مقابلہ میں لائق دستاویز و تمسک نہیں ہے۔ اسلام میں صاف آ چکا ہے کہ حرام سے بچو اور حلال کھاؤ
قرآن میں ارشاد ہے ایمان والو طیبات و حلال کھاؤ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

یا ایھا الذین آمنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم
... کلوا مما فی الارض حلالا طیبا (بقرہ ع ...)
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحلال بین
والحرام بین و بینھما مشتبھات لا یعلمھن کثیر
من الناس فمن اتقی الشبھات استبرء لدینہ الحدیث
متفق علیہ۔ قال رسول اللہ صلعم ثمن الکلب
خبیث ومھر البغی خبیث رواہ مسلم مشکوۃ صفحہ ۲۴۲
نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کسب الامۃ
حتی یعلم من این ھو رواہ ابو داؤد صفحہ ۱۳۰ ج ۲

حلال بھی ظاہر ہے حرام بھی ظاہر اور ان کے
بیچ میں ایسی مشتبہ چیزیں ہیں جنکو بہت لوگ
نہیں جانتے جو ان سے بچ گیا اس نے اپنے
دین کو بچا لیا۔ اور آپ نے فرمایا کتے کا دام پلید
ہے۔ زانیہ کی اجرت خبیث ہے اور ایک حدیث
میں آیا ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کسبی کی کمائی (کام میں لانے) سے منع کیا ہے
جبتک معلوم نہو کہ وہ کہاں سے آئی یعنے یہ
معلوم نہو کہ وہ اسکو جائز ذریعہ سے ملی ہے۔

اس حکم اسلام کے مقابلہ میں قادیانی کا اپنے فعل کو جائز بنانے کے لیے اس صورت سے (اگر
وہ انجیل میں آ چکی ہو اور صحیح ثابت ہو) دستاویز کرنا اسلام اور مسلمانوں کے نزدیک کب جائز ہے۔

کادیانی کو قرآن اور حدیث اور دین اسلام سے اپنے فعل کے جواز کی دلیل نہ ملی تو اسنے حکم اسلام کے مقابلہ میں ایسی کتابوں کی (جنکو وہ محرف وغیر محفوظ سمجھتا ہو) ایکبات اسمیں جھوٹ ملاکر اپنی دلیل بنالی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ کادیانی کسی مذہب کا پابند نہیں ہے۔ نہ اسلام کا نہ عیسائی مذہب کا اور نہ کسی کتاب آسمانی کی قید میں ہے۔ نہ قرآن و حدیث کی قید میں اور نہ انجیل کی۔ اور جس سے کام نکلے نکال لیتا ہے اور جو داؤ چلے چلا لیتا ہے۔ اپنے اس فعل شنیع کی تصحیح اور اسکے سرعقلی کی تشریح کے لیے جو کادیانی نے اصول بیان کیا ہے۔ کہ نافرمان انسان کا مال اور اسکی جان اسکے ملک سے خارج ہوکر خدا کے ملک میں ہو جاتے ہیں پھر خدا جسکو (رسولوں کو خواہ کسی اور کو) چاہتا ہے انکی جان و مال کا مالک بنا دیتا ہے اور اسکے ہاتھ انکو تلف کرا دیتا ہے۔ (جو ش۱۹۵ میں اسکی اصل عبارت سے منقول ہے)۔

یہ اصول ریلیجس (مذہبی) نظر سے علیحدہ پولیٹیکل نگاہ سے بھی غور و توجہ ناظرین کی لائق ہے۔ اس اصول کا ماحصل یہہ ہے کہ نافرمانبردار انسان کا مال اور اسکی جان صرف نافرمانی کے سبب معصوم [illegible] کو تلف کر دینا جائز و مباح ہو جاتا ہے۔ یہہ اصول اسلام کے اور اسکے اصول و دلائل قرآن حدیث سے بالکل مخالف ہے۔ اسلام نے صرف کفر یا فسق کو کفار یا فساق کے جان و مال کی غیر معصوم اور مباح ہونے کا موجب نہیں ٹھہرایا۔ یہہ ہوتا تو عہدی اور ذمی کافروں کا مال اور خون مباح ہو جاتا۔ حالانکہ بنصوص قرآن و حدیث کی حکم ہے انکے مال و جان ویسے ہی مسلمانوں پر حرام ہیں جیسے مسلمانوں کے مال و جان۔ اس مسئلہ کی تفصیل و دلائل ہماری رسالہ اقتصاد فی مسائل الجہاد میں ہو چکی ہے۔ اور کفر سے اتر کر نافرمانی جو فسق کہلاتی ہے اور وہ اکثر مسلمانوں میں پائی جاتی ہے۔ تو کسیوجہ سے بھی فاسقوں کے مال اور جان کو مباح نہیں کرتی۔ یہہ اباحت کفر سے (جو نافرمانبرداری کا اعلے درجہ ہے) تو ہوئی تو فسق سے (جو اس سے کمتر ہے) کیونکر ہو سکتی ہے اور فاسقوں کے مال اور جان صرف اسوجہ سے کہ وہ نافرمان ہیں کیونکر مسلمانوں پر مباح ہو سکتی ہیں معلوم نہیں کادیانی نے یہہ طرقہ اصول کس مذہب سے اخذ کیا ہے۔ اسلام میں تو اسکا کہیں اثر و نشان نہیں پایا جاتا۔ اس طرفہ پر طرہ یہہ کہ یہہ اصول باوجود بے اصل ہونے اور اصول اسلام سے مخالف ہونیکے کادیانی کو ہے

صاحب باجواب خطوط تقاضا نہ دینے والون کی فہرست مین آپکا نمبر ( ) ہے توجہ فرما دین ٭

اِشاعۃُ السُنَّۃِ النَّبَوِیَّۃِ

علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر ہشتم لغایت دوازدہم — جلد پانزدہم

معہ

ضمیمہ المنضمن مسائل مذہب محدثین اہل السنۃ

بابت سنہ ۱۳۰۹ و ۱۳۱۰ھ مطابق سنہ ۱۸۹۲ء

شرح قیمت رسالہ و ضمیمہ بدستور

خط وکتابت وارسال زر مہتمم کے نام سے بٹالہ ضلع گورداسپور کے پتہ سے ہونی چاہیئے ابو سعید محمد حسین مہتمم اشاعۃ السنۃ

اشاعۃ السنۃ پر اعتراض دشنام دہی کا جواب

کادیانی کے ایک حواری ایڈیٹر نے کہا ہے کہ جو الفاظ کافر دجال وکذاب بحق کادیانی لکھے جاتے ہین یہ گالیان ہین یا ایہمہ جو ہم اشاعۃ السنۃ کی قیمت دیتے ہین یہ قیمت دینا ایسا ہی ہے جیسا لوگ بیاہ شادیون مین گالیان سنتے ہین اور گالیان دینیوالون کو کچھ دیدیا کرتے ہین"۔

(۲) بعض مسلمان جو کادیانی کے معتقد نہین کہلاتے پر نئی روشنی کی تہذیب کے مدعی ہین وہ ان الفاظ کو بحق کادیانی خلاف تہذیب قرار دیتے ہین اور یہ کہتے ہین کہ گو کادیانی ان الفاظ کا مستحق ہے مگر بحکم تہذیب ان الفاظ کو اسکے حق مین استعمال کرنا مناسب نہین ہے ٭

(۳) بعض مسلمان کہلانیوالے ان سے بھی متساہل ہین وہ کادیانی کے اقوال و اعتقادات سنکر بھی کادیانی کو ان الفاظ کا مستحق و محل نہین سمجھتے۔ اور اسکو برا نہین کہتے ان کا مقولہ ہے کہ ہم کسی کلمہ لا الٰہ الا اللہ پڑھنے والے اور نماز مین قبلہ کیطرف منہ کرنے والے کو کافر نہین کہتے اس سے حدیث مین ممانعت آچکی ہے ٭

الجواب

پہلے صاحب کے اعتراض اور انکو پیش کردہ نظیر کا جواب ستمبر کی تبرکی انکی خدمت مین ہم بذریعہ خط عرض کر چکے ہین۔ انہون نے اسکو تسلیم نہ کیا تو پھر ہم پبلک کے انصاف چاہنے کی غرض سے اسکو اپنے رسالہ مین چھاپینگے

مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور پنجاب

انشاء اللہ تعالے اس مقام میں ایک اور جواب عرض کرتے ہیں شاید وہی جواب انکی یاددہی کو معترضین کی اطمینان کا موجب ہو۔ وہ یہ ہے:۔ **کادیانی** کے حق میں یہ الفاظ گالیاں نہیں بلکہ اس شرعی فتوی پر عمل اور اسکا بیان ہے جو باتفاق علماء ہندوستان و پنجاب اسپر لگایا گیا ہے اور شرعی فتوی پر عمل اور اسکا بیان ہی طاعت و ایمان ہے اور ایک امر واقعی کا بیان ہو جسکو کادیانی بھی گالیاں نہیں سمجھتا (ازالہ کادیانی صفحہ ۱۳ سے صفحہ ۲۳ تک ملاحظہ ہو جسکا خلاصہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۱۴ میں صفحہ ۷ وغیرہ میں منقول ہے) ہاں گالیاں وہ ہیں جو کادیانی کے ہر ایک تصنیف میں بحق خاکسار اور دیگر علماء زمانہ اور بلکہ بحق انبیاء و جملہ سلف و خلف صغار و کبار پائی جاتی ہیں۔ اور وہ صرف کادیانی کے ذاتی خیال و نفسانیت و بدگوئی کی قدیم عادت سے ناشی ہیں۔ معترض صاحب کو وہ گالیاں انکی تصانیف میں نظر نہ آویں تو وہ ہمکو اجازت دیں ہم آیندہ پرچہ میں ان گالیوں کی فہرست پیش کریں گے۔ اور انکی چند مثالیں ہمارے رسالہ نمبر ۱ جلد ۱۴ کے صفحہ ۷ وغیرہ میں اور اس مضمون میں بھی وہ ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

دوسرے حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ غور و انصاف سے اور اپنے کانشنس (النور فراست ایمان) سے کام لیکر فرماویں کہ جس حالت میں **کادیانی** نے اپنے ازالہ کے **صفحہ ۶۲۸** میں رسولوں اور نبیوں کی وحی کو دخل شیطان کا محل ٹھہرا کر چار سو نبیوں کو جھوٹا قرار دیا اور بدست آویز و تقلید ایک نقل بائیبل کی جسپر کسی مسلمان کو اعتماد کرنا حلال نہیں صاف کہدیا ہے کہ وہ سب نبی ایک فتح کی پیشگوئی میں جھوٹے نکلے۔" اور اسکے **صفحہ ۳۰۲** میں **حضرت مسیح علیہ السلام** کے معجزات کو از قسم شعبدہ بازی و لہو و لعب و عمل مسمریزم کہکر صفحہ ۳۰۹ میں صاف کہدیا ہے "کہ اگر یہ عاجز (خود حضرت دجال صاحب) اس عمل کو [illegible] عمل کے سبب سے حضرت مسیح کی توہین ان الفاظ سے کی ہے کہ اس عمل مسمریزم کا ایک برا خاصہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے وہ اپنی روحانی طاقتوں میں **نکما** ہو جاتا ہے اور امر **تنویر باطن** اور تزکیہ نفس اسکے ہاتھ سے بہت **کم انجام پذیر** ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر **ہدایت** اور **توحید** اور **استقامت** کے کاموں کو کامل طور پر دلوں میں قائم کرنیکے بارے میں انکا **نمبر** ایسا کم درجہ کا رہا کہ **قریب قریب ناکام** کے رہے۔" ان دونوں عبارتوں میں الفاظ جلی ملاحظہ ناظرین و معترضین کے لائق ہیں۔ انمیں کیسی صریح توہین ایک جلیل الشان پیغمبر کی پائی ہے (نعوذ باللہ من ہذہ الاہانۃ) اور جناب **سرور کائنات** کی توہین اپنے ازالہ کے صفحہ **۶۹۱** میں اس پیرایہ میں ان الفاظ سے کی ہے کہ اگر آنحضرت پر ابن مریم اور دجال کی اور اسکے گدھے کی اور یاجوج ماجوج کی اور دابۃ الارض کی اصلی اور کماہی حقیقت نہیں کھلی تو کچھ تعجب کی بات نہیں۔" اور اسکے مقابلہ میں اپنی یہ تعریف کی ہے کہ میں ان چیزوں کی حقیقت بخوبی جانتا اور بیان کر چکا ہوں کہ "ابن مریم سے میں خود مراد ہوں اور دجال سے دنیا دار یا پادری لوگ۔ اور دجال کے گدھے سے ریل گاڑی اور یاجوج ماجوج سے روس و روم۔ اور دابۃ الارض سے بے عمل مولوی لوگ مراد ہیں۔" کئی کتابیں لکھ ڈالیں یہ ایک ایسی توہین ہے کہ یہ آنحضرت کی نبوت پر ایک سخت اعتراض اور دربردہ طعن ہے کہ جو باتیں آنحضرت لوگوں کو بطور عقاید سکھاتے اور منواتے تھے۔ انکی حقیقت خود نہ سمجھتے تھے۔ جو اس کہنے کے برابر ہے کہ وہ نبی نہ تھے۔ اور آنحضرت کی ختم نبوت کو **توضیح مرام** کے صفحہ ۹۱ میں ان الفاظ سے توڑا ہے کہ "نہ من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہوا ہے اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے"

در ازالہ کے صفحہ ۶۷۳ مین آپ کی بشارت نبوت کو جو انجیل مین آئی ہے جسکی قرآن کی اس آیۃ مین خبر ہے ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد آپ نے چہین کر اپنے اوپر لگالیا ہے۔ اور یہ صاف کہدیا ہے کہ ہمارے حضرت فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بہی ہین یعنے جامع جلال جمال ہین لیکن آخری زمانہ مین برطبق پیشنگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسوی رکھتا ہے۔ (یعنے ذات دجالیت صفات کادیانی) بہیجا گیا ہے اور ازالہ کے صفحہ ۵۳۳ مین صاف کہدیا ہی کہ خدا تعالے نے اس عاجز کا نام امتی بہی رکھا ہی نبی بہی۔ اور رسالہ شہادۃ القرآن کے ص؟؟ مین اپنے آپکو آیت اذا الرسل اقتت (جسکے معنے یہ ہین رسول وقت مقرر پر لائے جاوینگے) کا مصداق بنایا ہے اور ازالہ کے صفحہ ۶۷۶ مین آنحضرت کی یعنی فتح مکہ کی ان الفاظ سے توہین کی ہے کہ فتح مبین کچھہ چیز نہین اور اوسکے صفحہ ۶۷۸ مین تمام صحابہ و تابعین و علمائے مسلمین کی یہ کہکر توہین کی کہ انہون نے اس فتح کے معنے نہین سمجھے۔ اور اسکے صفحہ ۶۰۰ و صفحہ ۵۹۲ وغیرہ مین تمام مفسرین صحابہ و تابعین وغیرہ کو ان الفاظ سے گالیان دی ہین کہ انہون نے لفظ توفی مسیح سے رفع کے معنے مراد قرار دینے مین الحاد و تحریف سے کام لیا ہے۔ اور اسکے صفحہ ۲۹۵ مین تمام مسلمین صحابہ و تابعین و ائمہ محدثین و مجتہدین و مفسرین کی (جو حضرت مسیح کے معجزات احیاء موتے و خلق طیور وغیرہ کو ظاہری معنے مراد سمجہتے ہین) توہین و تکفیر ان الفاظ سے کی ہے کہ ان معجزات کی نسبت یہ اعتقاد صریح الحاد اور سخت بیایمانی ہے۔ اور اپنے اشتہار ۱۲ مئی ۱۸۹۱ء مین (جسکی اصل عبارت فتوی تکفیر کادیانی کے صفحہ ۱۲۰ مین منقول ہے) حضرت مسیح کی زندگی کے اعتقاد کو شرک کا ستون قرار دیکر تمام گذشتہ علماء کو جنمین صحابہ و تابعین بہی داخل و شامل ہین مشرک و مخلوق پرست بنایا ہے وعلی ہذا القیاس اسیح التمہ اور ان کفریات و توہینات کے مقابلہ مین علماء ہندوستان و پنجاب نے کادیانی کو کافر دجال [illegible] ایک شخص بر ملا بلند ٹیلے پر کہڑا ہوکر ایک نقارہ ہاتھہ مین لیکر نبیون کو جہوٹا کہے انکے معجزات کو مسمریزم قرار دیکر اسمین انکی ہمسری کا دعوی کرے۔ ان کو ہدایت کے کام مین نکما اور ادہورا کہے انکو تبلیغی و دینی امور کے معنے سمجہنے سے جاہل قرار دیکر ان امور کے علم مین اپنی فوقیت کا دعوی کرے اور جہان کے مسلمانون (صحابہ و تابعین و ائمہ محدثین) کو کافر و مشرک کہی پہر مسلمان اسکے موہنہ کو دیکہا کرین اسکو بالمقابلہ کافر دجال دکذاب نہ کہین بلکہ قبلہ کعبہ جناب حضرت اقدس مرزا صاحب کہکر یاد کرین۔ اور زیادہ سے زیادہ برا کہین تو اتنا کہین کہ مرزا صاحب نے فلان مسئلہ غلط کہا ہے یا اچہا نہین کہا۔ وبس۔ اور اس سے زیادہ کوئی لفظ خلاف تعظیم زبان پر نہ لاوین ہمنے ہرگز نہین آنان مین کافرون کو کافر کہا بلکہ اس سے سخت الفاظ کے ساتہہ یاد کیا ہے جسکو خود کادیانی نے اپنی ازالہ کے صفحہ ۱۱۱ وغیرہ مین نقل کیا ہے اور بعض کافرون کو انکا نام لیکر برا کہا ہے پس اگر وہ حضرات خلاف تہذیب جانتے ہین تو وہ اس تہذیب پر خاک ڈالکر پہلے اپنے ایمان کی فکر کرین ایسا نہ ہو کہ وہ حضرات تہذیب کا رونا روتے رہ ایمان کو کہو بیٹہین جسینے اسلامی جہوڑ کر یہ ؟؟ مین ہو جاتے ہین تیسرے حضرات کیخدمت مین ناصحانہ التماس ہے کہ آپ صاحبون کا کادیانی کے ان کفریات کو سنکر اور اسکی کتابون مین دیکہکر یا دیکہنے پر قادر ہو کر برا نہ سمجہنا اپنے ایمان و اسلام کو سلام کرنا ہے۔

مومن و مسلمان بننے کے لئے قرآن و حدیث نے یہ شرط لازمی ٹہرادی ہے کہ اسلام کے مخالف عقاید کو کفر سمجہین اور انکے قائل و معتقد کو برا جانین اور اس سے انکار کرین۔ زبان سے کچہہ نہ کہہ سکین تو دل ہی مین اسکی برائی کا اعتقاد رکہین۔ یہ بہی

محمد ش

نہ ہو تو پھر رائی کے برابر ایمان نہیں رہتا۔

ایک آیت میں ارشاد ہے جس نے طاغوت (گمراہ و سرکش) سے کفر یعنی انکار کیا۔ اور وہ خدا پر ایمان لایا اس نے مضبوط رسی کو

فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی۔ لا انفصام لہا (البقرۃ ع ۳۴) پکڑا جو کبھی نہ ٹوٹیگی

وقد امروا ان یکفروا بہ (نساء ع ۹) ایک اور آیت میں ارشاد ہو کہ انکو حکم ہوا ہے طاغوت سے کفر (انکار) کریں۔

ایک آیت میں حضرت ابراہیم کا اور انکے ساتھ والوں کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے کفار کو کہا کہ ہم نے تم سے اور تمہارے

کفرنا بکم (الممتحنۃ ع ۱) باطل معبودوں سے کفر یعنے انکار کیا۔

ایک حدیث میں آیا ہے جو شخص بری بات دیکھے وہ اسکو ہاتھ سے ہٹا دے۔ یہ نہ ہو سکے تو زبان سے اسپر انکار

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ ولیس وراء ذالک حبۃ خردل من الایمان (مشکوۃ)

متوجہ کرے - اور برا کہے - یہ بھی نہ ہو سکے تو دل سے برا جانیں - یہ بھی نہ کرے گا تو رائی برابر ایمان نہ رہے گا +

ان حضرات کا یہ خیال کرنا کہ کادیانی مسلمانوں کا کلمہ پڑہتا ہے انکے قبلہ کیطرف نماز پڑہتا ہے اور یہ کہنا کہ کلمہ گو اہل قبلہ کی تکفیر سے حدیث میں ممانعت آچکی ہے۔ ہو نا واقفی پر مبنی ہے

اس حدیث کے یہ **معنے** ہیں کہ مسلمان کلمہ گو اہل قبلہ کو کسی عمل نیک کے ترک کرنے یا کسی عملی گناہ کے مرتکب ہونے سے کافر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث من اصل الایمان الکف عمن قال لا الہ الا اللہ لا تکفرہ بذنب ولا تخرجہ من الاسلام بعمل (الحدیث مشکوۃ ...)

نہ کہا جائے - جیسا خوارج کہتے ہیں - چنانچہ دوسری حدیث میں [illegible] تین چیزیں اسلام کی جڑ ہیں - اہل لا الہ الا اللہ کہنے والے کی تکفیر سے رک جانا - اسکو کسی عملی) گناہ کے بدلے (یعنے جو کفر نہو) عملی نہ کرو - اور نہ دائرہ اسلام سے نکالو - تا آخر حدیث -

اس حدیث کے یہ **معنے** نہیں ہیں کہ کلمہ پڑہکر اور قبلہ کیطرف موہنہ کر کے جو کچھ کوئی کفر بکے مثلاً پیغمبر کو گالی دے یا کسی حکم قطعی و اعتقادی اسلامی سے انکار کرے یا پیغمبری کا دعوی کرے جیسا کہ کادیانی کر رہا ہے تو اسپر اسکو کافر نہ کہو - اس حدیث کے یہ معنی ہوتے تو آنحضرت کے زمانہ میں منافقوں کو جو کلمہ پڑہتے تھے اور قبلہ کیطرف موہنہ کر کے نمازیں ادا کرتے تھے کافر نہ کہا جاتا - حالانکہ قرآن نے انکو صاف کافر کہا ہے - اور اس کلمہ پڑہنے کے دعوی میں انکو جھوٹا قرار دیا ہے - اسکی زیادہ تفصیل فتوی تکفیر کادیانی اور اسکے متعلق تحریروں میں دیکھنے چاہیئے -

اس مضمون کو پڑہکر امید ہے پہلے صاحب معترض اشاعۃ السنۃ کو دشنام دہی کے الزام سے بری کریں گے - اور دوسرے حضرات الفاظ کافر دجال دکذاب کے استعمال کو بحق کادیانی خلاف تہذیب سمجھینگے تیسرے حضرات ان عقاید کی نظر سے جو باتفاق اہل اسلام کفریہ عقاید قرار دیئے گئے ہیں اسکو کافر و مرتد دجال وکذاب کہیں گے - اور اگر کسی خوف واندیشہ سے وہ یہہ الفاظ زبان سے نہ کہہ سکیں گے تو دل میں ضرور اسکو کافر گمراہ جانیں گے انشاء اللہ تعالی

102

باقیداران اشاعۃ السنۃ کی فہرست کی تمہید

اور

جواب خطوط تقاضانہ دینے والونکی فہرست

(اسکو ملاحظہ نہ فرماؤگے تو پہر افسوس کہاؤگے)

اے حضرات چند سال سے رسم ہے کہ ان نمبرون کے ساتھ جو زیر طبع ہین اور وہ عنقریب شایع ہو جاوینگے باقیات کی فہرست شایع ہوگی اور ضرور ہوگی انشاء اللہ تعالے - **اسمین** اکثر خریداران کے مقام درج ہونگے اور نام کی جگہہ ان کے نمبر جو رجسٹر خریداران مین ہین درج کئے جاینگے - ہان بعض حضرات کے نام اور کوئی عہدہ و خطاب بہی درج ہونگے جسکی وجہ یہہ ہے کہ ان حضرات نے ہمارے بیرنگ و رجسٹری شدہ خطوط کے جواب نہین دیئے - اور بعض نے بیرنگ خطوط رفیوزڈ (انکاری کرکے واپس) کردیئے ہین - ان مین بعض حضرات اعلی درجہ کے گریجوایٹ (تعلیم یافتہ) اور معزز عہدون پر ممتاز اور نامی رئیس ہین جنکی شان سے نہایت بعید ہے کہ وہ رجسٹری شدہ خط وصول کرکے انکا جواب نہ دین یا بیرنگ خط ایک آنہ محصول کو بار سمجہکر واپس کر دین انکی نسبت ہمارا یہ خیال و احتمال ہے کہ ہمارے خطوط ان حضرات تک نہ پہنچے ہونگے - ان خطوط کو اور ہی حریف دبا بیٹہے ہونگے ان سے کے نام [illegible] کئے جاینگے - تو حضرات رسالہ مین اپنا نام دیکہکر [illegible] کو مصروف کرینگے اور اگر رسالہ بہی یاران [illegible] نے ان تک پہنچنے نہ دیا تو کوئی اور صاحب ہی رسالہ مین انکے نام دیکہکر انکو اطلاع کرینگے - اور جو صاحب دیدہ دانستہ اعماض کرتے ہین وہ تو اسی لایق ہین کہ ان کے نام ہی ذکر کرکے ان کے حسن معاملہ سے لوگون کو اطلاع دیجائے - ہم تو بیٹہے ہین اور انکے دام ہمین نہ پہنچے - جو صاحب اظہار نام کو شکایت سمجہین وہ اس فہرست کی اشاعت کے پہلے اپنا حساب بیباق کرین اور اگر وہ اپنے ذمہ ہمارا حق کچہہ نہین سمجہتے تو ہمکو اس سے اطلاع دین اور اسکی وجہ بتادین ہم ان سے اس سے زیادہ نہین چاہتے - ہماری اس مہلت و مسامحت پر وہ حضرات مبارک لبون سے مہر سکوت نہ توڑینگے - اور نتیجہ دام نہ بہیجینگے تو پہر ان کے نام شایع ہونے پر انکو شکایت کا حق نہ رہیگا - ان حضرات کے مقام و نمبر حسب تفصیل ذیل ہین -

مقام	نمبر	تعریف و کیفیت
ایلور مدراس	۱۱	یہ صاحب بذات خود خریدار نہین - مدت سے پرچہ مفت لیتے ہین مگر دو خریدارون کے وکیل ہین - ان سے روپیہ نہین آتے بلکہ ایک خریدار سے روپیہ لینے کا اقبال کرکے خود کہا گئے ہین اور جواب خط بیرنگ نہین دیتے آپ مولوی بہی کہلاتے ہین
بہوپال	۲۱	ریاست بہوپال کے رکن کبیر اور کلید ہین - اور اشاعۃ السنۃ کے قدیم محسن و مربی و معہد ہین انکی طرف سے رجسٹری خطوط کا جواب نہین آتا - معلوم ہوتا ہے کہ حریف خطوط اڑا لیتے ہین - آپکے پاس پہنچنے نہین دیتے ہین -
پٹنہ	۳۰	آدمی نیک ہین اشاعۃ السنۃ کے قدردان - پہر معلوم نہین بیرنگ خطوط کا جواب کیون نہین دیتے -

مقام	نمبر خریدار	تعریف و کیفیت
جہالرا پاٹن	۳۴	اشاعۃ السنۃ کے گرمجوش اور قدیم معاون اور قومی کاموں مین دلچسپی رکھنے والے شاید وہ ہماری رجسٹر و خطوط نہیں پاتے انکو حریف اوڑا لیتے ہین وہ ایسے نہین کہ وصول پاکر جواب نہ دین۔
حیدرآباد دکن	۵۲	ریاست حیدرآباد کے ایک رکن اعظم اشاعۃ السنۃ کے قدیم معاون انکے خطوط بھی کوئی حریف اوڑاتا ہے رجسٹری کی رسید بھی انکی دستخطی نہین آتی۔
رنگون	۷۶	بشرح نمبر ۳۰۔
راجمندری علاقہ مدراس	۷۷	ایک شخص یہ ہین جنکی نمبر ۱۱ وکیل ہین معلوم نہین انکار روپیہ نمبر ۱۱ کہا گئے ہین یا یہ خود دبا بیٹھے ہین اور جواب خط نہین دیتے۔
برنالہ علاقہ ریاست پٹیالہ	۸۲	یہ دونون حضرات عیسائی مرزائی ہو جانے کے سبب روپیہ دبا بیٹھے ہین۔ کیون نہو مسیح صادق کا خاصہ فیض مال ہے تو مسیح کاذب کا خاصہ قبض مال اور مال مردم خوری ضرور ہونا چاہیئے
سنگل علاقہ پٹیالہ	۸۳	اور اسکا اثر حواریون کو پہنچنا لازم ہے۔
فرید آباد و دہلی	۹۷	نامی رئیس اور اشاعۃ السنۃ کے قدیمی معاون انکی طرف سے جواب خط و رجسٹرڈ نہ ملنا یا بیرنگ خط واپس ہونا انکا کام نہین بلکہ حریفون کا کام ہے۔
کولار یا سیموگہ		اعلیٰ درجہ کے گریجویٹ اور معزز عہدہ ڈپٹی کمشنری پر ممتاز ہین تین سال سے رجسٹر و خطوط کا جواب نہ دینا انکا
بیدر	[illegible]	[illegible]
ایلور یا کرنول		اشاعۃ السنۃ کے بڑے قدردان اسکے اڈیٹر کے پرانے دوست ہین جواب خطوط نہ دینا انکی شان ہرگز نہین۔
مدراس	۱۰۸	خدا کرے زندہ ہون ہمیں بیماری کی خبر سنتے تھے۔ کہین چل نہ دیئے ہون۔ انکا نام صرف اسلئے ظاہر ہوگا کہ انکے دوست ہمکو انکی حیات و ممات سے تو اطلاع دین روپیہ کی خیریت ہی خانہ واحد ہے۔
خانقاہ ڈوگران	۱۵۰	بشرح نمبر ۳۰۔
مرادآباد	۱۵۵	״ ״ ״
ٹنڈوا باڑہ	۱۶۰	بشرح نمبر ۱۰۸۔
کلکتہ	۱۷۰	خود فوت ہو گئے ہین انکے وارث جو انکے مال پر قابض ہین اور انکے وکیل ہمنے انکو پرچہ دلایا تھا جواب خطوط نہین دیتے انکو بیدار کرنیکی غرض سے انکے نام کا اظہار ہوگا۔ معہ نام وکیل صاحب۔ جو مولوی اور واعظ بھی ہین
سیالکوٹ یا گجرات	۱۷۸	بشرح نمبر ۸۲ و ۸۳۔
نرسراؤپیٹ علاقہ مدراس	۱۷۹	یہ دوسرے شخص ہین جنکو نمبر ۱۱ وکیل ہین اور انکا روپیہ وصول کرکے کہا گئے ہین انکو اسحال سے آگاہ کرنیکی غرض سے ان کا نام ظاہر کیا جائیگا۔
لداخ علاقہ کشمیر	۱۹۳	یہ صاحب لاہوری جنٹلمین ہین سالہ وصول کرکے دعذار سال چندہ کیا پھر اسکا نام نہ لیا۔

103

مقام	نمبر خریدار	تعریف و کیفیت
راولپنڈی	۱۱۶	یہ صاحب ہمیشہ وعدہ دیتے ہین مگر ایفا نہین کرتے انکا اقبال سکوت بلکہ انکار سے بدتر ہے۔
اورنگ آباد دکن	۲۱۸	بشرح نمبر ۱۰۸۔
کشمیر	۲۲۱	اعلےٰ درجہ کے معزز عہدہ دار اور رکن ریاست کشمیر جواب جسٹرڈ خطوط نہ دینا انکا کام نہین حریفون کا ہے۔
سیدپور ضلع سیالکوٹ	۲۲۳	بڑے دیندار ایک مولوی صاحب کے ذریعہ سے خریدار ہوئے دو تین سال سے پرچہ لیکر آپ کہتے ہین پرچہ ہمکو نہین ملا
وزیرآباد پنجاب	۲۲۴	بشرح نمبر ۱۱۶۔
دینانگر یا پشاور	۲۲۸	سرکاری عہدہ دار ہین ضلعدار وعدہ دیتے دیتے پشاور کو چل دیئے۔
رکھیا لنوالہ یا کھاریاں متصل قصور پنجاب	۲۴۴	بشرح نمبر ۸۲ و ۸۳ یہ صاحب خاص کادیانی کے حواری ہونیکے ساتھ ایک درملہم کے بھی صحبتی ہین جو کادیانی کے جیسے حواری ہین اور وہ ہر وقت خداسے باتین کیا کرتے ہین۔ اور لوگون کی نسبت غیب بینی و پیشگوئی کے مدعی ہین۔ یہ صاحب اس ملہم یا انکی بعض دوستون کی سفارش سے ضلعداری نہر کے امیدوار کئے گئے ہین ان کا نام اس غرض سے یہی ظاہر ہوگا کہ اس ملہم کو بھی اپنے الہام کا نقصان معلوم ہو کہ وہ اور ون کے حالات الہام سے بیان کرتے ہین اپنے مریدون کی کیفیت نہین جانتے۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

اشاعة السنة مین ایک تبدیلی ناگہانی لائق توجہ موافقین و مخالفین کادیانی

[illegible] دجال یا طیل کادیانی ہین ہمہ تن مصروف ہے اور دوسرے ضروری مضامین کی تحریر سے عنان قلم کو تھامے ہوئے ہے۔ بعض حضرات لکھتے ہین "ہمارے بیان کادیانی کا نام تک کوئی نہین جانتا اور نہ اسکے کفریات و مستحدثات سے کوئی آشنا ہے لہذا ہمارے دیار مین اسکے رد کی کوئی ضرورت نہین ہمکو اُنہی مضامین کی حاجت ہے جن سے اشاعة السنة پہلے بحث کرتا تھا" بعض حضرات فرماتے ہین۔ اس وقت اشاعة السنة کو ان مضامین سے بحث کرنا نہایت ضروری ہے جو نو مسلم برادران لیورپول و امریکہ و یورپین مدراس کے کام آوین اور انکو اس بے اعتدال آزادی کی ہوا سے بچاوین جو اس وقت یورپ اور امریکہ مین مذہب کے متعلق پھیل رہی ہے اور اسکا اثر انگریزی زبان کے ذریعہ سے ہندوستان مین بھی پہنچ گیا ہے۔ اور مذہب نیچری اور مرزائی اسیکا پھل ہے اور اسی آزادی کے اثر بد سے اس وقت یورپ ایشیا مین مذاہب کے متشابہات (امور ممکنة نامعلوم الحقیقت مجہول الکیفیتہ) کو محالات سمجھکر ان سے انکار کیا جاتا ہے" **اس شکایت کے جواب مین آخرالذکر حضرات کی خدمت مین گذارش ہے** کہ جو کچھ آپنے فرمایا ہے نہایت مناسب و بہت درست ہے آیندہ اشاعة السنة مین اسپر عمل ہوگا ایک حصہ اشاعة السنة کا ایسے مضامین کے لئے مخصوص کیا جائیگا جو نو مسلم برادران لیورپول و امریکہ اور یوروشین مدراس کو متشابہات عقاید اسلامیہ کے تسلیم و تصدیق مین مدد دین۔ اور اس آزادی کی ہوا سے جو لیورپ سے چلکر ہندوستان تک پہنچ گئی ہے۔ بچاوین خصوصاً ایسی حالت مین کہ **دجال کادیانی** نے لیورپول و امریکہ و مدراس مین اپنی کفریات کی اشاعت و تبلیغ کی بنا ڈال دی ہے۔ چنانچہ **سیالکوٹی** رسالہ مرزائی سیر ابابیل نام جو برعکس موسوم بہ "**الحق**" ہے نمبر ۲ جلد ۲ صفحہ ۱۱۰ و ۱۱۸ مین اسکی خبر دی گئی ہے۔ اس حالت مین اشاعة السنة کا خصوصیت کا ساتھ فرض ہے کہ وہ اسلام کے ایسے اصول

دفوعہ پر جو یورپین آزادی کو روح کہنے والے ہین بحث کر کے اور ان برادران اسلام کو نیچری و مرزائی مغالطات سے بچا دے اس قسم کے مضامین
سے سب سے پہلے ایک مضمون **شجرۃ الاسلام** کے نام سے شائع کیا جائیگا جسمین یہ ثابت ہوگا کہ اسلام کی کیا حقیقت ہے اور اس کے
اصول مین ایسے امور کا تسلیم کرنا بھی داخل ہے جو صرف مجہول الکنہ غیر معلوم الحقیقت ہین نہ محال و معلوم البطلان (جیسے
وجود ملائکہ و حشر و نعیم و آلام جسمانی اخروی وغیرہ) اور اسکے فروع مین ایسے امور بھی داخل ہین جنکو معاشرت سے تعلق ہے۔ (جیسے
لباس۔ خوراک۔ نکاح۔ تجارت وغیرہ) اور آزادی پارٹی والے انکو خارج از مذہب سمجھکر ان مین شریعت اور مذہب کی پابندی چھوڑ بیٹھے
ہین۔ اول الذکر حضرات کی **خدمات** مین گذارش ہے کہ بمبئی کلکتہ و مدراس و عرب بھی مقامات مین دین اسلام ایک ہے۔ اور ان
مقامات کے مسلمان آپس مین وہ نسبت رکھتے ہین جو ایک عضو انسان کو مجموعہ اعضا و ارکان سے نسبت ہے کہ اگر سر دکھتا ہے تو تمام بدن کو
تکلیف ہوتی ہے بنا ءً علیہ جو پنجاب کے بعض مسلمانون کی عقائد مین کادیانی کا کفر و ارتداد و زندقہ و الحاد اثر کر گیا ہے اوسکا رنج تمام
مسلمانان ہندوستان و عربستان وغیرہ کے دلون مین پیدا ہونا اور اسکے دفع و ازالہ کے لئے قلمے قدمے سخنے درمے ہمدردی کرنا انکو
ضرور واجب ہے۔ ان مضامین سے گو (انکی ضرورت کسی اور خاص مقام مین معلوم ہو) استغنا ظاہر کرنا اسلامی ہمدردی کے مخالف ہے۔
وتاہم ہم اس خیال سے کہ ہر شخص اس اصول کی تہ کو نہین پہنچ سکتا۔ اور نہ ہر کوئی اس عام ہمدردی کا مذاق رکھتا ہے ان
حضرات کو وعدہ اور **تسلی** دیتے ہین کہ آئندہ اشاعۃ السنۃ رد تفصیلی اباطیل کادیانی کا حصہ نہ لیگا اس تفصیلی رد کیلئے مولف
اشاعۃ السنۃ مستقل و علیحدہ رسائل شائع کریگا جو حجم اور درجہ قیمت مین اشاعۃ السنۃ کے برابر ہونگے اور وہ خاص کر ان ہی
لوگون کے پاس پہنچینگے جو ہر جگہ کے مسلمانون سے ہمدردی رکھتے ہین اور عرب و ہند کے گمراہون کا غم کہاتے ہین اور انکی
گمراہی دور کرنیکو فرض جانتے [illegible] اشاعۃ السنۃ [illegible] خریدار
ہونگے تو انکو ڈبل قیمت دینی پڑیگی ورنہ صرف رسائل رد کادیانی کی مستقل قیمت۔

اس رد تفصیلی کادیانی سے اشاعۃ السنۃ کے سبکدوشی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اشاعۃ السنۃ نے جسقدر کادیانی کو اسکے
سابق دعوے نصرت اسلام کی نظر سے مسلمان جانکر۔ اور اسکی کتاب براہین کی جھوٹی لاف زنیون کو سچے وعدے سمجھکر اسپر ریویو لکھکر
اونچا کیا تھا اُس سے وہ چند اسکے چھپے کفر کے ظاہر ہو جانے اور اوسکی کتاب براہین کے مخفی الحادات کھل جانے پر اوسکو نیچے گرا دیا۔
اور تحت الثرے تک پہنچا دیا ہے۔ اکثر بلاد ہندوستان پنجاب و بمبئی و مدراس وغیرہ کے گلی کوچہ مین اسکے کفریہ عقاید و مقالات کو شایع
و مشتہر کر کے مسلمانونکو بخوبی آگاہ کر دیا ہے کہ یہ شخص زندیق و ملحد ہے۔ اور اسکی تصانیف جنمین براہین کے فریب آمیز ذو الوجوہ
عبارات و بیانات بھی داخل ہین مجموعہ کفریات ہین اور اسوجہ سے اب اشاعۃ السنۃ اپنی اُس عرض و قرض سے (جسکو نمبر ۱ جلد ۷
کے صفحہ ۳۴۸ مین اُس نے اپنے ذمہ تسلیم کیا تھا) پورا پورا بلکہ مع زیادت ادا کر چکا ہے لہذا اب کفریات کادیانی کا تفصیلی
رد خصوصیت کے ساتھ اوسکا فرض نہین رہا۔ مگر اے حضرات معاندین اس عدہ و عہد سے ان مضامین کو آپ مستثنی سمجھیں
اور اس رسالہ مین انکے اندراج کی اجازت دین جو لکھے جا چکے یا لکھے جا رہے ہین اور وہ جلد ۱۳ کے چند نمبرون مین درج
ہوکر زیر طبع ہین اور وہ عنقریب ہدیہ ناظرین ہونگے۔ انشاءاللہ تعالی اور وہ یہ ہین۔

عیسائیون کی باہمی جنگ مقدس پر اسلامی رائے۔

104

اس مضمون مین کادیانی اور امرتسری عیسائیون کے مباحثہ ماہ مئی و جون سنہ ۱۸۹۳ء پر اسلامی رائے دی گئی اور یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ اس جنگ مین فریقین کا اپنی اپنی فتح ظاہر کرنا اور فریق مقابل کو شکست یافتہ قرار دینا شرمناک جھوٹ ہے اور درحقیقت نہ کادیانی نے امرتسری عیسائیون کے ٹوٹے پھوٹے دلائل کا دندان شکن اور مفصل جواب دیا نہ امرتسری عیسائیون نے کادیانی کے سوال کا اُس شرط کے موافق جواب دیا اور نہ اسکی شرط اور ملحدانہ اصول کو رد کیا - یہ مضمون ان لوگون کے ملاحظہ کے لائق - اور انسے داد کا طالب ہے جو مناظرہ اہل کتاب کا ذوق رکھتے ہین -

(۲) دجّال کادیانی کی مکر چال

(گورنمنٹ نوٹس اپیل)

اس مضمون مین کادیانی کے رسالہ شہادت القرآن - اور تحفہ بغداد کی اکاذیب مکائد متنافقہ و متعارضہ کو ظاہر کیا گیا اور یہ بات ثابت کیا ہے کہ ان رسائل مین اُس نے سنی مسلمانون اور گورنمنٹ کو دہوکہ دیا ہے - اور اس سے اپنا دجال ہونا بخوبی ثابت کیا ہے -

(۳) دجال کادیانی کی ایک طرفہ چال

اس مضمون مین یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کادیانی نے جو حمامۃ البشریٰ اوڑایا ہے اسمین صفید جہوٹ سے کام لیا ہے اور اوسمین کفریات سابقہ سے صاف انکار کیا اور ان لوگون کو جو اسکے ہندی رسائل نہین پڑھ سکتے سخت دہوکہ دیا ہے اور اس طرفہ یہ ہے کہ اس انکار کے بعد وہی زبان سے ان کفریات کا اقبال بہی کر لیا ہے اور مصرع مشہورہ ع چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد ؛ کا اپنے حال پر نقشہ کھینچ کر دکھلایا

(۴) دجال کادیانی کا ایک جال

(گورنمنٹ نوٹس اپیل)

اس مضمون مین یہ ثابت کیا گیا ہے کہ دجال کادیانی نے جو پادریون کے مقابلہ مین پانچہزار روپیہ کا اشتہار دیا ہے - وہ کادیانی نے ناواقف مسلمانونکو اپنے پنجہ مین پہنسانے اور پادریون کے مواخذہ سے اپنی عقائد کفریہ مستحدثہ کو بچانے کیلیئے ایک جال بچھایا ہے جس سے کادیانی کے دجال ہونیکا پورا ثبوت ملتا ہے - اس اجمال کی کسیقدر تفصیل اس مقام مین مناسب معلوم ہوتی ہے جس سے ناظرین کو اصل مضمونکا شوق پیدا ہو اور اس اشتہار سے جو فتنہ پیدا ہوتا ہے وہ کسیقدر فرو ہو اور وہ یہ ہے پادری عمادالدین امرتسری نے کادیانی کے رد مین ایک رسالہ توزین الاقوال شایع کیا تہا جسکا اصل موضوع و مبحوث عنہ کادیانی کے کفریات ہین اور اسمین ضمناً و تبعاً اسلام پر بھی چہوٹے ہیں - جو پادریون کے قدیم اور مغالطہ دہ عادت ہے کہ اگر وہ کوئی کتاب لکچر (زبان دانی) مین بنانے مین تو اوسکے آخر مین بہی اپنے مذہب کی شرکیہ عقائد درج کر دیتے ہین - علوم مروجہ کی تعلیم کے نام سے کوئی سکول کہولتے ہین تو اوسمین بہی ایک گہنٹہ اپنی مذہب کی تعلیم کرتے ہین - خیراتی معالجہ کیلیئے ہسپتال جاری کرتے ہین تو اوسمین بہی کسی نہ کسی وقت انجیل کی منادی کرتے رہتے ہین - پادریون کا ایسا کرنا کوئی انوکہی دہوکہ دہی نہین ہے مگر دجال کادیانی کی چالاکی کو دیکھو کہ اسنے اوس نے اس دہوکہ دہی مین پادریون کو بہی مات کر دیا اور اُسنے ہر اصل آگے بڑہکر اونکو پیچہے چہوڑ دیا - اسنے اس رسالہ کو جو در اصل اور بالاستقلال اسکے مقابلہ مین تہا از سر تا پا اسلام کا رد قرار دیا - اور مسلمانون کو یہ کہکر کہ اس رسالہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی توہین کی گئی ہے - اور قرآن کی فصاحت بلاغت پر سخت ہنسی اوڑائی گئی ہے پادریون کے مقابلہ کے لئے مستعد کر دیا -
اور اس رسالہ کے اصل مقصود و مباحث کو (جو کادیانی کے رد و مقابلہ مین لکہی گئی تہی) ٹلانے - اور اُنسے اپنے آپ کو بچانے کی غرض
سے اصل بحث اسی فصاحت بلاغت قرآن سے پادری کو انکار کرنے کو قرار دیکر اس عنوان سے پادری کو چیلنج (تحدی و طلب
معارضہ و مقابلہ) کیا کہ آپ پہلے ہمارے رسالہ نور الحق جو عربی مین ہمنے لکہا ہے اگر برابر فصیح عربی عبارت لکہو پہر قرآن کی فصاحت
و بلاغت پر معترض ہو اس سے کادیانی نے اپنے مخاطب کو بہی اصل بحث بہلا دیا اور مسلمانون کو بہی اس سے غافل و بے خبر کر کے
ایک ایسی بحث کیطرف (جس سے وہ بالاتفاق ہمدردی و دلچسپی رکہتے ہین - اور اسمین قرآن کی مدد کو اپنا دین و ایمان سمجہتے
ہین) متوجہ کر کے پادری کے مقابلہ کیلئے اشتعال دیدیا - اور اس طرفہ پر طرہ یہ کہ انکے اس اشتغال کو ایک مسلمان عاشق
حدیث و قرآن مدت العمری خادم اسلام - دائمی مخالف مقابل مخالفین اسلام سے خاکسار ایڈیٹر کیطرف یہ کہکر متوجہ کر دیا
کہ پادری نے جو دین اسلام اور قرآن کی توہین کی ہے اسکے مقابلہ مین اس شخص (خاکسار ایڈیٹر) کی تحسین و تعریف کی ہے
اور اس سے یہ بات نکالی اور جتادی ہے کہ یہ شخص اس توہین و طعن اسلام و قرآن مین پادریون کو در پردہ مدد دیتا ہے یہی
وجہ ہے کہ پادری نے پیغمبر و قرآن کی توہین کے ساتہہ اسکی تعریف کی ہے اور بنا بر اس ظن فاسد و اتہام کاسد یہ بہی لکہہ
مارا کہ وہ شخص بہی اس رسالہ کی نظیر لکہے تو پانچہزار روپیہ انعام لے" اور اس اشتہار کا ایک پرچہ بذریعہ رجسٹری خاص
خاکسار کے پاس بہیجدیا جس سے اسکا مقصود یہ ہے کہ اگر ابو سعید محمد حسین نے رسالہ نور الحق کے خلاف مین کچہہ لکہا تو
یہ کہا جاویگا کہ وہ پادریون کا مددگار ہوا - اور اگر وہ کچہہ نہ بولا تو پہر کہا جائیگا کہ اگر وہ ہمکو ناحق پر اور اپنے آپکو حق پر
جانتا ہے تو ہمارے مقابلہ مین کیون نہین آتا [illegible] اور آخری غرض یہی ہے جو اُس نے اندر ہی اندر لکہہ دی ہے کہ جو برائے
نام کے مسلمان اسکے دام مین پہنسے ہوئے ہین وہ پہنسے رہین اور جو ہنوز اسکے دام فریب مین نہین آئے اور وہ اشاعة
السنة مین کادیانی اور دیگر مخالفین کا اسلام کا رد دیکہکر اسکے ایڈیٹر سے حسن عقیدت رکہتے ہین وہ اس سے بد اعتقاد
ہو کر کادیانی کے دام مین آپہنسین مگر بحکم آیتہ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی کَیْدَ الْخَائِنِیْنَ - یعنے خدا تعالے خائنون -
(چورون) کے مکرون کو درست نہین لاتا خدا تعالے نے اس مضمون سے کادیانی کا بہانڈا پہوڑ دیا اور اسکی غرض فاسد کو
توڑ دیا - خاکسار نے رسالہ نور الحق سے مطلق متعرض نہ کیا و معہذا یہ ثابت کر دیا کہ کادیانی نے جو کچہہ اس اشتہار مین لکہا ہے
اسمین کذب و مغالطہ سے کام لیا اور اس سے اپنے دجال ہونیکا ثبوت دیا ہے اور یہ مدلل کر دیا کہ فصاحت قرآن کی متعلق
پادری نے اس رسالہ مین بجز اس بے ادبانہ و گستاخانہ جملہ کے کہ واہ رے تیری فصاحت جو اُس رسالہ کے
طبع ۳ مین دعوے نہین کیا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَا (انفال ۴۶) یعنے ہمنے آیات قرآن کو سُنا ہم چاہین تو
ایسے کہہ ڈالین - لہذا اس گستاخی کا جواب وہ نہین ہے جو کادیانی نے دیا ہے بلکہ اسکا جواب وہ ہے جو اشاعة السنة کے اس
مضمون نمبر ۴ مین ادا ہوا ہے اور اس خاکسار کے متعلق پادری نے اس رسالہ کے صفحہ ۴ مین صرف اسقدر کہا ہے کہ ایک
بڑا فتوے آجکل میری نظر سے گذرا جو مولوی محمد حسین بٹالوی نے بڑی محنت اور جانفشانی سے بہ نیت خیرخواہی اسلام
مرتب کیا - اور علماء ہندوستان و پنجاب سے اسپر دستخط اور مہرین کرا کے چہاپ دیا ہے - اور صفحہ ۹ مین صرف یہ لکہا ہے

مرزا صاحب کے ان سب دعوون (دعوے الہام دعوے نبوت وغیرہ کفریات) اور دلایل کا ابطال مہدیون کے ذمہ تہا سو محمد حسین وغیرہ نے فتوے کفر ہین کر دیا ہے۔ اور صفحہ ۱۵ مین صرف اتنا لکہا ہے کہ انکو یعنے (کادیانی کو) حکیم نور الدین اور غلام دستگیر فصیح صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب مل گئے ہین۔ انکا انجام اُنسے زیادہ خطرناک ہوگا سُنی مسلمانون سے جو مرزا کو رد کیا دانشمندی سے مذہب کے موافق کام کیا اور محمد حسین بٹالوی تحسین کے لایق ہین اور وہ مرزا صاحب کے سلاح مین شریک ہین اپنے مذہب کے اور عقل سلیم کے خلاف کام کرتے ہین"۔ ان تین مواضع کے سوا اس رسالہ مین اس خاکسار کا نہ کہین نام ہے نہ کوئی تعریف و تحسین۔ ان تین مقامون مین دو جگہہ تو پادری نے خاکسار کا نام خطاب بلفظ مولوی کے ساتھہ ذکر کیا ہے جسکے ساتھہ لفظ صاحب نہین لگایا جیسا کہ جابجا مرزا اور اُسکے حواری غلام قادر و محمد احسن کے ساتھہ یہ لفظ صاحب لگایا ہے تیسری جگہ لفظ مولوی بہی اڑا دیا اور صرف محمد حسین بٹالوی کے لفظ سے یاد فرمایا۔ اس سے ناظرین سمجہہ سکتے ہین کہ پادری کے نظر مین اس عاجز کی کہانتک وقعت ہے؟ اور مقامات ثلثہ مذکورہ مین سے پہلے اور تیسری جگہ جو خاکسار کی تعریف یا تحسین کی ہے وہ کادیانی کے مقابلہ مین ہے؟ اور اسکے کفریات کو رد کرنے اور اوسپر کفر کا فتویٰ لگانے کی وجہ سے ہے؟ یا طعن و توہین اسلام و آنحضرت علیہ السلام کے مقابلہ مین؟

جس شخص مین ایک ذرہ فہم و فراست و حیا و انصاف ہوگا وہ اس تعریف کو ہرگز بمقابل اسلام نکہیگا بلکہ بمقابل دجال کادیانی اور اسکے اتباع نافرجام۔ کادیانی نے جو اس تعریف و تحسین کو اسلام و قرآن کی مقابلہ مین قرار دیکر مسلمانونکو یہ جتایا ہے کہ پادری کے [illegible] اور وہ اسکا مددگار ہے ایک الیبل الصانی اور بے ایمانی اور بیحیائی کے ساتھہ جہوٹ ہے کہ اسمین کادیانی نے اپنی پیر و مرشد ملہم الکفر والمکر شیطان کو بھی مات کر دیا ہے اور یہ کام کادیانی ہی کے اس شریفانہ و مہذبانہ اصول کی شہادت سے جو آئینہ کادیانی کے صفحہ (۲۹۲) مین بیان ہوا ہے اور وہ اس رسالہ کے صفحہ (۲۱۲) مین منقول ہوا ہے۔ **کسی متقی و حلال زادے کا کام نہین ہے** یہہ اس تفصیل کا کسیقدر خلاصہ ہے۔ ناظرین اصل تفصیل کو ملاحظہ کرینگے تو اس سے کمال حظ اٹہائینگے

(۵)

کادیانی کے دعوے مہدیت کی حقیقت

(گورنمنٹ نوٹس اپیل)

اس مضمون مین یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اسوقت جو کادیانی نے مہدی ہونیکا دعوے کیا ہے اور اسکے ثبوت مین بحوالہ آیت و حدیث ماہ رمضان گذشتہ کے چاند و سورج گرہن کو پیش کیا ہے اسمین اسنے خدا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا کیا ہے اس مضمون کی نہ قرآن مین کوئی آیت ہے اور نہ آنحضرت صلعم کی کوئی حدیث۔ اور گذشتہ رمضان کا گرہن عادت کے موافق ہوا ہے نہ بطور خرق عادت کادیانی کی اس تازہ جرأت پر کادیانی اب ہماری اس تسلی و اطمینان کا محل نہین رہا جو ریویو براہین احمدیہ مندرجہ نمبر ۶ جلد ۷ کے صفحہ (۱۹۳) مین ہم گورنمنٹ کو دے چکے ہین اب اسنے کچہہ اور ہی رنگ بگڑا ہے جو پولیٹیکل اندیشہ کا محل ہے۔ لہذا اب اس اطمینان و تسلی ہی کو ہم گورنمنٹ سے واپس طلب کرتے ہین۔

یہ چند مضامین ہین جو جلد شانزدہم اشاعۃ السنہ مین عنقریب شایع ہونگے - انشاء اللہ تعالے -

اور جو مضامین آئندہ اشاعۃ السنہ سے علیحدہ بطور مستقل رسایل شایع کیے جاوینگے وہ معدود و منحصر نہین جبتک کادیانی کچھہ بکواس کرتا رہیگا - اسکا جواب وقتاً فوقتاً ادہر سے شایع ہوتا رہیگا - انشاء اللہ تعالی - سردست جن مضامین کے اشاعت مدنظر و مرکوز خاطر ہے انکی فہرست سے ناظرین و شائقین کو مطلع کرکے انکی شوق و امید کو بڑہایا جاتا ہے - وہ مضامین یہ ہین - فتح - توضیح - و ازالہ کادیانی پر جداگانہ ریویو جسمین ان رسایل ثلثہ خصوصاً ازالہ کادیانی کے ایک ایک جملہ کے کفریات و مکائد کے تفصیل ہوگی انشاء اللہ وتعالی (۴) بقیہ مباحثہ لودہانہ (۵) درفش کادیانی ردنشان کادیانی (۶) بقیہ کادیانی کے پردہ دری بجہٖ اعاذہ رحمانی نوسادس کادیانی و دیگر بعر مضمون مذکور (۷) تفسیر کادیانی کے حقیقت بیانی (۸) اپنی جملہ تصانیف مین کادیانی کی مختلف بیانی - (۹) اکاذیب جملہ تصانیف کادیانی - (۱۰) مکائد و مغالطات جملہ تالیفات کادیانی (۱۱) تصانیف کادیانی کی فحش گوئی کی فہرست (۱۲) ریویو براہین احمدیہ پر ریویو وغیرہ مگر ان مضامین کے مستقل رسایل کے طور پر اشاعت کیلیے یہ شرط ہے کہ حامیان اسلام خریداری رسایل مذکورہ کی درخواستین دفتر اشاعۃ السنہ مین جلد بہیجین کم سے کم ایک سو درخواست آنے پر یہ اشاعت شروع ہو جاویگی انشاء اللہ تعالی - دجال کادیانی کی اتباع مین سے ایک ایک شخص تین تین روپیہ قیمت کا سو دو سو رسالہ خرید کر فی سبیل الطاغوت وقف کر دیتا ہے جس سے اسکے مذہب باطل کی اشاعت ہو رہی ہے مسلمان سب کے سب اگر ایک سو رسالہ رد کادیانی نہ خرید سکینگے تو پہر رد تفصیلی کادیانی کا خاتمہ ہوگا - اور کادیانی کا مذہب باطل دنیا مین پہیل [illegible] اور شل مشہور مسلمانان درگور و مسلمانی در کتاب بطور مرثیہ پڑہنے کے کچھہ نہو سکیگا - رد باطیل کادیانی کے شایق اور اسلام کے عاشق اپنے شوق و عشق مین سچے ہین تو خریداری کی درخواستین جلد ارسال کرین ورنہ اس نوکری سے مؤلف اشاعۃ السنہ کا استعفا قبول فرماوین - اسصورت مین مؤلف اشاعۃ السنہ آخر الذکر مضامین دوازدہ گانہ یا آیندہ کفریات کادیانی مین کوئی مستقل رسالہ نکال سکیگا مگر اس سے کادیانی صاحب خوش نہو بیٹہین کیونکہ انکے اجمالی خدمت گذاری کے لیے اور انکی کفریات و مغالطات پر بکمل ریمارک کرنے اور مختصر نوٹ دینے کے لیے اشاعۃ السنہ مین جگہہ رکہی جاویگی انشاء اللہ تعالے - و تقدس اشاعۃ السنہ جبتک زندہ رہیگا کادیانی کا پیچھا نہ چھوڑیگا - اگر اسکا سلسلہ کفریات جاری رہا -

بقیہ فہرست مضامین نمبر ۹ لغایت ۱۲ جو صفحہ اول مین شروع ہوئی تہی -

فعل شنیع کو صحیح نہیں بناتا۔ اس اصول کی رو سے کادیانی کا فعل تب صحیح ہو سکتا جبکہ خدا تعالیٰ وہ ناجائز مال بلا واسطہ صاحب مال کے کادیانی کو دلوا دیتا۔ کادیانی زور شمشیر سے اور اپنے غلبہ اور شوکت سے اسپر قبضہ کرتا۔ اس صورت میں کادیانی اپنے اس ملحدانہ اصول کی رو سے کہہ سکتا کہ خدا تعالیٰ نے اس مال کو انکی نافرمانی کے سبب انکے تصرف و اختیار سے نکالکر میرے قبضے و تسلط میں کر دیا ہے۔ وہ مال تو کادیانی نے التجا و منت اور سوال سے اور دھوکہ اور فریب کیکر صاحب مال سے لیا ہے اور اسنے کادیانی کو دیا ہے اور کادیانی اس مال کے تصرف میں اسیکا نائب اور خلیفہ ہے اور اسیکے حکم میں ہے۔ لہذا اس مال کو کادیانی کا اصل مالک کی اجازت سے استعمال لانا ویسا ہی ہے جیسا کہ اصل مالک کا اسکو اپنے تصرف لانا۔ جو کادیانی کے نزدیک بھی جائز نہیں پس بحکم نیابت کادیانی کو بھی اس مال کا اپنے تصرف میں لانا جائز نہیں ہے۔ نہ وہ مال اصول مذکورہ کے مطابق کادیانی کے تصرف میں آیا اور نہ اس اصول کی رو سے اسکا استعمال اسکے لیے جائز ہے۔ اس بات کے سمجھنے کو کسیقدر علم درکار ہے جو لوگ اسکو سمجھ نہ سکیں وہ کسی اہل علم سے پوچھ لیں۔ پولیٹکل نگاہ سے جو اس اصول میں غلطی و فساد ہے اسکو پولیٹیشن اعیان خود سمجھ سکتے ہیں ہم اس مقام پر اس تفصیل کو ضروری نہیں سمجھتے ضرورت ہوئی تو آئندہ جالیسویں (اشاعت) میں بضمن مضمون فتنہ کادیانی [illegible] اسکی تفصیل کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ [illegible] پولیٹیشن ہو سمجھ سکتا ہے کہ کادیانی کے نزدیک سلطنت ہندوستان وغیرہ بلاد کا کوئی شخص غیر مذہب (حاکم ہو خواہ محکوم) معصوم المال والدم نہیں بلکہ خدا کی نافرمانی کے سبب انکی خونریزی کرنا اور انکا مال لوٹ لینا مباح اور حلال ہے۔ اور جو اسکے برخلاف کادیانی نے براہین احمدیہ اور کتاب وساوس میں برٹش گورنمنٹ سے لڑنے کو ناجائز کہا ہے۔ اور گورنمنٹ کی تعریف میں بہت سے اوراق سیاہ کیا ہے وہ سب فقرہ بازی ہے۔ اور ایک پولیٹکل چال۔ در حقیقت وہ ہر شخص کو جو اسکے خیال میں خدا و رسول کا نافرمان ہو مباح المال والدم سمجھتا ہے۔ اور اس اعتقاد کے موافق عمل کرنے سے وہ اسلیے متوقف ہے کہ ہنوز بے ساز و سامان ہے۔ اگر اسکے دعوی مہدویت کو اسکے خاص خلفاء اور حواریوں کی کوشش سے جسمیں وہ رات دن مصروف ہیں کسی بااختیار رئیس اور جمہور خلائق نے مان لیا تو وہ سبھی نافرمانوں کو تہ تیغ کریگا۔ اور اپنے اعتقاد کے موافق عمل کر دکھائیگا۔ اور اگر کادیانی یہ کہے کہ میرا یہ اصول اس ملک کے اشخاص اور گورنمنٹ غیر مذہب کو شامل نہیں تو استثنا کی وجہ بیان کرے کیا وہ لوگ کادیانی کے نزدیک خدا کے نافرمان نہیں؟ ہیں تو کادیانی نافرمان کی تعریف بتا دے۔ جو ان لوگوں پر صادق نہ آوے بلکہ انکو فرمانبردار خدا و رسول بنا دے۔ اس صورت میں وہ اس سوال کا جواب بھی دے کہ اگر اسکے نزدیک نصاریٰ خدا کے فرمانبردار ہیں تو پھر وہ ان سب کو خاص کر ملکہ معظمہ قیصر ہند کو اطاعت اسلام کی دعوت کیوں کرتا ہے جو اسکی آخری کتاب وساوس میں بھی موجود ہے۔ (باقی آئندہ) +

کادیانی کی تازہ دروغ گوئی

اور

کادیانی کے عربی خطبہ کتاب وساوس کے بعض اغلاط کی فہرست

اور

عیسائیوں کی باہمی مقدس جنگ پر مختصر اسلامی رائے

زمانہ اشاعت رسالہ نمبر الغایت نمبر ۹ جلد ۱۵ اشاعۃ السنۃ میں یہہ تینوں مضمون لکھے جا چکے تھے۔ بلکہ تیسرا مضمون چھپ بھی گیا تھا لیکن بعض عوائق کے سبب انکے اشاعت رسالہ مذکور کے ساتھ نہ ہوسکی اب اُن میں بعض مطالب بڑھا کر انکی اشاعت عمل میں آتی ہے۔ وباللہ التوفیق۔

مضمون اول

کادیانی کی تازہ دروغ گوئی

اندنوں کادیانی نے کئی تازہ افترا اس خاکسار و دیگر علماء پر کئے اور کئی خدا تعالی پر جو اُسکے دجال و کذاب ہونے پر تازہ اور روشن دلائل ہیں اور اسی غرض (اُسکے دجالیت کے اثبات) سے انکے اشاعت عمل میں آتی ہے۔ ورنہ گذشتہ واقعہ اگر اس سے کوئی غرض و نتیجہ مقصود نہ ہو تقویم پارینہ کا مصداق بن جاتا ہے۔ اور وہ اس لائق نہیں رہتا۔ کہ وہ ذکر و بیان میں آوے۔ چنانچہ اُسکا ایک تازہ افترا اُسکا اپنے رسالہ "حجت" کے صفحہ ۱ میں یہہ کہنا ہے۔ "واضح ہو کہ شیخ صاحب بٹالوی کی خدمت میں وہ اشتہار جس میں بالمقابل عربی تفسیر لکھنے کے لئے انکو دعوت کی گئی تھی بتاریخ یکم اپریل ۱۸۹۳ء پہنچایا گیا تھا۔ چنانچہ مرزا خدا بخش صاحب جو اشتہار لیکر لاہور گئے تھے۔ یہ پیغام لائے۔ کہ بٹالوی صاحب نے وعدہ کر لیا ہے۔ جو یکم اپریل سے دو ہفتہ تک جواب چھپا کر بھیجدینگے

سو دو ہفتہ تک انتظار جواب رہا۔ اور کوئی جواب نہ آیا پھر دوبارہ اُن کو یاد دلایا گیا۔ تو انہوں نے بذریعہ اپنے خط کے جو میرے اشتہار میں چھپ گیا ہے۔ یہ جواب دیا۔ کہ ہم اپریل کے اندر اندر جواب چھاپ کر روانہ کرینگے۔ چنانچہ اب اپریل بھی گذر گیا۔ اور بٹالوی صاحب دو وعدے کر کے تخلف کیا ہم ان پر کوئی الزام نہیں لگاتے۔ مگر انہیں آپ شرم کرنی چاہیئے۔ کہ وہ آپ تو دوسروں کا نام کاذب اور وعدہ شکن رکھتے ہیں اور اپنے وعدوں کا کچھ لحاظ نہیں کرتے۔

اِس افترا کے افترا ہونیکا ثبوت اور اُسکا ردو جواب

نہ مرزا خدا بخش یکم اپریل کو میرے پاس آپکا اشتہار لایا۔ نہ میں نے یکم اپریل سے دو ہفتہ تک وعدہ جواب کیا۔ مرزا خدا بخش تو ۷ اپریل کو جمعہ کے دن مجمع عام وہ اشتہار لایا جس پر میں نے اسوقت صرف اتنا کہا کہ اِسکا جواب سوچکر دیا جاویگا۔ اِس کے سوا نہ جواب کا وقت مقرر کیا نہ کسی میعاد کے اندر جواب چھاپ کر بھیجنے کا وعدہ دیا۔ اگر آپ یا [illegible] مذکور میں سچے ہیں۔ تو اُس پر شہادت پیش کریں۔ یہ نہ ہو سکے۔ تو جھوٹے پر حسب عادت قدیم خود لعنت کہیں۔ ہم سے شہادت چاہیں تو ہم اپنے بیان پر شہادت پیش کرنے کو حاضر ہیں۔ جھوٹے پر لعنت کہلائیں تو لعنت کہنے کو بھی مستعد ہیں۔ دوبارہ آپ نے تقاضا جواب کیا۔ تو اُس کے جواب میں جو کچھ ہم نے لکھا تھا۔ وہ آپ اشتہار ۱۹ اپریل میں اور ہمارے رسالہ نمبر ۸ جلد ۱۵ کے صفحہ ۲۲ میں منقول و موجود ہے۔ جس کے الفاظ بعینہا یہ ہیں۔ ”مگر ہر ایک بات کا جواب و اجابت رسالہ میں چھاپکر مشتہر کرنا چاہتا ہوں۔ جو ان ہی باقیماندہ ایام اپریل میں ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ“۔

ان الفاظ کو ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔ اِن میں نہ جواب مذکور کو اپریل کے اندر چھاپنے کا آپ سے وعدہ ہوا ہے۔ نہ آپکے پاس اُس کے ارسال کرنے کا ذکر ہے۔ اِن میں تو صرف میں نے اپنے ارادہ کا اظہار کیا ہے۔ (فقرہ چھاپ کر مشتہر کرنا چاہتا ہوں غور سے ملاحظہ

107

کو دیں) پھر اس وعدہ کے موافق وقت و ظہور کی امید ظاہر کی ہے۔ (ان ہی باقی ماندہ ایام اپریل
میں ہوگا انشاءاللہ تعالیٰ غور سے پڑھیں) پھر جو یہ ارادہ کے مطابق تھا کہ یہ ہمارا فعل پورا
بھی کردیا۔ یعنے اپریل کے اندر ہی جواب تحریر کرکے کاپی نویس کو دیدیا۔ اور اس امر سے کادیانی
کو بذریعہ کارڈ نمبر ۱۲۱ مورخہ ۲۶ اپریل ۱۸۹۳ء مطلع بھی کردیا۔ رہا اس جواب کے چھاپ دینا
(جو ارکان مطبع کاتب و پریس مین کا فعل تھا۔ سو اُس کی نسبت بھی مینے تو ارادہ کیا۔ اِن لوگوں
کو تقاضا شدید کیا گیا۔ مگر اُن سے اُس پر عمل نہ ہوسکا۔ انہوں نے عشرہ اخیرہ مئی میں اس جواب
کو طبع کیا۔ اور اس عشرہ اوسط میں وہ جواب بذریعہ پیکٹ نمبری ۲۶۵ کادیانی کے نام بمقام
کادیاں روانہ کیا گیا۔ اور اسکی ایک نقل بمقام امرتسر اس خیال سے کہ شاید مباحثہ
عیسائیوں کے لئے امرتسر آگئے ہوں۔ ارسال کی گئی ✦

اب ناظرین داد انصاف دیں اور ایمان سے کہیں کہ اس کارروائی میں مجھ سے
کونسی وعدہ خلافی ہوئی۔ مینے کادیانی کو کونسا وعدہ دیا تھا جس کا خلاف کیا۔ مینے تو
صرف اپنا ارادہ ظاہر کیا اور [illegible] ایک خیال و امید کا اظہار کیا تھا۔ سو
وہ ارادہ وقت پر ظہور پذیر ہوا۔ گو اس خیال و امید کا جس کو فعل غیر سے تعلق تھا ظہور
اپنے وقت پر نہ ہوا۔ پھر آپ کا خاکسار پر دوبار وعدہ خلافی کا الزام قائم کرنا افترا نہیں
تو پھر افترا کس چیز کا نام ہے۔ اور یہ افترا پردازی دجالیت نہیں۔ تو صفت دجالیت
کی حقیقت کیا ہے۔ آپ پر جو وعدہ خلافی اور عہد شکنی کا الزام قائم کیا گیا ہے۔ وہ
بلا تحقیق و خلاف واقع نہیں ہے۔ آپ نے جو وعدہ خلافیاں اور عہد شکنیاں
ہم سے کی ہیں۔ وہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۱۲ صفحہ ۳۶۴ میں و نمبر ۸ جلد ۱۳
صفحہ ۲۱۴ وغیرہ وغیرہ میں مرقوم ہیں اور جو عام لوگوں سے وعدہ خلافیاں اور عہد شکنیاں
کی ہیں۔ وہ لوگ جانتے ہیں قیمت براہین احمدیہ کا ہزار ہا روپیہ آپ خورد برد کر گئے
ہیں۔ اور اس کے طبع و اشاعت کے کئی وعدے دے چکے ہیں مگر کتاب ہنوز در بطن شاعر

کا مصداق۔ دسراج منیر کو چند ہفتہ کے بعد شائع کرنے کا وعدہ آپنے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں کیا تھا۔ اور لوگوں سے خوب روپیہ بٹورا۔ مگر وہ سراج ہنوز گل ہوا نظر آرہا ہے۔ آپ میں کچھ شرم حیا کا مادہ ہوتا تو اب براہین احمدیہ و سراج منیر کے سالہا سال کے عدوں اور ٹال مٹولوں کو پیش نظر رکھکر ہمارے جواب کے چند روز توقف طبع پر زبان درازی نہ کرتے۔ مثل مشہور ہے۔ چھاج تو بولتا ہے۔ چھلنی کیا بولے کہ جسمیں ہزار چھید ہوتے ہیں۔ مگر شرم ہو تب۔ آنحضرت نے سچ فرمایا ہے۔ اذا لم تستحی فاصنع ما شئت۔ جس کا ترجمہ یہ مصرع ہے بے حیا باش ہرچہ خواہی کن۔

خاکسار پر اسکا دوسرا تازہ افترا اسکا اپنے اتباع اور عام اہل اسلام میں یہ شائع کرنا ہے۔ کہ عیسائیوں کے مباحثہ میں ابو سعید محمد حسین پادریوں کو خفیہ مدد دیتا رہا ہے۔ کادیانی کے دعوی نشان نمائی [illegible] اور پادریوں نے اندھے [illegible] دعوی میں سچے ہیں۔ تو ان اندھوں کو اچھا کر دکھائیں یہ بھی اسی (ابو سعید) کی تعلیم تھی۔ پادریوں نے جو ایک فہرست آیات بیبل مسیح کی الوہیت کے ثبوت میں پیش کی تھی۔ یہ بھی اسی (ابو سعید) کے ہدایت نشان دہی سے تھی۔ وعلیٰ ہذا القیاس

اس قسم کی باتیں کادیانی نے بصرف زبان سے کہیں اور حاضرین جلسہ مباحثہ میں پھیلائی ہیں۔ بلکہ چھاپ کر مشتہر کی ہیں۔ اور دور دور تک پہنچائی ہیں جن سے اس کا مقصود یہ ہے۔ کہ اس سے عموماً اہل اسلام اور خصوصاً اسکے دام افتادہ نادانوں کو خاکسار کی نسبت سوء ظنی پیدا ہو۔ اور یہ امر اسکے نسبت حسن عقیدت اور اس کی تقلید کا موجب ہو +

ایک رسالہ موسوم "سچائی کا اظہار" جو از سر تا پا کذب کا اشتہار ہے اثناء مباحثہ میں شائع کیا۔ تو اس کے صفحہ ۳ میں یہ افترا درج کیا کہ

"غالباً گمان گذرتا ہے۔ کہ خود شیخ صاحب امداد کی غرض سے پوشیدہ طور پر حضرات پادری صاحبوں کی خدمت میں گئے ہونگے۔ کیونکہ جو ڈاکٹر صاحب نے مجھ کو خط لکھا ہے اور اشاعۃ السنۃ کے بعض مضامین درج فرمائے ہیں۔ وہ عبارت شیخ جی کی عبارت سے بہت ہی مشابہ ہے۔ اگر شیخ جی کو قسم دیکر پوچھا جائے۔ تو غالباً انکار ہی نہیں کرینگے۔ اور پھر جب وہ ضمیمہ نور افشاں جو ۱۲ مئی ۱۸۹۳ء میں چھپا ہے اور اسوقت ہمارے ہاتھ میں ہے۔ اسکو غور سے دیکھتے ہیں۔ تو وہ بھی گواہی دے رہا ہے چنانچہ اسکی عبارت یہ ہے۔ آپ (اے باشندگان جنڈیالہ) ایک ایسے بزرگ کو (یعنی اس عاجز کو) بحث کے لیے پیش کرتے ہو۔ جنکو اولاً ایک محمدی شخص بھی تصور کرنا مشکل ہے۔ آپ کن خیالوں میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ کیا آپ نے وہ فتویٰ جو کہ علماء اسلام پنجاب و ہندوستان نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حق میں شائع کئے ہیں۔ نہیں دیکھے وہ فتاوے مذکورہ میں یوں لکھتے ہیں۔ جو کچھ ہم نے سوال سائل کے جواب میں کہا اور قادیانی کے حق میں فتویٰ دیا ہے۔ وہ صحیح ہے کتاب و سنت و اقوال علماء اسلام اسکی صحت پر شاہد ہیں۔ سب مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسے دجال و کذاب سے احتراز اختیار کریں اور اس سے وہ دینی معاملات نہ کریں جو کہ اہل اسلام میں باہم ہونے چاہئیں نہ اسکی صحبت اختیار کریں اور نہ اسکو ابتداءً سلام کریں اور نہ اسکو دعوت مسنون میں بلاویں اور نہ اسکی دعوت قبول کریں اور نہ اسکے پیچھے اقتدا کریں اور نہ اسکی نماز جنازہ پڑھیں یہ دین کے چور ہیں بیماری بڑھاتے ہیں۔ دجال۔ کذاب ملعون۔ ملحد۔ دائرہ اسلام سے خارج کافر بلکہ اکفر۔ پلید کھچڑی۔ ابلیس کا گمراہ کیا ہوا اور اوروں کا گمراہ کرنیوالا سنت و جماعت سے خارج بڑا بھاری دجال بلکہ عم دجال۔ اور دین کے ذریعہ سے دُنیا کمانیوالا۔ اور اگر مفصل دیکھنا ہو۔ تو کتاب اشاعۃ السنۃ النبویہ مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب سے منگوا کر دیکھ سکتے ہیں"+

ہر چند اُسکے ان تقریری و تحریری اکاذیب کا خواص اہل اسلام پر کچھ اثر نہ پڑا انہوں نے ان کو دروغ بے فروغ سمجھا۔ اور اُنکو سنکر سبحانک ھذا بہتان عظیم کہدیا۔ از انجملہ ایک ہمارے

مکرم دوست مسلمانان امرتسر سے ایک باوقعت رئیس خان بہادر شیخ غلام حسن صاحب ہیں جنہوں نے خاکسار کو بالمشافہ کہا کہ یہ لوگ آپکی نسبت یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ آپ درپردہ پادریوں کو مدد دے رہے ہیں۔ مگر مینے اسکے جواب میں یہہ کہدیا ہے۔ کہ محض بہتان ہے۔ خواہ کوئی اپنے زعم میں اسکے ثبوت میں ایسے قطعی دلائل پیش کرے جیسے دو اور دو چار تب بھی میں ان باتوں کو صحیح تسلیم نہ کرونگا۔ مگر بعض عوام کالانعام خصوصاً کادیانی کے دام افتادہ نادان ان باتوں کو راست سمجھکر خاکسار پر افسوس۔ اور کادیانی کی نسبت حسن ظنی وہمدردی کا اظہار کر رہے ہیں۔ ازانجملہ ایک شخص (جو اپنے آپکو مولوی عبدالسبحان خان لکھتے ہیں) اپنے کارڈ مورخہ ۱۳ جون ۱۸۹۳ء میں کہتے ہیں۔ اسوقت سب اہل اسلام کس قدر خوش ہوتے کہ آپ جیسے جید اور فاضل مولوی بھی مرزا صاحب کے حامی ہوکر عیسائیوں کو ہدایت کرتے خیر ہدایت تو بھی ہدایت نہ کرتے پر ان کو پوشیدہ امداد تو نہ کرتے۔ الراقم آپکا ہادی مولوی عبدالسبحان خان از شاہجہانپور۔ ان ہی نادانوں کی سوء ظنی رفع کرنیکے لئے خاکسار نے اس افترا کادیانی کے ذکر و بیان سے تعرض کیا۔ اور اسکے رد و جواب [illegible] ہے اور اگر کادیانی کا یہ افترا [illegible] خود کا مصدق رہتا۔ اور عوام ونادان خصوص پر اسکا اثر نہ پڑتا۔ تو اسکے بیان و رد سے تعرض نہ کیا جاتا۔

اس افترا کے افترا ہونیکا ثبوت اور اسکا رد و جواب

زمانہ مباحثہ میں یا اسکے متصل (من بعد یا ماقبل) نہ خاکسار کی کسی پادری مقابل ومباحث کادیانی سے ملاقات ہوئی نہ ان سے کسی مسئلہ میں مکاتبت ہوئی۔ نہ کسی مسئلہ میں انہوں نے مجھسے مدد چاہی۔ نہ مینے خود بخود انکو مدد دی۔ نہ میری بتائی ہوئی کوئی بات انہوں نے مباحثہ میں پیش کی۔ کئی سال ہوئے (غالباً ۱۸۸۶ء ہوگا) کہ حاجی غلام حسن مرحوم اور مولوی غلام نبی صاحب سلمہ وغیرہ احباب رؤسا وارکان امرتسر کے تحریک وشمولیت سے خاکسار ڈپٹی عبداللہ آتھم مباحث کادیانی کے مکان پر گیا اور ان سے مسئلہ کفارہ مجوزہ عیسائیوں میں مباحثہ ہوا۔ پھر

ڈپٹی صاحب ان ہی دنوں خاکسار کے فرودگاہ پر آئے۔ اسکے بعد نہ میںنے انکو کبھی دیکھا نہ اُنہوں نے مجھے۔ اور نہ اُسوقت سے آجتک کبھی میری اُنکی خط وکتابت ہوئی۔ اور کادیانی کے دوسرے مباحث ڈاکٹر ایچ مارٹن کلارک صاحب میڈیکل مشنری کی تو آجتک میں نے شکل بھی نہیں دیکھی اور نہ کسی مسئلہ میں میری انکی خط وکتابت ہوئی۔ ہاں رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۴ وغیرہ جلد ۱۳ جسمیں کادیانی کے حق میں فتوی علماء پنجاب وہندوستان شائع ہوا ہے۔ اور وہ امرتسر ولاہور کے کتب فروش دکانداروں سے ہر کسی کو مل سکتا ہے۔ خدا جانے کہاں سے ان کے ہاتھ آگیا اس فتوی کے چند فقرات والفاظ بحق کادیانی انہوں نے انتخاب کر کے اُنکے دست آویز سے محرک سلسلہ مباحثہ میاں محمد بخش پاندہ دیسی مکتب جنڈیالہ ضلع امرتسر کو اپنے اشتہار مورخہ مطبوعہ اختر پریس امرتسر میں یہ الزام دیا۔ کہ ہم نے تو محمدیوں یعنی مسلمانوں سے مباحثہ کرنا منظور کیا تھا۔ تم نے ایک ایسے شخص کو مباحثہ کے لئے منتخب کیا ہے۔ جو باتفاق علماء اہل اسلام کافر و زندیق قرار دیا گیا ہے اور اخبار ڈاکٹر کلارک کے شامل ہو کر کادیانی رسالہ سچائی کا اظہار شائع کیا۔ جس میں ان فقرات کو درج کیا۔ جو بصفحہ ۲۰۹ میں منقول ہو چکے ہیں اور پھر اثناء مباحثہ میں اور اُس کے بعد کادیانی اور اُسکے اتباع نے یہ کہنا اور شائع کرنا شروع کر دیا۔ کہ ابوسعید محمد حسین پادریوں کو مسائل و دلائل مباحثہ میں مدد دیتا ہے۔ فلاں فلاں بات جو پادریوں نے پیش کی جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ اُسکی بتائی ہوئی ہے۔ وارث دین عیسائی لاہور میں گیا تھا۔ اور اُس سے وہ باتیں لکھا لایا ہے وعلی ہذا القیاس۔ ان مفتریات و بہتانات کا ردّ و جواب اول تو وہی ہے۔ جو میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ اور اب اسکی مزید تشریح کرتا ہوں۔ کہ زمانہ مباحثہ سے اسوقت تک نہ میں کسی پادری یا عیسائی کے پاس گیا۔ نہ میری پاس کوئی پادری یا اُنکا کوئی فرستادہ پیغام لیکر آیا۔ نہ میں وارث دین عیسائی کو جانتا ہوں۔ نہ کسی اور اُنکے فرستادہ یا وکیل سے چار چشم یا ہم سخن ہوا ہوں۔ نہ کسی عیسائی نے مجھ سے کوئی مسئلہ متعلق بحث پوچھا۔ نہ میں نے خود بخود بلا واسطہ یا بالواسطہ اُن کو مسائل و دلائل بحث سے کچھ

بتایا یا لکھایا یا اشارہ کیا آپنے اپنے بیان میں فریقین میں سے جو شخص جھوٹا ہو خدا اُسپر وہ عذاب ولعنت نازل کرے۔ جو آجتک ملعون و کاذب پر نازل نہ ہوا ہو +

کادیانی اور اُسکے دروغ گو اتباع اپنے بیان میں سچے ہیں۔ تو وہ بھی جھوٹے پر ان الفاظ سے لعنت کہیں۔ اور بالمشافہ نہ سہی تحریری مباہلہ کریں۔ دوسرا جواب یہ کہ کادیانی کا خاکسار پر یہ الزام کہ درپردہ عیسائیوں کو مدد دی ہے۔ خاکسار پر ایک کفر یا فسق کا الزام ہے کیونکہ اسلام کے مقابلہ میں مخالفین اسلام کو مدد دینا کفر ہے۔ اور اُسکے فسق ہونے میں تو کادیانی کو بھی شک نہوگا۔ اور کفر وفسق کے الزام کے ثبوت کے لئے کادیانی نے ایک نہایت مہذبانہ وشریفانہ اصول اپنی کتاب وساوس میں بیان کیا ہے۔ ہم کادیانی کے اس الزام کے ثبوت کے لئے اسی مہذبانہ شریفانہ اصول کو پیش کر کے اس مضمون کے مطابق کادیانی سے اس الزام کا ثبوت چاہتے ہیں۔ کادیانی صاحب نے وساوس کے صفحہ ۲۹۲ میں وہ مہذبانہ وشریفانہ اصول ان الفاظ سے بیان فرماتا ہے۔ "جو شخص متقی اور حلال زادہ ہو۔ اول تو جرات [illegible] اپنے بھائی پر بے تحقیق کامل کسی کفر وفسق کا الزام نہیں لگاتا۔ اور اگر لگاوے۔ تو پھر ایسا کامل ثبوت پیش کرتا ہے۔ کہ گویا دیکھنے والوں کے لئے دن چڑھا دیتا ہے"۔ اس اصول کے مطابق خاکسار بڑے ادب انکسار سے کادیانی کی خدمت میں ملتمس ہے۔ کہ اگر آپ دونوں صفتوں مذکورہ بالا سے متصف ہیں۔ تو آپ کو اس خداوند قادر ذوالجلال کی قسم ہے جسکی قسم پر حضرت نبی صلعم بھی توجہ کے ساتھ جواب دیتے تھے۔ کہ آپ حسب خیال دعویٰ خود ثابت کر دکھاویں۔ کہ خاکسار کسی پادری کے پاس گیا یا کوئی پادری یا اُسکا وکیل پیغام لیکر میرے پاس آیا۔ یا اُنہوں نے کوئی مسئلہ زیر بحث مجھے پوچھا یا میں نے خود بخود کسی مسئلہ یا اُسکے دلیل (مثلاً کوڑھی اندھے کو پیش کرنا وغیرہ) کی بابت اُن کو کچھ کہا یا بتایا یا اشارہ کیا۔ ان امور سے کوئی امر آپ روز روشن کی طرح ثابت کر سکیں تو آپ خود ہی خیال کر لیں کہ پھر اپنے شریفانہ مہذبانہ اصول مجوزہ کے رو سے آپ کون بنتے ہیں۔ ہم اس

باب میں ایک حرف بھی کہنا نہیں چاہتے ۔

آپ نے جو اس الزام کی تقریر میں رسالہ سچائی کا اظہار کے صفحہ ۳ میں لکھا ہے کہ غالباً گمان گذرتا ہے ۔ کہ شیخ صاحب امداد کی غرض سے حضرات پادری صاحبوں کے پاس گئے ہونگے وہ اس الزام کا ثبوت نہیں ہے ۔ بلکہ اس ثبوت کی نفی کرتا ہے ۔ اور صاف بتاتا ہے کہ اپنے اُس اصول شریفانہ مہذبانہ کی پابندی سے تحقیق کامل کی طرف رخ نہیں کیا ۔ بلکہ صرف ظن اور اٹکل سے کام لیا ہے ۔ جو بحکم اصول مذکورہ جس شخص کا کام ہے آپ جانتے ہیں اور جو اُس کے ثبوت میں یہ کہا ہے " کہ جو ڈاکٹر صاحب نے مجھ کو خط لکھا ہے اور رسالہ اشاعۃ السنۃ کے بعض مضامین درج فرمائے ہیں وہ عبارت شیخ جی کی عبارت سے مشابہ ہے " یہ بھی ثبوت نہیں بلکہ مغالطہ ہے ۔ وہ عبارت اور اس کی فقرات و الفاظ ہماری عبارت کے مشابہ کیا ہونگے وہ تو بعینہ خاکسار کے عبارت و الفاظ ہیں ۔ اس عبارت و الفاظ و فقرات کو ڈاکٹر کلارک صاحب نے ہمارے فتوی سے نقل کیا اور خود ہمارے فتوی کا حوالہ دیا جسکو کادیانی نے عبارت منقولہ صفحہ ۲۰۹ میں خود نقل کیا ہے ۔ اِس سے یہ ثابت نہیں ہوتا ۔ کہ خاکسار نے بذات خود بالمشافہ یا بذریعہ تحریر ڈاکٹر کلارک کو وہ الفاظ بتائے ہیں ۔ تیسرا جواب خاکسار پادریوں کو مدد دیتا تو پھر اپنے محاکمہ میں انکی ویسی ہی خبر کیوں لیتا ۔ جیسا کہ آپکی خبر لی ہے کیا اس صورت میں اُسکو پادریوں سے افشا کے راز کا اندیشہ نہ ہوتا ۔

اگر میں نے حوصلہ اور جرأت کر کے باوجود سابقہ موافقت اور در پردہ اعانت پادریوں کے اب اُنکے خلاف میں قلم اُٹھایا ہے ۔ تو ضرور ہے ۔ اور عصبیت مذہبی کو لازم ہے ۔ کہ وہ میرے اِس خلاف کے اشاعت پر اس راز موافقت و مخفی اعانت کو فاش کریں ۔ اور اِس خلاف کا بدلہ لیں اور یہ مشتہر کریں کہ پہلے تو تم نے خود ہی ہم کو یہ مسائل و دلائل بتائے اور تمہاری ہی تعلیم و مدد سے ہم نے وہ مباحثہ میں پیش کئے ۔ اب تم نے خود ہی اسکا خلاف کیا ۔ اور ہم کو ناحق الزام دیا ۔ یہ امر اشاعت محاکمہ پر پادریوں سے وقوع میں نہ آیا اور ہرگز نہ آئیگا انشاء اللہ تو اس سے کس و ناکس کو جو کادیانی

کی تقلید میں اندھا بہرا نہ ہو گیا ہو گا۔ یقین ہو گا کہ خاکسار نے درپردہ پادریوں کو مدد نہیں دی۔ اور اس دعوی مدد دہی میں کادیانی مفتری کذاب ہے اور یہ امر اسکے دجال ہونے پر بڑی بھاری دلیل ہے*

خدا تعالی پر کادیانی کا ایک تازہ افترا خاکسار کی نسبت اسکی وہ پیشگوئی ہے۔ جو رسالہ "حجت" کادیانی کے صفحہ ۲۲ میں مرقوم ہے "کہ اب اسکے کشتی گرداب میں ہے۔ جس سے جانبر ہونا بظاہر محال معلوم ہوتا ہے۔ * وانی رایت ان ھذا الرجل یومن بایمانی قبل موتہ ورایت کانہ ترک التکفیر وتاب۔ وھذہ رویا ئی وارجوان یجعلھا ربی حقاً۔ غلام احمد از قادیاں ۴۔ مئی ۱۸۹۳ء*

اس افترا کے ذیل ضمن میں صفحہ ۲۱ "حجت" میں اسنے خاکسار اور دیگر علما اہل افتاء پر ایک افترا بھی کیا ہے" کہ اُنہوں نے صرف اس وجہ سے کہ وہ (کادیانی) مسیح کو فوت شدہ سمجھتا ہے اُسکو کافر بلکہ اکفر کہدیا ہے۔ اور اُنہوں نے مجھ (کادیانی) پر یہ افترا کیا ہے کہ گویا یہ عاجز (کادیانی) ملائک کا منکر ہے۔ اور معراج نبوی کا انکاری ہے۔ اور نبوت کا مدعی اور معجزات کو کبھی نہیں مانتا۔ سبحان اللہ کافر ٹھہرانے کے لئے اس بیچارہ نے کیا کچھ افترا کئے ہیں۔ ان ہی غموں میں مر رہا ہے۔ کہ کسی طرح ایک مسلمان کو تمام خلق اللہ کافر سمجھ لے"۔

خدا پر افترا کادیانی کے افترا ہونے کا ثبوت

اور اُسکا رد و جواب

اِس پیشگوئی کا پہلا حصہ اسکے دوسرے حصہ کا مکذب ہے۔ **پہلے** حصہ میں خاکسار کی جانبری کو محال قرار دیکر ہلاکت یعنے عذاب کا ڈر سنایا۔ دوسرے حصہ میں جو عربی عبارت میں ہو۔ ایمان اور توبہ کی بشارت دیکر

* اس عربی عبارت کا ترجمہ یہ ہے کہ میں (کادیانی) نے خواب میں دیکھا کہ یہ آدمی (خاکسار کی طرف اشارہ ہے) اپنی موت سے پہلے میرے ایمان پر ایمان لائیگا۔ اور مینے دیکھا ہے۔ کہ گویا اسنے مجھے کافر کہنا چھوڑ دیا۔ اور وہ اس سے

اِس عذاب سے بے ڈر کر دیا ہے۔ اور خاتمہ بالخیر ہونیکا مژدہ دیا ہے۔ جو پہلے حصہ کا صریح مخالف و مکذب ہے جس سے صاف ثابت ہے۔ کہ اس الہام منامی میں کادیانی نے خدا تعالٰی پر افترا کیا ہے۔ خدا تعالٰے کے شان اُس سے اجل وارفع ہے کہ وہ کسی سچے ملہم کو دو الہام متناقض اور ایکدوسرے کا مکذب الہام کرے۔ کادیانی نے اپنے وساوس کے حاشیہ صفحہ ۱۳۱۶ میں خاکسار کے دل کی حالت کبجی ظاہر کرکے ہدایت سے محروم رہنے کی خبر دی ہے اور یہ امر ظاہر ہے۔ کہ کسی کے دل کی حالت بجز خدا تعالٰی کسی کو معلوم نہیں ہوتی اور جو شخص کسی کے دل کی حالت کے علم کا مدعی ہوتا ہے وہ اسباب میں الہام الٰہی کا مدعی ہوتا ہے پس اگر وہ الہام کادیانی سچا ہے۔ تو اس الہام منامی کے کذب افترا علی اللہ ہونے پر یہ دوسری دلیل ہے۔ یہ اس الہام میں کادیانی کے کذب افترا علی اللہ ہونیکا ثبوت اور اُسکا رد یہ ہے۔ اب ہم اس الہام کے متعلق کادیانی کو ایک نوٹس دیتے ہیں+

نوٹس

اے کذاب کادیانی دجال ثانی تو نے خاکسار کی نسبت الہام منذر کی اشاعت چاہی تھی سو دو دفعہ دی گئی۔ ایک دفعہ مشروط بشرط اجازت قانونی۔ دوسری دفعہ اس شرط سے مجرد اور عام اجازت اس صورت سے کہ وہ الہام پہلے اشاعۃ السنہ میں چھپے اور اس میں اُسکے الفاظ و معانی کی تحقیق و تعیین و تشریح و تبیین ہو جائے پھر جس اخبار میں تو چاہے اس الہام کے اشاعت کا تجھے اختیار ہے۔ مگر تو نے ہماری طرف سے اس اجازت دفعہ ثانی کا انتظار نہ کیا۔ اور ایک الہام (یا احتلام شیطانی) میعاد چالیس روز کا خاکسار کے نسبت وساوس کے صفحہ ۴۰۴ شائع و مشتہر کر دیا۔ جس میں خدا تعالٰی نے تجھے جھوٹا و روسیاہ کیا چنانچہ صفحہ ۱۲۵ نمبر ۶ جلد ۱۵۔ اشاعۃ السنہ میں اُسکا مفصل بیان ہو چکا ہے۔ دوسرا یہ الہام منامی۔ حلم شیطانی رسالہ تحفہ میں شائع کر دیا۔ آئندہ تو نے اس خاکسار کی نسبت کسی قسم کا کوئی الہام اشاعۃ السنہ میں شائع کرانے

بقیہ حاشیہ۔ تائب ہو گیا ہو۔ یہ میرا خواب ہے۔ امید ہو کہ خدا اوسکو سچا کریگا+

پیشتر کسی رسالہ یا کسی اخبار یا اشتہار میں شائع کیا۔ تو تجھے ضرور عدالت میں حاضر ہونا پھر سنٹرل جیل کا نظارہ کرنا ہوگا۔ انشاء اللہ و تقدس۔ بہتر ہے کہ ان گیدڑ بھبکیوں سے باز آجا ورنہ سخت پچتائیگا +

خاکسار اور دیگر علماء اہل افتاء پر اُسکے افترا کے افترا ہونیکا ثبوت اور اُس کا ردّ و جواب

کادیانی کے اس قول کو کہ علماء اہل افتاء نے اُسکو صرف اس وجہ سے کافر بلکہ اکفر کہا ہے کہ وہ حضرت مسیح کو فوت شدہ سمجھتا ہے۔ اُسکا یہ قول کہ اُن علماء نے مجھ پر یہ افترا کیا ہے کہ یہ شخص وجود ملائکہ سے منکر ہے۔ معراج نبوی سے انکاری ہے۔ مدعی نبوت ہے معجزات کو نہیں مانتا جھٹلا رہا ہے اور صاف بتا رہا ہے کہ ان علماء نے اُسکو صرف وفات مسیح کا قائل ہونیکے سبب کافر نہیں کہا۔ بلکہ اُسکے اقوال و عقائد مذکورہ (جسکو کادیانی افترا قرار دیتا ہے اور وہ علماء ان اقوال و عقائد کا ثبوت اُسکی کتابوں سے پیش کر رہے ہیں) بھی اس تکفیر کے موجب اور وجوہات ہیں۔ قادیانی نے صرف قول و اعتقاد وفات مسیح کو سبب تکفیر ٹھہرانے میں محض افترا سے کام لیا ہے۔ پھر بحکم "آنکہ دروغ گوئی را حافظہ نباشد" اپنے اس دعوی کا خود خلاف کیا۔ اور اُسکے برخلاف یہ بھی اُسکی قلم سے چار ہی سطر کے بعد نکل گیا۔ کہ ان علماء نے از راہ افترا مجھ پر یہ دفعات کہ یہ مدعی نبوت ہے وجود ملائکہ۔ معراج نبوی اور معجزات سے انکاری ہے۔ بھی قائم کئے ہیں۔ جس سے انکا مقصود یہ ہے کہ کسی طرح ایک مسلمان کافر ٹھہر جائے۔ جو صاف اور صریح اس کہنے کے برابر ہے۔ کہ اعتقاد وفات مسیح سے وہ کافر بنا نہ سکے تو انہوں نے یہ چار جھوٹے دفعات یا جرم مجھ پر قائم کئے۔ اور مجھے کافر بنایا۔ اِس کہنے کے ساتھ اُسکا وہ کہنا کہ اُنہوں نے مجھے صرف اعتقاد وفات مسیح کے سبب کافر کہا ہے۔ افترا نہیں۔ تو اور کیا ہے؟ کادیانیو! انصاف اور شرم سے کام لیکر جواب دو منصفو! داد انصاف دو

112

یہ کادیانی کی کلام کا صریح منطوق ومفہوم ہے - اور امر واقعی یہی یہی ہے - کہ صرف وفات حضرت مسیح کے اعتقاد کے سبب کادیانی کو اہل افتار نے کافر نہیں ٹھہرایا - اور نہ صرف ایک اس عقیدہ بدعیہ کے سبب وہ کافر ٹھہرایا جاسکتا ہے - وہ صرف اتنی ہی بات میں سلف وخلف کا خلاف کرتا - تو اُسکو صرف مبتدع وگمراہ کہا جاتا اس نے تو اکثر اصول اسلام وتسنن کو اُلٹ پلٹ کر دیا ہے - اور ایک نیا دین قائم کیا - اور اسلام میں وہ باتین نکالی ہیں جو قدیم اسلام کے بالکل مخالف ہیں - ازانجملہ چاروں یہ باتیں بھی ہیں - جن کو اُسنے خود بیان کرکے علمار اہل افتار کا افترا قرار دیا ہے - ان ہی باتوں کی نظر سے علمار اہل افتار نے اُسکو کافر واکفر کہا ہے - نہ صرف اعتقاد وفات مسیح کے سبب +

کادیانی کا ان باتوں کو افترا قرار دینا انصاف اور حیا کے جو انسانیت کے لوازم سے ہی خلاف ہے - یہ باتیں اُسکی کتابوں میں موجود ہیں - جنکا پتہ ونشان ہم بارہا اپنے رسالہ میں تفصیل بتا چکے ہیں اس مقام میں تفصیل [illegible] (وجود ملائکہ سے انکار) اسی معنے کر اُسکی طرف منسوب کیا گیا ہے - کہ وہ جبرائیل وغیرہ ملائکہ کے اصلی وجود سے زمین پر اور انبیا کے پاس آنے سے انکاری ہے - اور اِس بات کا قائل ہے کہ جس جبرائیل یا روح القدس کو انبیا کے پاس آنیوالا اور اُنکے ساتھ رہنیوالا اور اُنکو دکھائی دینیوالا تسلیم کیا جاتا ہے - وہ ان ہی انبیا کے اندرونی صفت ہے - اور اُن کے محبت کا نتیجہ ہے - اور اِن ہی کی خیالی صورت ہے - وہ کوئی خارج از انسان جبرائیل نہیں ہے -

اور اُس کا یہ اعتقاد اُسکے رسالہ توضیح مرام کے صفحہ ۱۲ صفحہ ۲۵ صفحہ ۲۹ صفحہ ۳۳ صفحہ ۳۸ صفحہ ۶۸ صفحہ ۷۰ صفحہ ۷۹ وغیرہ میں موجود ہے - جنکی اصل عبارات اشاعۃ السنۃ نمبر ۴ وغیرہ جلد ۱۳ میں بضمن فتویٰ اور نمبر ۱ جلد ۱۴ میں بضمن جواب فیصلہ آسمانی منقول ہیں اور اسکی آخری کتاب وساوس کے صفحہ ۷۲ و ۷۶ لغایت ۷۹ میں مرقوم ہے - جنکی اصل عبارات اشاعۃ السنۃ نمبر ۴ جلد ۱۵ میں ہیں - اس مقام میں اسکے چند فقرات بعینہا اسکے الفاظ سے نقل

کئے جاتے ہیں۔ توضیح کے صفحہ ۲۱ میں ہے۔ ان دونوں محبتوں (یعنے محبت خدا و محبت بندہ) کے ملنے سے جو درحقیقت نر اور مادہ کا حکم رکھتے ہیں۔ ایک تیسری چیز پیدا ہوتی ہے جس کا نام روح القدس ہے۔ اور اسکے صفحہ ۲۵ میں ہے۔ یہ کیفیت جو ایک آتش افروختہ کی صورت پر دونوں محبتوں کے جوڑ سے پیدا ہوتی ہے اُسکو روح امین بولتے ہیں[۱]۔ اور اسکا نام شدید القویٰ[۱] اور ذوالافق الاعلی[۱] بھی ہے۔ اور اسکے صفحہ ۲۹ میں ہے محققین اہل اسلام اسبات کے ہرگز قائل نہیں۔ کہ ملائکہ اپنے شخصی وجود کے ساتھ زمین پر اُترتے ہیں۔ اور اسکے صفحہ ۷۹ میں ہے جب جبرائیلی نور جنبش میں آتا ہے۔ تو معاً اُسکے ایک عکسی تصویر جسکو روح القدس کے بہی نام سے موسوم کرنا چاہیے۔ محب صادق کے دل میں نقش ہو جاتی ہے۔ اور اُسکی محبت صادقہ کی ایک عرض لازم بنجاتی ہے۔ **کادیانی صاحب اور ناظرین! انصاف سے کہو۔** ان عبارات میں جبرائیل وغیرہ فرشتوں کے اصلی وجود سے زمین پر اور انبیاء کے پاس آنیکے صریح اور صاف انکار نہیں ہے؟ اور کیا یہ تصریح نہیں ہے کہ جو روح القدس انبیاء کے پاس [illegible] ہستی اور [illegible] نہیں [illegible] وہ انہیں [illegible] ایک اندرونی صفت محبت کا نتیجہ اور عرض لازم تھی۔ نہ خارج از انسان کوئی روح القدس اور یہی اعتقاد علماء اہل اقتار نے ہمارے (کادیانی صاحب) کیطرف منسوب کیا ہے۔ پہر یہ افترا کیونکر ہوا؟

دوسری بات (معراج نبوی سے انکار) بھی اسی معنے کر آپکی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ کہ آپ معراج جسمانی آنحضرت کے قائل نہیں اور یہ انکار آپ کے **صریح کلام میں بصفحہ ۴۷ وغیرہ ازالہ کے** موجود ہے جو پورا پورا فتویٰ کے صفحہ ۱۳۱ میں اور جواب فیصلہ آسمانی کے صفحہ ۴۳ میں منقول ہے۔ اِس مقام میں اُسکا ایک فقرہ نقل کیا جاتا ہے۔ ازالہ کے صفحہ ۴۷ میں ہے۔ اس جگہہ اگر کوئی اعتراض کرے۔ کہ اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات میں سے ہے۔ تو پھر آنحضرت کا معراج اس جسم کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا۔ تو اسکا جواب یہ ہے۔ کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے

[۱] یہ تینوں نام یا صفات قرآن میں جبرئیل علیہ السلام کے حق میں استعمال ہوئے ہیں کادیانی کہتا ہے ان تینوں سے وہی اندرونی صفت محبت سے متولد جبرائیل مراد ہے۔

ساتھ نہیں تھا“ کادیانی صاحب کیا یہ عبارت آپکی نہیں ہے۔ اور اس میں معراج جسمانی سے انکار نہیں ہوا۔ ہوا ہے۔ تو پھر علماء اہل افتاء نے اِس میں کونسا بھس ملا دیا۔ اور آپ پر کیا افترا کیا ✦

تیسری بات (کادیانی کا مدعی نبوت بلکہ رسالت ہونا) اسکی **صریح کلام** میں موجود ہے اور **توضیح مرام** صفحہ ۱۸ میں **و ازالہ** کادیانی صفحہ ۵۳۳ و صفحہ ۶۷۳ وغیرہ میں مرقوم ہے جنکی پوری عبارات فتوی مندرجہ نمبر ۴ جلد ۱۳ میں بصفحہ ۱۱۴ و صفحہ ۱۲۷ وغیرہ اور جواب فیصلہ آسمانی مندرجہ نمبر ۲ جلد ۱۴ میں بصفحہ ۴۳ منقول ہیں۔ اس مقام میں اُس کے ایک دو فقرات نقل کئے جاتے ہیں۔ ازالہ کادیانی کے صفحہ ۵۳۳ میں ہے۔ ”خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا۔ اور نبی بھی“ اور اس کے صفحہ ۶۷۳ میں ہے۔ ”اور اس آنیوالے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے۔ وہ بھی اُس کی مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف اشارہ ہے **ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد**۔ مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں۔ یعنے جامع جلال و جمال ہیں۔ لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشینگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے۔ بھیجا گیا ہے“۔ **کادیانی صاحب** آپ نے ان عبارات میں اپنے تئیں نبی اور احمد رسول نہیں کہا؟ کہا ہے۔ تو پھر علما اہل افتاء نے آپ پر کیا افترا کیا ہے ✦

چوتھی بات (معجزات سے انکار) بھی انہی معنے کر آپ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ کہ آپ آنحضرت کے بوجود جسمانی آسمان پر جانے کو خارق عادت سمجھکر نہیں مانتے اور حضرت مسیح کے معجزات احیاء موتیٰ و خلق طیور وغیرہ سے انکاری ہیں۔ سو یہ انکار آپکے **صریح کلام** میں **توضیح مرام** کے صفحہ ۹ اور **ازالہ** کے صفحہ ۴۷ اور صفحہ ۱۲۷ و ۱۹۸ و ۳۰۱ و ۳۰۵ و ۳۰۹ و ۳۱۰ و ۳۲۳ وغیرہ میں موجود ہے۔ جن کی پوری عبارات

و ۳۰۱ و ۳۰۵ و ۳۰۹ و ۳۱۰ و ۳۲۳ وغیرہ میں موجود ہے۔ جن کی پوری عبارات فتوی میں بصفحہ ۱۲۸ وغیرہ اور جواب فیصلہ آسمانی میں بصفحہ ۳۶ وغیرہ منقول ہیں اس مقام میں چند عبارات بطور تمثیل نقل کیجاتی ہیں۔ توضیح مرام کے صفحہ ۹ میں ہے یہی معجزہ کفار مکہ نے ہمارے سید رسول حضرت خاتم الانبیاء[1] سے مانگا تھا کہ آسمان پر ہمارے روبرو چڑھیں۔ جواب ملا۔ قل سبحان ربی یعنے خدا تعالیٰ کی حکیمانہ شان اس سے پاک ہے۔ کہ ایسی کھلی کھلی خوارق اس دار الابتلا میں دکھاوے۔ اور ازالہ کادیانی کے صفحہ ۷ میں ہے۔ مسیح کے معجزات اور پیشینگوئیوں پر جس قدر اعتراض اور شکوک پیدا ہوتے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش خبریوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے۔ کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا۔ اور اسکے صفحہ ۳۰۲ میں ہے۔ سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دیدی ہو۔ جو ایک مٹی کے کھلونا کسی کل کے دبانے سے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسی پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس نجاری کا کام بھی کرتے رہے اور اسکے صفحہ ۳۰۵ میں ہے ماسوا اسکے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنے مسمریزمی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں۔ اور اسکے صفحہ ۳۲۲ میں ہے۔ غرضکہ یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے۔ کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور اُن میں پھونک مار کر اُنہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا۔ جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا۔ یہہ بھی ممکن ہے۔ کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کے تاثیر رکھی گئی تھی۔ بہرحال یہ معجزہ ایک کھیل

[1] آنحضرتؐ کو کادیانی کا خاتم الانبیا کہنا اس معنے کر ہے کہ اب کے بعد کوئی نبی نئی شریعت لیکر نہ آئیگا مطلق نبوت کو کادیانی ختم نہیں سمجھتا۔ وبناءً علیہ وہ خود بھی نبوت کا مدعی ہے توضیح مرام صفحہ ۱۹۔ رسالہ ہذا کا صفحہ ۲۱۹ ملاحظہ ہو +

114

کی قسم سے تھا۔ **اور اسکے صفحہ** ۱۴۴ میں ہے۔ ایسا مردہ تو کوئی زندہ نہیں ہوا۔ کہ وہ بولتا ہو الخ اور اسکے صفحہ ۲ میں ہے۔ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے۔ مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئے گا جو مجھے دیا گیا ہے۔ وہ ہرگز نہیں مریگا"

کادیانی صاحب! ان عبارات میں کیا آنحضرت کے معجزہ معراج جسمانی سے اور حضرت مسیح کے معجزات کے حقائق مشہورہ سے صریح وصاف انکار نہیں ہے؟ پھر علماء نے آپ پر کیا افترا کیا ہے؟

خدا تعالیٰ پر کادیانی کا دوسرا افترا

خدا تعالیٰ پر کادیانی کا دوسرا افترا اسکے وہ لاف زنی یا بزعم اسکے پیشگوئی ہے۔ جو مباحثہ عیسائیوں کے آخری پرچہ مورخہ ۵ رجون ۱۸۹۳ء کے صفحہ ۷ میں اُس نے کی اور وہ بحق اسلام مسلمانان سخت مضرت رسان ہے +

وہ یہ ہے

آج رات جو مجھ پر کھلا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ جبکہ مینے بہت تضرع وابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی۔ کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں۔ تیرے فیصلے کے سوا ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ تو اُسنے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے۔ کہ اس بحث میں دونو فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے۔ اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے۔ اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے۔ وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینا لیکر یعنے ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاویگا۔ اور اُسکو سخت ذلت پہنچیگی۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے۔ اور سچے خدا کو مانتا ہے اُسکی اس سے عزت ظاہر ہوگی۔ اُس وقت جب یہ پیشگوئی ظہور میں آویگی بعض اندھے سوجاکھے ہوجاوینگے۔ اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے۔ اور بعض بہرے سننے لگینگے"

یہ کادیانی کی اصلی لاف زنی یا پیشگوئی ہے۔ اس میں جو فریق مخالف کا ہاویہ کے گرایا جانا

بیان کیا ہے۔ اسکی تفسیر کادیانی نے اسی پرچہ کے صفحہ ۸ میں باین الفاظ کی ہے۔

"میں اسوقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلے۔ یعنی وہ فریق جو خدا کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزاء موت ہاویہ میں نہ پڑے۔ تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھکو ذلیل کیا جاوے۔ روسیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کے لئے طیار ہوں۔ اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ضرور ایسا ہی کریگا۔ ضرور کریگا۔ ضرور کریگا۔ زمین آسمان ٹل جائیں پر اسکی باتیں نہ ٹلینگی اب ڈپٹی صاحب سے پوچھتا ہوں۔ کہ اگر یہ نشان پورا ہوگیا۔ تو کیا یہ سب آپ منشا کے موافق کامل پیشگوئی ٹھہرگی یا نہیں اور رسول صلعم کے سچے نبی ہونے کے بارہ میں محکم دلیل ہو جائیگی یا نہیں"

اِس لاف زنی یا پیشگوئی کے بحق اسلام مضرت رسان ہونے

اور

اِسکے کذب وافترا ہونے کا ثبوت

اور

اسلام سے اسکی مضرت کی مدافعت

اسلام کے مخالفین اور اِس دین کے طاعنین اور پیشوایان اسلام کی اہانت کرنیوالے اور مسلمانوں کو ایذا پہنچانیوالے اگر سب کے سب صفحہ دنیا سے اُٹھ جائیں اور ایک آن میں ہلاکت کو پہنچ جائیں تو خس کم جہاں پاک کی مثل صادق آوے اور ہر ایک مسلمان کی آنکھ میں نور اور سینہ میں سرور ہو مگر کسی مسلمان کا خواہ وہ کیسا ہی ولی وملہم ومبشر ہو دیجز حضرات انبیاء علیہ السلام کے جو تبلیغ میں معصوم اور خدا کی طرف سے مخبر ومبشر ہوتے ہیں اور اپنی الہامی بشارتوں خبروں اور پیشگوئیوں میں دائماً وابداً صادق ومصدوق ہوتے اور کسی خبر متعلق موت یا حیات وغیرہ میں۔ جو الہام کی مدد سے وہ دیتے ہیں۔ کبھی جھوٹے نہیں نکلتے۔ اور وہ اپنے الہام اور الہامی خبروں

پر بغیر کسی آزمائش کے یقین کرنے کے مامور ہوتے ہیں) یہ حق او رمنصب نہیں کہ وہ اپنے الہام و بشارت کے وقوع وظہور کو اسلام کی سچائی کا معیار قرار دے اور اپنے الہام و بشارت پر اعتقاد کر کے کسی خاص شخص یا فرقہ کے موت کو اسلام کے سچائی کا مدار و نشان ٹھہرا دے اور مخالفین اسلام کے مقابلہ میں یہ کہے۔ کہ اسلام سچا ہے۔ تو ضرور وہ شخص یا فرقہ فوت ہو جاویگا اور اگر وہ فوت نہ ہوا۔ تو میں اسلام کو چھوڑ کر مخالف مقابل کا مذہب اختیار کر لونگا یا اسکے بدلے اپنی جائداد کا نصف حصہ اپنے مقابل کو اسکے مذہب کے اشاعت و ترویج کے لئے دیدونگا۔ جیسا کہ* کادیانی نے کیا اور کہا ہے +

* اس لاف زنی یا پیشگوئی اور اسکی تفسیر میں کادیانی نے اس نشان موت کو آنحضرت کی صداقت کا نشان ٹھہرایا، جیسا کہ صفحہ ۲۲۱ و ۲۲۲ میں منقول ہے اور رسالہ ''حجت'' کے صفحہ ۲ میں نشان دکھانے کی شرط یہ تجویز کی ہے۔ کہ اگر میرا نشان سچا نہ نکلا۔ تو میں مذہب اسلام چھوڑ دونگا۔ یا تائید مذہب عیسائی کے لئے اپنی جائداد کا نصف حصہ دیدونگا چنانچہ کادیانی نے حجت کے صفحہ ۱۵۳ و ۱۵۸ میں یہ بیان کیا ہے۔ کہ مباحثہ سے کوئی بین فائدہ حاصل نہ ہوگا۔ فریقین اپنے اپنے تحریروں پر حاشیہ چڑھا چڑھا کر اپنی فتح ظاہر کرینگے۔ پھر صفحے میں کہا ہے۔ ان وجوہات کے خیال سے ڈاکٹر صاحب کو بذریعہ خط رجسٹرڈ یہ صلاح دی گئی تھی کہ مناسب ہے۔ کہ چھ دن کے بعد یعنے جب فریقین اپنے چھ دن پورے کرلیں۔ تو ان میں مباہلہ بھی ہو۔ اور وہ صرف اسقدر کافی ہے۔ کہ فریقین اپنے اپنے مذہب کی تائید کے لئے خدا تعالےٰ سے آسمانی نشان چاہیں۔ اور ان نشانوں کے ظہور کے لئے ایک سال کی میعاد قائم ہو پھر جس فریق کی تائید میں کوئی نشان آسمانی ظاہر ہو۔ جو انسانی طاقتوں سے بڑھکر ہو جسکا مقابلہ فریق مقابل سے نہ ہو سکے تو لازم ہوگا۔ کہ فریق مغلوب اس فریق کا مذہب اختیار کرلے جسکو خدا تعالےٰ نے اپنے آسمانی نشان کے ساتھ غالب کیا ہے۔ اور مذہب اختیار کرنے سے اگر انکار کرے۔ تو واجب ہوگا۔ کہ اپنی نصف جائداد اس سچے مذہب کی امداد کی غرض سے فریق غالب کے حوالہ کردے۔ پھر صفحہ میں کہا ہے کہ اگر یہ سوال ہو کہ اگر ایک سال کے عرصہ میں دونوں طرف سے

جو شخص مدعی اسلام کہلا کر مخالفین اسلام کے مقابلہ میں ایسا کرے۔ اور کسی مخالف اسلام کی موت یا کسی اور نشان کو مدار نشان و شرط حقیت اسلام قرار دے وہ درحقیقت مسلمان نہیں بلکہ دشمن اسلام ہے۔ اور مخالفین اسلام کا چھپا دوست اور ان کا وکیل ہے جو بظاہر مقابلہ کے لئے کھڑا ہو گیا ہے مگر درپردہ اس مقابلہ میں زرگری کرتا ہے اور یہ چاہتا ہے۔ کہ اس

کوئی نشان ظاہر نہ ہو یا دو طرفی ظاہر ہو۔ تو پھر کیونکر فیصلہ ہوگا تو اُس کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ راقم اس صورت میں بھی اپنے تئیں مغلوب سمجھیگا اور ایسی سزا کے لائق ٹھہریگا۔ جو بیان ہوئی ہے" اس دعوی و درخواست کادیانی کے جواب میں آپکے مقابل نے مباہلہ کرنے سے جسمیں لعنت کرنا لازمی امر ہے تو انکار کیا مگر یہ وعدہ دیا کہ اگر آپ کوئی نشان یا معجزہ دکھائینگے۔ تو ہم دین اسلام قبول کر لینگے۔ چنانچہ رسالہ "حجت" کے صفحہ ۱۲ میں آپنے قول مخالف و مقابل نقل کیا ہے۔ "قولہ بہر کیف اگر جناب کسی معجزہ کے دکھانے پر آمادہ ہیں۔ تو ہم اسکے دیکھنے سے آنکھ بند نہ کرینگے۔ اور جس قدر اصلاح اپنی غلطی کی آپکے معجزہ سے کر سکتے ہیں۔ اسکو اپنا فرض عین سمجھینگے۔ اور رسالہ اظہار کے صفحہ ۱۵ میں اُسکا خط نقل کیا ہے۔ جو ذیل میں منقول ہے +

"نقل خط مسٹر عبد اللہ آتھم صاحب ۹ مئی ۱۸۹۳ء"

"مقام امرتسر"

"جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیاں

بجواب جناب کے حجۃ الاسلام متعلق بندہ کے عرض ہے کہ اگر جناب یا اور کوئی صاحب کسی صورت سے بھی یعنے بہ تحدی معجزہ یا دلیل قاطع عقلی تعلیمات قرآنی کو ممکن اور موافق صفات اقدس ربانی کے ثابت کر سکیں۔ تو میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ مسلمان ہو جاونگا جناب یہ سند میری اپنے ہاتھ میں رکھیں باقی منظوری سے مجھے معاف رکھئے۔ کہ اخباروں میں اشتہار دوں + دستخط مسٹر عبد اللہ آتھم صاحب"

نشان و دلیل بشرط کے عدم ظہور سے اسلام کا عجز و مغلوب ہونا ظاہر ہو اور مخالفین اسلام کو غلبہ و فتح حاصل ہو یہی وجہ ہے کہ ابتداء زمانہ نبوت سے اس وقت تک کبھی کسی مسلمان ولی ملہم مبشر و پیشگو نے کبھی مخالفین اسلام کے مقابلہ میں پیشگوئی کرنے یا کوئی اور نشان دکھانے کے وقت یہ دعوی نہیں کیا۔ (جو کادیانی نے کیا ہے) کہ اگر

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲۴ اسی دعوی و درخواست و تجویز و شرط کی بنا پر اور اسی سلسلہ میں کادیانی کے مقابل نے اس سے نشان طلب کیا تھا۔ چنانچہ کادیانی نے اپنے آخری پرچہ کے صفحہ ۶ میں کہا ہے۔ ڈپٹی عبداللہ آتھم صاحب قرآن شریف کے معجزات سے منکر ہیں۔ اور اس کی پیشگوئیوں سے بھی انکاری ہیں۔ اور مجھ سے بھی اس مجلس میں تین بیمار پیش کر کے ٹھٹھا کیا گیا ہے کہ اگر دین اسلام سچا ہے۔ اور تم فی الحقیقت ملہم ہو تو ان تینوں کو چنگا کر کے دکھاؤ۔ پھر صفحہ ۷ میں اس کے جواب میں کہا۔ مگر تاہم میں دعا کرتا ہوں اور آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے۔ تا آخر لاف زنی جو صفحہ ۲۲۱ میں منقول ہوئی۔ پھر اس کے صفحہ ۸ میں اس کی تفسیر کر کے ڈپٹی صاحب سے سوال کیا ہے۔ کہ اگر یہ نشان پورا ہو گیا۔ تو آپ کے منشار کے موافق یہ کامل پیشگوئی ٹھہریگی یا نہیں اور اس سے رسول صلعم کے سچے نبی ہونے پر محکم دلیل قائم ہوگی یا نہیں"۔ اس تمام سیاق و سباق سے ناظرین اہل انصاف پر صاف ثابت و ہویدا ہوگا۔ کہ یہ نشان کادیانی نے اپنی اسی تجویز کے سلسلہ میں پیش کیا ہے۔ اور اس نشان کو دین اسلام اور آنحضرت صلعم کے صدق و ثبوت کا نشان ٹھہرایا ہے۔ لہذا اس میں اس کی وہ شرط کہ اگر یہ نشان ظاہر نہ ہوا۔ تو وہ دین اسلام چھوڑ کر عیسائی ہو جاویگا۔ اور اگر عیسائی نہ ہوا۔ تو دین عیسائی کی امداد و ترویج کے لئے اپنی جائداد کا نصف حصہ عیسائیوں کو دیدیگا

میں یہ نشان نہ دکھا سکا تو میں دین اسلام کو چھوڑ دونگا۔ بلکہ اسلام میں اور پہلے دینوں میں جب مخالفوں کے طرف سے نشان نمائی کا سوال و مطالبہ ہوا۔ تو بیاتفاق نشان نمائی سے صاف انکار واقع ہوا۔ اور یہ ارشاد ہوا "قل انما الآیات عند اللہ وانما انا نذیر مبین" جس میں یہ ہدایت و تعلیم ہے کہ دین کی سچائی نشان نمائی پر موقوف نہیں۔ نشان ظاہر نہ ہو تب بھی دین سچا ہے۔ اور اُس کی ذات اپنی صداقت پر دلیل ہے۔ ؎ آفتاب آمد دلیل آفتاب۔ اور جب کسی مسلمان نے کوئی نشان ظاہر کیا تو اس میں اس شرط کو کہ اگر یہ نشان ظاہر نہوا۔ تو میں دین اسلام چھوڑ کر مرتد ہو جاؤنگا تسلیم نہیں کیا۔ اور اگر کسی شرطِ* مخالفین کو مانا تو اُسے حد حد تک مانا کہ اس کا اثر مذہب پر کچھ نہ پڑے۔ اِس کا اصل اصول اور اس پر دلیل معقول جس سے کسی باخبر مسلمان کو جو حق کا [illegible] انکار کی گنجائش نہو۔ یہ ہے۔ کہ کسی مسلمان ولی ملہم مبشر پیشگو کو یہ جائز و حلال نہیں ہے۔ کہ اپنے الہام و بشارت و پیشگوئی کے مضمون و صدق و تحقق کا ایسا یقین اور اُس پر ایسا وثوق و اعتماد کرے۔ کہ درصورت عدم تحقق مضمون پیشگوئی یا تحقق اُس کے خلاف کے وہ اسلام کو سلام کرے۔ اور دین اسلام

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲۵ ۔ اسکی طرف سے ملحوظ و برقرار ہے کیونکہ اس شرط سے اُس نے انکار نہیں کیا۔ گو فریق ثانی نے نشان دیکھنے پر صرف اس بات کو تو مانا ہے کہ وہ مسلمان ہو جائیگا۔ مگر اس بات کو تسلیم نہیں کیا کہ بصورت عدم قبول اسلام وہ نصف جائداد فریق مقابل کو دیدیگا +

* اسکی ایک نظیر حضرت صدیق اکبر کا پیشگوئی فتح روم کے متعلق مشرکین مکہ کے اس شرط کو قبول کرنا ہے کہ اگر ۹ سال کے عرصہ میں روم کو فتح نہ ہوئی تو اُس کے بدلے میں سو اونٹ بطور تاوان بھر دونگا اس موقعہ پر آپنے یہ نہ کہا کہ اگر یہ پیشگوئی قرآن پوری نہ ہوئی تو میں دین اسلام چھوڑ دونگا + (اشاعۃ السنۃ نمبر ۱ جلد ۲ وغیرہ ملاحظہ ہوں اور تفاسیر معالم فتح البیان وغیرہ) +

117

چھوڑ کر مرتد ہو جائے۔ بلکہ یہ واجب اور لازم ہے کہ درصورت عدم تحقق پیشگوئی یا بشارت یا تحقق خلاف یہ سمجھے۔ کہ میری وہ پیشگوئی خدا کی طرف سے نہ تھی اگر تھی تو اُسکے معنے وہ ظاہری مراد نہ تھے۔ جو مینے سمجھے تھے۔ اس پیشگوئی کا وقوع نہیں ہوا۔ تو اس سے معلوم ہوا۔ کہ میرا وہ الہام جھوٹا اور شیطانی تھا۔ یا اسکے معنے مینے غلط سمجھے تھے۔ اس سے اسلام جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ ایسا ہو۔ تو اس سے لازم آتا ہے۔ کہ اسلام اس کے الہام کے تابع ہے۔ وہ تابع اسلام نہیں ہے۔ جس کا کوئی مسلمان قائل نہیں ہے۔ ہم نے تو اس اصول کو غیر نبی کی اُن پیشگوئیوں اور الہامات و بشارات کی نسبت جو بالآخر دین اسلام کی صداقت کے معارض و مزاحم ہوں۔ بیان کیا ہے۔ مگر طرفہ یہ ہے۔ کہ کادیانی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عام پیشگوئیوں اور بشارات کی نسبت یہی جنرل رول قرار دیا اور کہا ہے۔ کہ عموماً آنحضرت کی پیشگوئیوں کی ظاہری معنے مراد نہیں ہوا کرتے۔ اور اگر اُن کے ظاہری معنے پر زور ڈالا جائیگا۔ تو درصورت عدم ظہور معانی ظاہری ایمان ہاتھہ سے جاتا رہیگا۔ چنانچہ آپ نے اپنے ازالہ کے صفحہ ۱۴۰ میں کہا ہے۔ اور پیشگوئیوں کے بارے میں یہ ضروری نہیں۔ کہ وہ ضرور اپنی ظاہری صورت میں پورے ہوں بلکہ اکثر پیشگوئیوں میں ایسے ایسے اسرار پوشیدہ ہوتے ہیں۔ کہ قبل از ظہور پیشگوئی خود انبیاء کو بھی جن پر وہ وحی نازل ہو سمجھہ میں نہیں آسکتے۔ چہ جائے کہ دوسرے لوگ اُن کو یقینی طور پر سمجھہ لیویں دیکھو جس حالت میں ہمارے سید و مولیٰ آپ اس بات کا اقرار کرتے ہوں کہ بعض پیشگوئیوں کو مینے کسی اور صورت پر سمجھا اور ظہور اُن کا کسی اور صورت پر ہوا۔ تو پھر دوسرے لوگ گو فرض کے طور پر ساری امت ہی کیوں نہ ہو۔ کب ایسا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ کہ ہماری سمجھہ میں غلطی نہیں۔ سلف صالح ہمیشہ اسی طریق کو

پسند کرتے رہے ہیں کہ بطور اجمالی پیشگوئی پر ایمان لے آویں۔ اور اسکی تفصیل یا اس بات کو کہ وہ کس طور سے ظہور پذیر ہوگی۔ حوالہ بخدا کریں۔ اور میں پہلے ہی لکھ چکا ہوں۔ کہ اقرب بامن جس سے ایمان سلامت رہ سکتا ہے۔ یہی مذہب ہے۔ کہ محض الفاظ پیشگوئی پر زور نہ ڈالا جائے۔ اور تحکم کے راہ سے یہی دعوی نہ کیا جائے کہ ضرور اس کا ظہور ظاہری صورت پر ہی ہوگا۔ کیونکہ اگر خدانخواستہ انجام کار ایسا نہ ہوا تو پھر پیشگوئی کے صداقت میں طرح طرح کے شکوک پیدا ہو کر ایمان ہاتھ سے گیا۔ ایسی کوئی وصیت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہرگز ثابت نہیں ہوسکتی کہ تم نے پیشگویوں کو ظاہر پر حمل کرتے رہنا کسی استعارہ یا تاویل وغیرہ کو ہرگز قبول نہ کرنا۔ اب سمجھنا چاہئے کہ جبکہ پیشگویوں کے سمجھنے کے بارے میں خود انبیاء سے امکان غلطی ہے۔ تو پھر امت کا کورانہ اتفاق یا اجماع کیا چیز ہے ازالہ کے صفحہ [illegible] میں کہا ہے میں پھر دوبارہ کہتا ہوں۔ کہ اس بارہ میں عام خیال مسلمانوں کا گو ان میں اولیا بھی داخل ہوں اجماع کے نام سے معصوم نہیں ہوسکتا مسلمانوں نے صورت پیشگویوں کو مان لیا ہے۔ انکی طرف سے ہرگز یہ دعوی نہیں۔ اور نہ ہونا چاہئے۔ کہ خدا تعالیٰ اس بات پر قادر نہیں کہ شاید اس پیشگوئی کے ایسے تفاصیل مخفی ہوں۔ جو ابتک کھلے نہیں۔ درحقیقت تمام انبیاء کا یہی مذہب رہا ہے۔ کہ وہ پیشگوئی کی اصل حقیقت کو خدا تعالیٰ کے وسیع علم پر چھوڑتے رہے ہیں اسی وجہ سے وہ مقدس لوگ باوجود بشارتوں کے پانیکے پھر بھی دعا سے دست بردار نہیں ہوتے تھے۔ جیسا کہ بدر کی لڑائی میں فتح کا وعدہ دیا گیا تھا۔ مگر ہمارے سید و مولیٰ رو رو کر دعائیں کرتے رہے۔ اس خیال سے کہ شاید پیشگوئی میں کوئی ایسے امور مخفی ہوں یا وہ کچھ ایسے شروط کے ساتھ وابستہ ہوں جن کا علم ہم کو نہیں دیا گیا۔ اور اسکے صفحہ ۳۹۶ میں کہا ہے۔ سو ان وقتوں میں نبی کریم کو بطور تسلی دہی

118

فرمایا گیا۔ کہ اگرچہ حالت نازک ہے مگر تو باعث ضعف بشریت شک مت کر یعنے یہ خیال مت کر کہ شاید اس پیشگوئی کے معنے اور ہونگے"۔ اس کلام میں کادیانی کے بہت سے اکاذیب وملحدانہ مغالطات پائے جاتے ہیں۔ (جیسے **کادیانی کا یہ کہنا** کہ انبیاء اپنے پیشگوئیوں کے معنے نہ سمجھتے تھے۔ اور اُن میں غلطی کرتے۔ اور یہ **کہنا** کہ امت محمدیہ کا اتفاق کورانہ اجماع ہے۔ اور **یہ کہنا** کہ آنحضرت صلعم جنگ بدر میں اس خیال سے دعا وتضرع کرتے تھے۔ کہ شاید پیشگوئی فتح بدر سے کچھ اور مراد ہو وغیرہ وغیرہ جملہ انبیاء اور آنحضرت خاتم الانبیاء پر افترا ہے مگر اس افترا کی تفصیل کا یہ محل نہیں۔ بلکہ ہمارا **ریویو ازالہ** کادیانی" اس کا محل ہے۔ اس مقام میں اس کلام کو صرف اس امر کے اظہار کی غرض سے نقل کیا گیا ہے۔ کہ اس میں کادیانی نے بڑے زور سے بیان کیا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کی پیشگوئیوں کے ظاہری معنے کا مراد ہونا یقینی اور ضروری نہیں۔ بعض پیشگویوں کے آنحضرت نے ظاہری معنے سمجھے تو وہ خطا نکلے۔ لہذا ہر ایک پیشگوئی نبوی کے ظاہری مراد لینے سے زوال ایمان کا اندیشہ ہے کیونکہ ممکن ہے۔ کہ ان ظاہری معنے کا ظہور نہ ہو۔ اور پھر آنحضرت کی نسبت شک پیدا ہو۔ اور اس سے ایمان جاتا رہے"۔ **کادیانی** کے اس **بیان** پر اس پر یہ الزام قائم ہوتا ہے جب آنحضرت صادق ومصدوق کی پیشگویوں کی نسبت کادیانی کا یہ اعتقاد ہے تو پھر وہ اپنی پیشگویوں کے (جو بطور نشان صداقت اسلام وہ مخالفین اسلام کے مقابلہ پیش کرتا ہے) ظاہری معنے کا کیونکر یقین کر سکتا ہے۔ اور کس طرح ان معنے کے ظہور کو اسلام کی صداقت کی شرط ٹھہرا سکتا ہے۔ کیوں جائز نہیں۔ کہ اُنکے ظاہری معنے مراد نہ ہوں۔ کیا اسکا الہام آنحضرت صلعم کے الہام کی نسبت زیادہ یقینی ہے۔ اور وہ اپنے الہام وپیشگوئی کے معنے سمجھنے میں خطا سے معصوم ہے۔ اس کا اگر یہ **دعوی** ہے۔ تو پھر اسکے کفر میں کیا شک ہے اور اگر وہ یہ

دعویٰ نہ کرے اور اپنے اس اصول اور جنرل رول کو اپنے پیشگوئیوں کی نسبت بھی مان لے - اور یہ اقرار کرے - کہ اس کی پیشگوئیاں بھی ظاہری معنے کے یقین کے موجب ومثبت نہیں ہوتیں - اور وہ احتمال رکھتے ہیں کہ اُن کے ظاہر معانے مراد نہ ہوں تو پھر اس کا مخالفین اسلام کے مقابلہ یہ کہنا - کہ اگر میری پیشگوئی کا وقوع نہ ہوا - اور میں نے آسمانی نشان نہ دکھایا - تو میں مذہب عیسائی قبول کر لونگا - اور دین اسلام چھوڑ دونگا - دیدہ دانستہ التزام وتسلیم کفر نہیں ہے - تو اور کیا ہے - اور اس صورت میں بھی بحکم اس مسئلہ فقیہہ وعلم* عقائد کے کہ جو شخص زمانہ آئندہ میں کفر کا ارادہ کرے وہ دم نقد اور سرِدست کافر ہو جاتا ہے + اس کے کفر میں کیا کسر رہتی ہے - اور اگر اس نشان کادیانی کا ظہور نہ ہوا - اور پندرہ مہینے میں اُس کا مقابل فوت نہ ہوا - تو اس سے بجز اس کے اور کیا سمجھا جائیگا - کہ اُس نے اس مقابلہ اور دعویٰ سے کمال میں جنگ زرگری کیا ہے - اور دیدہ دانستہ مخالفین اسلام کو موقع دیا ہے کہ وہ اس نشان کے عدم ظہور سے اسلام کو جھوٹا (عیاذاً باللہ) کہیں اور اہل اسلام کے مقابلہ میں اپنی فتح ظاہر کریں +

یہ اس لاف زنی (یا پیشگوئی) کے بحق اسلام **مضر** ہونے کا **بیان** ہے اب اس کا کذب وافترا ہونا ثابت کرکے اسلام سے اس کی مضرت کے مدافعت عمل میں آتی ہے

اس لاف زنی (یا پیشگوئی) کے الہامی نہ ہونے پر اندرونی اور بیرونی دو قسم کی شہادت پائی جاتی ہے +

اس پیشگوئی کے افترا ہونے پر اندرونی شہادت

اس پیشگوئی کے دروغ وافترا ہونے پر بہت سے دلائل وعلامات خود اس پیشگوئی

* وکذا لونوی ان یکفر فی الاستقبال کفر فی الحال (شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۴۲) مطبوعہ مطبع دہلی

میں پائے جاتے ہیں جن سے قطعاً ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ پیشگوئی الہامی نہیں حلم شیطانی ہے

دلیل اول - اس کا مضمون (طالب نشان کے لئے موت کی خبر) ہی ایسا ہے۔ کہ وہ ہرگز ہرگز الہام رحمانی نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ نشان ایک ایسے شخص (ڈپٹی عبداللہ آتھم) کو دکھایا گیا ہے۔ جو کسی نشان کے دیکھنے پر دین اسلام قبول کرنے اور مسلمان ہو جانیکا اقراری تھا۔ (چنانچہ اس کا یہ اقرار کادیانی نے خود اپنی تحریرات میں نقل کیا ہے[۱]) پھر یہ نشان اسی کی موت ہوا اور اُس کا ظہور اس کے مرجانے کے بعد ہوا۔ تو وہ اسکے لئے کیونکر نشان ہوگا۔ وہ اُس کو کیونکر دیکھیگا۔ اور اُس کو دیکھکر اسلام پر ایمان کیونکر لائیگا کیا وہ مرنے کے بعد ایمان لائیگا۔ اور اس کا یہ ایمان شرعاً معتبر ہوگا۔ اور وہ اسی وقت (بعد الموت) کادیانی کے سوال کا جواب دیگا۔ کہ ہاں یہ پیشگوئی میرے منشا کے موافق پوری ہو گئی۔ اور یہ آنحضرت صلعم کی رسالت پر محکم دلیل قائم ہو گئی"۔ نہیں ہرگز نہیں ایسے شخص کو جو بظاہر طالب حق و متعلق قبول اسلام تھا ایسا نشان جو اسکے مرنیکے بعد ظہور پذیر ہو دکھانا اور اُس سے اسکے وقوع پر اسلام اور نبوت پیغمبر علیہ السلام کی تصدیق چاہنا ادنی عقلمند انسان کا کام نہیں ہے۔ پھر یہ کام خدا تعالیٰ حکیم و علیم و رحیم کا کام کیونکر ہو سکتا۔ یہ تو محض تلاعب اور حماقت اور سفاہت ہے جس سے خدا تعالیٰ کے شان اجل و ارفع ہے۔ اور یہ شیطان ہی کا کام ہے۔ اور وہی کادیانی کو ایسی باتوں کا القا و الہام کرتا ہے۔ اور لوگوں سے اسکی ہنسی و تذلیل کراتا ہے۔ اور اگر یہ صرف گیدڑ بھبکی ہے۔ اور اس سے کادیانی کا مقصود یہ ہے۔ کہ وہ شخص موت سے ڈر کر ایمان لے آوے۔ اور اس سے کادیانی کی ولایت اور الہام ثابت ہو۔ تو یہ بھی

---

[۱] دیکھو صفحہ ۲۲۴ رسالہ ہذا جس میں رسالہ اظہار کادیانی یہ اقرار منقول ہے۔ اور صفحہ ۲۲۴ و ۲۲۵ جس میں مباحثہ کادیانی کے آخری پرچہ سے منقول ہے کہ کادیانی نے ڈپٹی عبداللہ آتھم)

خدا تعالیٰ وتقدس کے شان سے بعید ہے۔ اور ایسے ایمان کا شرعاً کچھ اعتبار نہیں ہے۔ جو مارے جانے سے ڈر کر اور مجبور ہو کر بغیر یقین اور انشراح صدر کے قبول کیا جائے اللہ تعالیٰ نے صاف فرمایا ہے۔ لا اکراہ فی الدین۔ اور کادیانی نے بھی اس مسئلہ کو عیسائیوں کے مباحثہ میں بڑے زور کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس بیان سے ثابت ہوا۔ کہ یہ نشان مار ڈالنے کی دہمکی کا ایک بظاہر طالب نشان و مدعی قبول اسلام وایمان کے مقابلہ میں آسمانی نشان ہرگز نہیں ہو سکتا۔ خود اس کا مضمون اسکے نشان نہ ہونے پر قوی دلیل ہے +

دلیل دوم۔ اس پیشگوئی میں مقابل مخالف حق ہلاک ہونیوالے کی کوئی تعیین و تشخیص نہیں ہوئی۔ صرف فریق مخالف حق کا ہلاک ہونا بتایا گیا ہے۔ جس سے نہ تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے فریق عیسائی کے تمام ممبر یا حاضرین جلسہ یا متصدیان و معاونین مباحثہ (جن میں ڈپٹی عبداللہ آتھم کے علاوہ اَور اشخاص (پادری جی ایل ٹھاکر داس۔ پادری عبداللہ اور پادری ٹامس ہاول صاحب اور ڈاکٹر ایچ ایم کلارک صاحب وغیرہ وغیرہ بھی داخل تھے) مراد ہیں یا ان میں سے کوئی خاص شخص۔ اس ابہام و عدم تعیین سے یہ مقصود معلوم ہوتا ہے کہ اگر بحسب اتفاق وانقضاء مدت عمر ڈپٹی عبداللہ آتھم (جن کے پاؤں گور میں لٹک رہے ہیں اور وہ اپنی پیرانہ سالی اور

بقیہ حاشیہ سے نشان دیکھنے کا سوال نقل کیا۔ پھر اس کے جواب میں کہا ہے کہ میں اس کے لئے دعا کرتا رہا۔ جس پر مجھے یہ نشان ملا۔ اور پھر بعد نقل و تفسیر نشان مذکور کادیانی نے ڈپٹی عبداللہ آتھم سے یہ سوال کیا ہے۔ کہ اگر یہ نشان پورا ہو گیا۔ تو آپکے منشاء کے موافق یہ کامل پیشگوئی ہو گی یا نہیں۔ اور یہ آنحضرت صلعم کے سچے نبی ہونے پر محکم دلیل ہو گی یا نہیں +

120

کمال درجہ کی کمزوری وجہہ سے گویا مصرع اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نمی مانڈ کا مصداق ہو رہے ہیں) اِس دنیا سے سدھارے تو اُن کو اس کا مصداق بنایا جائیگا۔ ورنہ یہ کہدیا جائیگا کہ گروہ عیسائی سے اور شخص مراد ہے۔ جس کا تمام عیسائیان پنجاب وہندوستان سے یا خاصکر عیسائیان جنڈیالہ وامرتسر سے (جو مباحثہ میں شریک تھے) پندرہ ماہ میں فوت ہونا ممکن ہے +

اس پیشگوئی کا یہ ابہام اور اس سے یہ مقصود بھی قطعی دلیل ہے کہ یہ الہام خدا کی طرف سے نہیں ہے۔ بلکہ یہ شیطان ہی کا احتلام ہے۔ جو ہمیشہ اپنے دوستوں کو دہوکہ میں ڈالتا ہے۔ اور ایسے دہوکے دینے والا الہام کرنا اُسیکا کام ہے +

دلیل سوم۔ اس پیشگوئی میں فریق مخالف حق کے فوت ہو جانے کی صریح لفظ موت سے خبر نہیں دی صرف یہ کہا ہے کہ وہ ہاویہ میں (یعنی جہنم میں) ڈالا جائیگا۔ جو ہر ایک مخالف حق کا ٹھکانا ہے۔ پھر اسکی تشریح کادیانی نے اپنی تفسیر میں کی ہے جس سے اسکا یہ مقصود معلوم ہوتا ہے کہ اگر ڈپٹی عبداللہ آتھم یا کوئی اور عیسائی ہندوستان وپنجاب سے مرگیا۔ تو اُس کو اس پیشگوئی کا مصداق ٹھہرالیا جائیگا۔ اور اگر اس عرصہ میں کوئی بھی نہ مرا تو یہ کہا جائیگا کہ ہاویہ میں گرائے جانے سے مرجانا مراد ہونا ہماری طرف سے بطور تفسیر بالرائے بیان ہوا تھا اصل الہام وپیشگوئی میں صرف ہاویہ میں گرایا جانا بیان ہوا ہے۔ جو ضرور وقوع میں آئیگا۔ جب کوئی ان میں سے مریگا۔ اور پھر اُٹھایا جائیگا۔ اور آخر جہنم میں جائیگا اس پیشگوئی کا یہ ابہام اور پھر اسکی تفسیر مذکور بھی اس بات پر دلیل ہے۔ کہ یہ پیشگوئی خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ دہوکہ بازی ہے جو شیطان ہی کا کام ہے۔ نہ خدائے رحمان کا +

دلیل چہارم۔ اس میں جو لفظ عمداً لکھا گیا ہے۔ یہ بھی اُس دھوکہ کی غرض سے لکھا گیا ہے کہ اگر ان میں سے کوئی نہ مرا۔ تو یہ کہا جائیگا۔ کہ یہ لوگ جو خدا پر افترا کرتے ہیں

عمداً نہیں کرتے۔ ان کی سمجھ میں غلطی ہے۔ اس لئے یہ ہلاک نہیں ہوئے۔ اور اگر
اس لفظ سے اس دہو کہ دہی کی غرض نہیں۔ تو پھر اسکا ذکر و اظہار لغو ہے چونکہ
اس شرط کی تحقیق و عدم تحقیق کا علم خدا تعالیٰ کو ہی ہو سکتا ہے۔ نہ کسی بشر کو اور
عذاب موت بھیجنا بھی اسیکا فعل ہے۔ پس اگر الہام خدا کی طرف سے ہوتا۔ تو اپنے
فعل کی شرط کی تحقیق یا عدم تحقیق کو وہ خود ہی دیکھ لیتا۔ بندوں کے سامنے اس
شرط کے اظہار کا کیا فائدہ ہوا۔ وہ تو اس شرط کا امتحان بلا اعلام خداوندی
کسی صورت سے نہیں کر سکتے۔ لہذا یہ لفظ بھی اس بات پر دلیل ہے۔ کہ یہ
الہام رحمانی نہیں افترا شیطانی ہے +

دلیل پنجم۔ اس پیشگوئی کے ظہور کی میعاد جو بلحاظ ۱۵ ایوم مباحثہ کے پندرہ
دن تک مقرر کی گئی ہے یہ بھی مشعر ہے۔ کہ یہ الہام رحمانی نہیں بلکہ افترا شیطانی
ہے۔ اولاً اس لئے کہ [illegible] نہیں ہوا [illegible]
دو دن اتوار کے سبب ناغہ اور ترک مباحثہ ہوا نہ فعل مباحثہ۔ پس اگر یہ سزا موت
بلحاظ ایام مباحثہ تجویز ہوئی تھی تو مناسب تھا کہ تیرہ ہی دن میں یہ سزا ملتی۔
ثانیاً اس لئے کہ اگر یہ سزا ان دنوں کے (تیرہ ہوں خواہ پندرہ) لحاظ سے
تجویز ہوئی ہے۔ تو اس سے مفہوم ہوتا ہے۔ کہ اگر مباحثہ میں زیادہ دن لگ
جاتے پندرہ کے بیس یا تیس دن ہو جاتے۔ تو یہ سزا بھی بیس یا تیس دن تک
ٹل جاتے۔ اور اس میں تاخیر واقع ہوتی۔ اور یہ تاخیر سزا بتمادی وقت گناہ
مضمون سزا کے مخالف ہے۔ اور ایک قسم کا رحم و حلم و انعام آلہی ہے۔ اور یہ
خدا تعالیٰ کی شان نہیں۔ کہ جتنے دن بندہ گناہ میں زیادہ صرف کرے۔ اتنے
دن خدا تعالیٰ اس کی سزا میں دیر کرے۔ اور پھر سزا دے تو وہی دے جو بصورت
جلدی دینا چاہتا تھا اور اس پر کچھ زیادتی نہ کرے وہ سزا میں دیر کرتا ہے تو پھر

121

سخت سزا دیتا ہے کما قیل بیت تو مشو مغرور بر حلم خدا + دیر گیرد سخت گیرد مر ترا +
یہودیوں نے یہ احمقانہ بات بنا رکھی تھی۔ کہ جتنے دنوں (چالیس روز) ہم نے بچھڑے کی عبادت کی ہے۔ اتنے دنوں ہم کو عذاب ہوگا اس سے کم یا زیادہ نہ ہوگا۔ مگر یہ حماقت کسی یہودی کو بھی نہ سوجھی (جو کادیانی یا اس کے ملہم بے عقل (معلم الملکوت) کو سوجھی ہے کہ جتنے دن گناہ میں دیر ہوگی اتنے ہی دن نزول عذاب میں دیر ہوتی رہیگی۔ اور اگر اِس مہلت و بیان مدت سے کادیانی کی یہ مراد ہے۔ کہ پندرہ ماہ اخیری حدّ و انتہا مدت سزا ہے اور وقوع سزا اس سے پہلے ہی ہو جائیگا۔ تو اس پر یہ دو سخت اور مشکل اعتراض وارد ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ اِس صورت میں پندرہ دن کا لحاظ لغو اور بیہودہ ہوجاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ قبل الوقوع [illegible] الوقوع بتانا خدا تعالیٰ کی حکیمانہ شان سے بعید ہے تو اِس کا عکس سراسر حکمت ہے۔ چنانچہ صفحہ ۱۳۱ نمبر ۱ جلد ۱۵ میں بیان ہوچکا ہے۔ یہ پانچ وجوہات و دلائل اندرونی کی شہادت کی ہیں۔ جن سے صاف ثابت ہے۔ کہ یہ پیشگوئی الہام رحمانی نہیں۔ افترا شیطانی ہے۔ اب بیرونی شہادت سُنو +

اس پیشگوئی کے افترا ہونیکی بیرونی شہادت

قرآن اور حدیث کی قطعی شہادت سے ثابت ہے۔ کہ الہام رحمانی اور شرف خطاب و ہم کلامی خداوندی کا محل وہی لوگ ہوتے ہیں۔ جو اہل کمال ایمان ہوتے ہیں۔ اور صاحب اخلاق حمیدہ و اوصاف جمیلہ۔ نہ کافر۔ کذاب۔ بدخلق خود غرض اور ایسے آفات کے محل۔ اور یہ بات ظاہر اور تصانیف کادیانی سے بخوبی ثابت ہے۔ کہ کادیانی ادنیٰ درجہ کا مسلمان نہیں ہے۔ وہ خدا تعالیٰ

کو اسکی صفت قدرت کاملہ کے ساتھ نہیں مانتا۔ اور خدا تعالیٰ کو اس امر سے عاجز جانتا ہے۔ کہ وہ کسی زندہ انسان کو ایک مدت مثلاً ہزار سال تک غذا اور ہوا وغیرہ ضروریات دنیاوی کے بغیر زندہ رکھے۔ اور بنائً علیہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے زندہ آسمان پر موجود ہونے پر یہ سوالات کرتا ہے۔ کہ وہ کرہ زمہریری سے کیونکر گذر گئے۔ اور آسمانی پران کے سانس لینے کے لئے ہوا کہاں ہے۔ اور وہ آسمان پر کھانا کہاں سے کھاتے ہونگے پائیخانہ کہاں پھرتے ہونگے۔ وغیرہ وغیرہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُنکی صفت و شان ختم نبوت کے ساتھ نہیں مانتا اور اس ختم نبوت کو توڑکر وہ خود مدعی نبوت و رسالت بن بیٹھا ہے۔ اسی طرح وہ اور اصول و اعتقادات اسلامیہ کو نہیں مانتا اور اخلاق کا یہ حال ہے۔ کہ اگر کسی پیر اسکو بزرگ کا [illegible] بھی ہو تو اُسکی [illegible] بدگوئی کرتا [illegible] اُسکو [illegible] کہتا ہے بلکہ بلا عوض عام مسلمانوں کو گالیاں دیتا ہے۔ اور اس کی خود غرضی تو اسکی ہر ایک کارروائی سے عیاں ہے۔ جہاں کوئی بات کہتا یا کوئی تجویز نکالتا ہے وہاں فلوس کا سوال موجود ہے۔ اور ہزارہا روپیہ کا مسلمانوں کا خورد برد کر چکا ہے۔ اور ہنوز ہَلْ مِنْ مَزِیْد (یعنے کچھ اور بھی ہے) کی صدا جاری ہے۔ ان باتوں کا ثبوت اس کی تصانیف و اشتہارات میں موجود ہے۔ جن کا خلاصہ اشاعۃ السنۃ میں منقول۔ پھر ایسا بد اعتقاد و بد خلق خود غرض صاحب الہام و شرف خطاب الٰہی سے مشرف کیونکر ہو سکتا ہے۔ یہ بیرونی شہادت تفصیل طلب ہے۔ اور یہ پیشگوئی مذکور کی افترا و کذب ہونے پر ان ہی لوگوں کے نزدیک شہادت بن سکتی ہے جن کو کادیانی کے حالات و اعتقادات مذکورہ بالا کا تفصیلی علم ہو۔ اشاعۃ السنۃ کے پرانے ناظرین تو اس تفصیل سے بخوبی آگاہ ہیں۔ لہذا وہ اس شہادت کو قطعی شہادت سمجھینگے + نئے ناظرین اس تفصیل پر مطلع نہ ہوں تو وہ تصانیف کادیانی۔ فتح۔ توضیح

122

ازالہ - وساوس کو دیکھیں - اور ساتھ ہی اس کے اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۱۲ و جلد ۱۳ وغیرہ کو بھی ملاحظہ فرماویں - اس سے وہ یقین کر لینگے کہ یہ شہادت اندرونی شہادت سے بڑھکر اس پیشگوئی کے کذب و افترا ہونے پر دلیل ہے یہ اس پیشگوئی کے کذب و افترا ہونیکا ثبوت ہے - اب اسکی بحق اسلام حضرت کی مدافعت کیجاتی ہے +

اس پیشگوئی کے عدم وقوع کی صورت میں اسکی حضرت کی مدافعت

ناظرین! پیشگوئی مذکور کا وقوع نہ ہوا - تو اس عدم وقوع سے نہ کسی مسلمان کو یہ پہنچتا ہے - کہ وہ اس سے عدم صداقت اسلام نکال لے - اور اسلام کو سلام کر کے عیسائی یا مرتد ہوجائے - کیونکہ خدا اور اسکے رسول نے کادیانی کو پیشگوئی کرنے اور اپنے نبوت کا منصب عطا نہیں کیا - اور کسی آیت یا حدیث میں نہیں فرمایا - کہ ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی جیسے کادیانی اپنی خواہش نفس سے کچھ نہیں کہتا - وہ جو کچھ کہتا ہے - خدا کی وحی ہوتی ہے و بنا بریں علیہ یہ نہیں فرمایا اگر اسکی کوئی بات جھوٹی نکلے - تو ہم جھوٹے ہونگے - اور نہ کسی عیسائی یا اور مخالف اسلام کا یہ حق ہے - کہ وہ اس پیشگوئی کے جھوٹے ہونے پر اسلام پر الزام قائم کریں - وہ لوگ انصاف سے کام لیکر یہ سوچیں - اور بتادیں کہ اسلام نے اسکو ان لوگوں کے مقابلہ کے لئے کب منتخب کیا اور اپنا وکیل بنایا ہے - اور اسکی شکست و الزام کو کب اپنی شکست و الزام تسلیم کیا ہے - پادری لوگ تو خود جانتے اور ایک اشتہار مطبوعہ مختصر پریس ضمیمہ نور افشاں ۲۲ اپریل ۱۸۹۳ء میں اس امر کو تسلیم کر چکے ہیں - کہ یہ شخص باتفاق میجارٹی اہل اسلام اسلام سے باضابطہ خارج کیا گیا ہے - پھر وہ اس کے الزام کو اسلام کا الزام کیونکر بنا سکتے ہیں - یہ اس پیشگوئی کے عدم وقوع پر اس کے حضرت کی مدافعت ہے - اب اسکے اس حضرت کی مدافعت کیجاتی ہے - جو بصورت

اس کے وقوع کے اسلام کے حق میں متصور ہے *

بصورت وقوع اس پیشگوئی کے مضرت اور اسکے مدافعت

اس پیشگوئی کا وقوع ہوا- یعنے پندرہ مہینے کے عرصہ میں ڈپٹی عبداللہ آتھم - یا پادری ڈاکٹر کلارک یا کسی اور عیسائی مباحث یا معاون کا انتقال ہوگیا- تو اس سے باقیماندہ عیسائیوں کا مسلمان ہوجانا- تو متوقع ہی نہیں- کیونکہ اگر یہ پیشگوئی ڈپٹی عبداللہ آتھم کے موت سے پوری ہوگئی تو انکا ایمان بعد الموت متصور ہی نہیں- رہے باقی عیسائی سو ان میں سے کسی نے یہ نشان یا کوئی اور نشان دیکھکر اسلام لانے کی شرط تسلیم نہیں کی اور اگر ڈپٹی عبداللہ آتھم کے سوا کوئی اور صاحب فوت ہوئے تو ڈپٹی عبداللہ آتھم [illegible] فوت ہونیوالے کی تعیین نہیں کی تھی- اور خارجا میرے فوت ہونیکی خبر مشہور رکھی تھی- اب میں تو زندہ ہوں اور اس فوت ہونیوالے کو اس پیشگوئی کا اثر کس دلیل سے مان لوں- کیوں جائز نہیں کہ وہ شخص حسب اتفاق اور عام دستور زمانہ کے موافق فوت ہوا ہے- ہاں اسکے وقوع سے بہت سی مسلمانوں کے مرتد اور عیسائی (یعنے مرزائی) ہوجانیکا اندیشہ ہے وہ اس سے کادیانی کا ولی ملہم اور کلام خطاب الٰہی سے مشرف ہونا سمجھ لینگے- اور اس اعتقاد سے وہ کادیانی کی پیروی و مریدی اختیار کر کے اسکے عقائد کفریہ کو مانکر مرتد ہوجائینگے- لہذا اس مضرت کے مدافعت زیادہ ضروری ہے- اور ان نادان مسلمانوں کے اس ارتداد کی محافظت میں کوشش کرنا ہمارا اسلامی فرض ہے- جو ادا کیا جاتا ہے *

ناظرین! یہ پیشگوئی اگر وقوع میں آگئی تو اسکو آپ الہامی اور کادیانی کے ملہم اور ولی ہونیکے نشانی نہ سمجھیں- بلکہ وجوہات شہادت اندرونی و بیرونی کو توجہ سے

123

ملاحظہ فرما کر یقین کریں۔ کہ یہ پیشگوئی الہام رحمانی نہ تھی بلکہ ایک دروغ گوئی دلافزنی تھی جو اتفاقاً مطابق واقع نکلی۔ اور یہ شخص اس لائق نہیں ہے۔ کہ وہ خدا کے کلام وخطاب سے مشرف ہو سکے۔ اتفاقاً اس کے وقوع پر اگر آپ صاحبوں کو یہ شبہ وسوال پیدا ہو۔ کہ اگر پیشگوئی خدا کی طرف سے اور الہامی نہ تھی۔ تو یہ واقع کے مطابق کیوں نکلے تو اُس کا حل اور جواب آپ ہمارے ان سوالات سے حاصل کریں۔ جو کادیانی کی پیشگوئی متعلق موت خسر فرضی پر ہم نے رسالہ نمبر ۱ و ۲ جلد نمبر ۱۵ میں کئے ہیں۔ ان سوالات کو پڑھکر آپ لوگ جان جائینگے۔ کہ ایسی پیشگوئیاں۔ کاہن[1]۔ نجومی[2]۔ رملی[3]۔ جفری[4]۔ جوتشی[5] پنڈت[*] سینٹیفک[6] فلاسفر۔ مسمریزیسٹ قیافہ شناس[8]۔ روحانیات[9] تسخیر کے عالم۔ اٹکل[10] باز۔ دلیر بے شرم۔ بھی کرتے ہیں جو بعض اوقات صحیح سچے نکلتے ہیں۔ لہذا جائز ہے۔ کہ کادیانی بھی ان ہی اہل سے ہو اور رمل ونجوم ومسمریزم وغیرہ علوم میں دخل رکھتا ہو۔ اس امکان کا مؤید یہ امر ہی کہ رسالہ نمبر ۱ جلد ۱۵ میں ہم نے کادیانی سے یہ سوال کئے۔ کہ تم علم رمل وجفر ومسمریزم وغیرہ میں دخل رکھتے ہو۔ یا نہیں۔ تو اس کے جواب میں اسنے اس علم ودخل سے انکار نہیں (جیسا کہ اور دو تین باتوں سے جن میں گنجائش انکار

* ان دنوں دہلی میں ایک جوتشی پنڈت اس قسم کی پیشگوئیاں علم جوتش کی مدد سے کر رہا ہے جو حسب اتفاق سچے نکلتے ہیں۔ چنانچہ اخبار عام لاہور یکم ستمبر ۱۸۹۳ء میں مرقوم ہے۔

پنڈت کانشی ناتھ صاحب جوتشی

دہلی کا اخبار لٹن گزٹ لکھتا ہے کہ ناظرین اخبار کے سامنے ہم اسوقت پنڈت صاحب کی غیب دانی کی ایک اور کیفیت جو ۲۰ اگست کو گذری ہے بیان کرتے ہیں جو خالی

پائی صاف انکار کیا) جس سے سمجھا جاتا ہے کہ ان علوم میں ضرور اُسکو دخل ہے۔ اور مسمریزم میں تو اُس کا دخل اسکے صریح کلام سے ثابت ہے۔ جو ازالہ کادیانی کے صفحہ ۳۰۹ میں موجود ہے۔ کہ اگر یہ عاجز اس عمل (مسمریزم) کو مکروہ اور قابل نفرت

بقیہ حاشیہ از دلچسپی نہیں۔ لالہ جگن ناتھ صاحب ساہو دہلی نہر والے کے مکان پر جہاں بہت سے رؤسا ہندو اور مسلمان موجود تھے پانچ بجے ایک کھتری صاحب انگریزی خوان سیاہ کوٹ پتلون پہنے ہوئے آئے اور پنڈت کانشی ناتھ صاحب سے کہا کہ میں آریہ سماج میں ہوں اگر آپ میرے سوال کا جواب دیدیں تو میں اس علم کو سچا سمجھوں اور اس سماج کو چھوڑ دوں پنڈت صاحب نے کہا ہماری طرف سے کوئی چاہے آریہ مت میں رہے چاہے کسی مت میں رہے اس بات سے ہم کو کچھ بحث نہیں۔ ہاں جو سوال تم اپنے دل میں رکھتے ہو اور اس سوال کا جواب [illegible] تو پھر تم کسی محفل یا سبھا یا کمیٹی میں جا کر کسی کا امتحان مت لینا۔ تمہارا سوال یہ ہے کہ کل میرے پاس جو سرکار سے پرچہ آیا ہے بابت امتحان اُس میں مینے کتنے نمبر دیئے ہیں آپ بتلا ئیے۔ اس لڑکے نے اقرار کیا کہ ہاں میرا سوال یہی تھا اور جو آدمی میرے ساتھ ہیں مینے اُن سے بھی کہدیا تھا کہ میں یہ سوال پنڈت صاحب سے کرونگا مگر یہ بتلا ئیے کہ مینے نمبروں میں کونسا ہندسہ دیا ہے۔ پنڈت صاحب نے ہندسہ کا بچار کر کے اُسیوقت یہ کہا کہ تم نے آٹھ کا ہندسہ دیا ہے۔ اُسنے اُسیوقت منظور کیا اور کہا کہ بہت درست ہے آٹھ ہی کا ہندسہ مینے دیا ہے۔ اُسنے کہا کہ آپ مہربانی کر کے میری خطا کو معاف فرما دیں کہ مینے صدہا آدمیوں میں آگر آپ سے ایسا پرشن کیا تو پنڈت صاحب نے کہا ہمارے ہاں تو سیکڑوں سوال ہر روز ایسے ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ابھی ریلوے میں ایک دکشنی برہمن نوکر ہے پنڈت جی نے کہا کہ تمہارے گھر سے

نہ سمجھتا - تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا - کہ ان اجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا" پھر اُس کا اس قسم کی پیشگوئیاں علم رمل یا جفر یا مسمریزم کے ذریعہ سے کرنا - اور ان کا صادق نکلنا کونسی تعجب کا محل ہے قوی الایمان

بقیہ حاشیہ

مہینے کی سات تاریخ لڑکا پیدا ہوگا - سو اُسی تاریخ کو لڑکا پیدا ہوا - اہلی کے محلہ میں ایک پنڈت بنارسی داس کے دو لڑکے چلے گئے تھے - پنڈت مذکور نے جوتشی جی مہاراج سے عرض حال کیا چنانچہ آپ نے دو جنتر دیئے جن کی برکت سے بعد دو تین روز کے وہ لڑکے اپنے گھر آگئے - علیٰ ہذا ایک اور مارواڑی کا لڑکا چلا گیا تھا پنڈت جی نے جنتر دیا اور کہا کہ وہ لڑکا جو گمایا کی طرف چلا گیا ہے بعد تین روز کے گھر آجاویگا - چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا - ایک اور لڑکا رام دھن داس کا چلا گیا تھا - سو پنڈت صاحب نے کہا وہ بعد پانچ روز کے آجاویگا - ایک اور صاحب کا لڑکا چلا گیا تھا پنڈت جی نے فرمایا کہ پندرہ روز کے بعد خبر آویگی - چنانچہ خبر آگئی - ایک کھتری صاحب کی گھرسی لیکر ایک کہار کا لڑکا بھاگ گیا تھا - اُس نے آکر پوچھا پنڈت جی نے کہا کہ اُسکا پتہ لگ جائیگا سو پتہ لگ گیا - ایک مارواڑی کا مقدمہ تھا اُس نے فیصلہ باہمی کی نسبت سوال کیا پنڈت جی نے کہا ہو جائیگا چنانچہ آپس میں فیصلہ ہو گیا - ایک شخص نے پوچھا کہ میرا چچا بمبئی گیا ہوا ہے اُسکی کوئی خبر نہیں آئی وہ راضی خوشی تو ہے پنڈت صاحب نے کہا کہ اُسکی راضی خوشی کی کل خبر آجاویگی دوسرے دن اُسکی خبر آگئی کہ وہ راضی خوشی ہے - ایک صاحب بلند شہر سے آئے اور پنڈت جی سے مقدمہ کے بارے میں پوچھا - پنڈت جی نے فرمایا کہ آج یہ مقدمہ ملتوی رہجائیگا - چنانچہ ایسا ہی ہوا - غرضکہ ایسی ایسی صدہا باتیں ہر روز پنڈت صاحب کی خدمت میں پیش ہوتی رہتی ہیں - اسوقت جتنے لوگ اُس سبھا میں بیٹھے تھے سب نے پنڈت جی مہاراج کو دہنیاد دیا

مسلمانوں سے کامل امید ہے۔ کہ اگر پیشگوئی کا پورا پورا بحسب معنی مشہور ظہور ہو۔ یعنے ڈپٹی عبداللہ آتھم پندرہویں مہینے کی ٹھیک آخری دن فوت ہو جائے۔ تو بھی وہ اس پیشگوئی کو کچھہ چیز قابل وقعت نہ سمجھینگے۔ اور کادیانی کے اعتقاد و عمل وطریق

بقیہ حاشیہ۔ اور یہ کہا کہ ہم نے ایسے مہاتما کا درشن نہیں کیا تھا۔ آج کیا خداوند ایسے سجن کو مدت تک سلامت رکھے۔ پنڈت صاحب کو جو کمال حاصل ہے وہ جوتش اور عمل پر مبنی ہے اور وہ یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ اُن کو الہام ہوتا ہے اور وہ حضرت فلاں ہیں ✦ شاید یہ کادیانی کی طرف اشارہ ہے یہ پیشگوئیاں جو پنڈت کی ہیں اگر واقعی سچی نکلتی ہیں تو اسکی وجہہ ایک پنڈت ایڈیٹر اخبار عام نے خود بیان کردی ہے کہ یہ علم و عمل جوتش پر مبنی ہے۔ الہام نہیں ہیں۔ دجال کادیانی کی یہ پیشگوئی پوری ہوگئی تو اس پنڈت کی پیشگوئیوں سے بڑھ نہ جائیگی۔ ایسا ہی ایک اور جوتشی ملک دکن کی پیشگوئیاں آج کل سچی نکلتی ہیں ✦

چنانچہ اخبار عام ۱۵ نومبر ۱۸۹۳ء میں علم جوتش کے محققوں کے لئے یہ خبر خالی از دلچسپی نہ ہوگی کہ تھیوصوفیکل سوسائٹی کے جنرل پریسیڈنٹ اور بانی کرنل آلکاٹ صاحب نے اپنا زائچہ شائع کیا ہے اور دکن کے ایک مشہور جوتشی نے ازروئے علم کے اسکی نسبت جو کچھہ تعبیر لکھی ہے اس میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ کرنل آلکاٹ صاحب ۲۳ اکتوبر سے ۵ نومبر ۱۹۱۵ء کے درمیان فوت ہونگے۔ کرنل صاحب کی تاریخ ولادت ۲ اگست ۱۸۳۲ء ہے پس اسوقت انکی عمر ۶۱ برس کی ہے اور ابھی بائیس برس تک کرنل صاحب کو زندہ رہنا باقی ہے۔ یہ بھی بتلایا ہے کہ کرنل صاحب کی زندگی میں کیا پیش آیا۔ کب والدہ مریں۔ کب والد فوت ہوئے۔ کب شادی ہوئی کیا اولاد ہوئی۔ کس قسم کا مزاج ہے کیا کچھہ پیش آیا۔ اور کرنل صاحب اس پر

125

کی نظر سے اُسکو ایک دجال وکذاب ورنذیق خیال کرکے بحکم شہادت اندرونی بیرونی اِس پیشگوئی کو ایک رملی یا نجومی یا مسمریزلسٹ وغیرہ کی پیشگوئی سمجھکر اُسکی مضرت سے بچ جائینگے - اور اپنے آپ کو ان مسلمانوں کی نظیر بن کر دکھائینگے - جو دجال موعود سے اس قسم کے خوارق اور نشان دیکھکر بھی اِس کو کافر کہینگے - اور اس کو ظاہری بہشت کو چھوڑکر اسکے آگ میں جانا منظور کرینگے - پر ایمان کو ہاتھ سے نہ دینگے +

حدیث شریف میں آیا ہے - کہ دجال نکلیگا - تو اُس کی طرف مومنوں سے ایک

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الدجال فیتوجہ قبلہ رجل من المؤمنین فیلقاہ المسالح مسالح الدجال فیقولون لہ این تعمد فیقول اعمد الی هذا الذی خرج قال فیقولون لہ اوما تؤمن بربنا فیقول ما بربنا خفاء فیقولون اقتلوہ فیقول بعضہم لبعض	آدمی متوجہ ہوگا اُس کو دجال کی مسلح لوگ دسپاہی ملینگے - اور پوچھینگے تو کہاں کا قصد رکھتا ہے - وہ بولیگا اس آدمی کی طرف قصد رکھتا ہوں جو نکلا ہے - وہ کہینگے - تو ہمارے رب کو نہیں مانتا - وہ کہیگا ہمارا چھپا نہیں رہتا - وہ بولینگے - اس کو قتل کرڈالو ان میں بعض کہینگے کہ کیا تم کو تمہارے

یہ رائے دیتے ہیں کہ بالعموم اکثر باتیں ایسی صحیح ہیں کہ حیرت ہوتی ہے سُنہ فانی [illegible] تیس سے پہلے اور دو جوتشیوں نے اُن کا زائچہ دیکھا تھا اُنہوں نے بھی وہی تاریخ اور سنہ بتلایا تھا - دجال کادیانی کی تو آج تک ایک بھی پیشگوئی ایسی نہیں نکلی جو پنڈت کانشی ناتھہ یا جوتشی دکن کا مقابلہ کرسکیں اور جب کسی صاحب عقل وفہم کے نزدیک جوتشی ان پیشگویوں کے ساتھ الہامی نہیں مانی گئی تو کادیانی کو اس پیشگوئی کے سبب اگر وہ واقعی نکلی کیونکر ملہم کہا جائیگا +

الیس قد نهاکم ربکم ان تقتلوا
احداً دونه فینطلقون به الی الدجال
فاذا رآه المومن قال یا ایها الناس
هذا الدجال الذی ذکر رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال فیامر الدجال
به فیشبح فیقول خذوه وشجوه فیوسع
ظهره وبطنه ضربا قال فیقول اوما
تومن بی قال فیقول انت المسیح الکذاب
قال فیومر به فیوشر بالمنشار من
مفرقه حتی یُفرق بین رجلیه قال
ثم یمشی الدجال بین القطعتین ثم
یقول له قم فیستوی قائما ثم یقول له
اتومن بی فیقول ما ازددت فیك
الا بصیرة قال ثم یقول یا ایها الناس
انه لا یفعل بعدی باحد من
الناس قال فیاخذه الدجال لیذبحه
فیجعل ما بین رقبته الی ترقوته
نحاسا فلا یستطیع الیه سبیلا قال
فیاخذ بیدیه ورجلیه فیقذف به
فیحسب الناس انما قذفه الی النار
وانما القی فی الجنة فقال رسول الله صلی الله

رب (دجال) نے اس سے منع نہیں کیا
کہ اُسکی غیر حاضری میں کسی کو قتل کرو۔ تو
وہ اس کو دجال کے پاس لے چلینگے جب
مومن دجال کو دیکھیگا یہ کہیگا۔ لوگو! یہ
وہی دجال ہے جس کا ذکر رسول اللہ
صلعم نے کیا تھا۔ پھر دجال حکم دیگا۔ کہ اسکا
سر زخمی کرو۔ پھر وہ اُس کو خوب زخمی کرینگے
اور اسکی پشت اور پیٹ کو مار مار کر لمبا اور
وسیع کرینگے پھر دجال اُسکو کہیگا۔ (اب
بھی) تو مجھ پر ایمان نہیں لاتا۔ وہ بولیگا۔
تو [illegible] کذاب ہے [illegible] دجال [illegible] چوٹی [illegible]
آرہ رکھکر اُس کو دو ٹکڑے کرادیگا۔ پھر ان
دو ٹکڑوں کے مابین چلیگا۔ پھر اُس کو کہیگا
تو کھڑا ہو جا۔ تو برابر ہو کر کھڑا ہو جائیگا۔
پھر دجال کہیگا۔ کہ (اب تو) تو مجھ پر ایمان
لائیگا؟ وہ کہیگا اب میرا یقین تیرے دجال
ہونے کی نسبت زیادہ ہو گیا ہے پھر وہ
مومن لوگوں سے کہیگا۔ اب اُسکو کسی پر
اس فعل (قتل) کی قدرت نہ ہوگی۔ پھر
اسکو دجال ذبح کرنیکے لئے پکڑیگا تو خدا تعالیٰ
اسکی گردن پر تانبہ رکھ دیگا۔ تو دجال کو اسکے

128

علیه وسلم هذا اعظم الناس شهادة عند رب العالمین (صحیح مسلم صفحه ۴۰۲ جلد ۲)

ذبح کرنیکی قدرت نہ ہوگی۔ پہر وہ اسلئے ہاتہہ اور پاؤں پکڑ کر لوگوں کے خیال میں آگ میں ڈالدیگا۔ اور درحقیقت وہ بہشت میں ڈالا جائیگا۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ یہ شخص اللہ کے نزدیک شہادت میں سب لوگوں سے بڑا ہوگا +

اور ایک حدیث میں آیا ہے۔ کہ دجال ایک قوم (یعنے کفار) کے پاس آئیگا۔ اور انکو

فیاتی علے القوم فیدعوهم فیؤمنون به فیامر السماء فتمطر والارض فتنبت فتروح علیهم سارحتهم اطول ما کانت ذری واسبغه ضروعا وامده خواصر ثم یاتی القوم فیدعوهم فیردون علیه قوله فینصرف عنهم فیصبحون ممحلین لیس بایدیهم شئ من اموالهم ویمر بالخربة فیقول لها اخرجی کنوزک فتتبعه کنوزها کیعاسیب النحل ثم یدعو رجلا ممتلیا شبابا فیضربه بالسیف فیقطعه جزلتین رمیة الغرض ثم یدعوه فیقبل ویتهلل وجهه یضحک (صحیح مسلم صفحہ ۴۰۱) +

اپنی طرف بلائیگا۔ تو وہ اس پر ایمان لائینگے پہر وہ آسمان کو مینہہ برسانے کا اور زمین کو درخت اور کھیتی جمانے کا حکم دیگا۔ تو وہ ویسے ہی ہوجائینگے اور اُنکے جانور بڑے بڑے موٹے تازے پیٹ بھرے دودھ والے ہوکر آئینگے۔ پہر وہ ایک اور قوم (مسلمانوں) کے پاس آئیگا۔ اور اُن کو اپنی طرف بلائیگا۔ تو وہ اُس کی بات کو رد کرینگے (یعنے اُس پر ایمان نہ لاینگے) پہر وہ تہیدست ہوجائینگے۔ اُنکے مال اُن کے ہاتھہ میں نہ رہینگے۔ پہر وہ کہنڈر کی طرف گذریگا اور اُنکو حکم دیگا۔ کہ وہ اپنے خزانے نکال دیں تو انکے خزانے ایسے اسکے پیچھے ہو چلینگے جیسے شہد کی مکھیاں پہر وہ ایک آدمی جوان کو بلائیگا۔ اور اُسکو تلوار سے دو ٹکڑے کردیگا۔ پہر

اسکو بلائیگا تو وہ ہنستا ہوا اور اسکا چہرا چمکتا ہوا۔ آئیگا۔ اسی قسم کے خوارق دجال موعود کی اور بہی احادیث میں مذکور ہیں۔ اور کتب صحاح میں موجود جنکے نقل سے تطویل متصور ہے اور جب ایسے خوارق دجال موعود دیکھکر آخری زمانہ کے مسلمان اپنے ایمان نہ چھوڑینگے تو اس زمانہ کے سچے اور باخبر مسلمان اس زمانہ کے ایک دجال کی ایسی خبر کو (جو علم نجوم جفر مسمریزم سے بلکہ صرف اٹکل وقیاس ومشاہدہ حالات عمر سے ہوسکتی ہے) سچے اور مطابق واقع کے دیکھکر اس پر کیونکر ایمان لائینگے۔ اور اس کے عقاید کفریہ اور اخلاق وعادات شنیعہ کے نظر سے اس کی اس خبر کو (اگر بالفرض صادق ہو گئے۔ کیوں نجوم مسمریزم وغیرہ کا نتیجہ قرار نہ دینگے جو کادیانی کے مناسب حال ہے +

مضمون اول ختم ہوا۔ اب اس کے ذیل میں بعض اور تازہ کاذیب کادیانی بضمن ضمیمہ ذکر کئے جاتے ہیں +

ضمیمہ مضمون اوّل

کادیانی کے رسالہ اظہار وغیرہ تحریرات و تقریرات میں بہت سی دروغ گوئیاں پائی جاتی ہیں۔ از انجملہ بعض کی تفصیل بطور تمثیل عمل میں آتی ہے +

رسالہ اظہار میں کادیانی کی دروغ گوئیوں کی تفصیل

اس رسالہ کے سرورق میں کادیانی نے لکھا ہے کہ اس رسالہ میں بعض فاضل اور مستند علماء عرب وشام کے اس عاجز (کادیانی) نسبت تصدیق ہے۔ پھر اسکے صفحہ ۶ میں لکھا ہے +

ڈاکٹر مارٹین کلارک صاحب کے ایک وہم کا ازالہ

ڈاکٹر مارٹین کلارک صاحب نے اپنے اشتہار ۱۲ مئی ۱۸۹۳ء میں جو بطور ضمیمہ نور افشاں لودیانہ کے شائع ہوا ہے شیخ بٹالوی صاحب کی کتاب اشاعۃ السنۃ سے یہ دہوکا کھایا

127

ہے۔ یا لوگوں کو دہوکا دینا چاہا ہے کہ گویا مستند علماء اسلام کے اس عاجز کو کافر قرار دیتے ہیں۔ اِس لئے عام وخاص کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ تمام مستند علماء اسلام جن کو خدا تعالیٰ نے علم وعمل بخشا ہے اور نور فراست ایمانیہ عطا کیا ہے وہ میرے ساتھ ہیں۔ اور اسوقت چالیس کے قریب ہیں۔ اور فریق ثانی کے ساتھ اکثر ایسے لوگ ہیں۔ جو صرف نام کے مولوی اور علمی اور عملی کمالات سے تہیدست ہیں اگر اِس عاجز کا یہ بیان ڈاکٹر صاحب کی نظر میں محمول بر مبالغہ نہ ہو۔ تو ڈاکٹر صاحب کسی ایسے جلسہ مباحثہ میں جو علماء مخالفین اور اِس عاجز کے گروہ کے فاضل علماء میں واقعہ ہو۔ خود شامل ہو کر دیکھ لیں۔ بلکہ عنقریب ایک ایسا جلسہ مباحثہ ۱۵ ؍ جون ۱۸۹۳ء تک ہونیوالا ہے اُس میں فریق مخالف مولوی غلام دستگیر اور اُن کے ہم مشرب تمام علماء لاہور ہونگے اور اسی طرف سے کوئی ایک یا دو فاضل مقابلہ کے لئے تجویز کئے جائینگے [illegible] مولوی صاحب [illegible] خود دیکھ سکتے ہیں کہ علماء ربانی اور مستند فاضل کس طرف ہیں۔ اور نام کے مولوی اور ژولیدہ زبان کس طرف نقل مشہور ہے شنیدہ کی بود مانند دیدہ۔ ایک دشمن بخیل کی قلم سے جو نکلے وہ یکطرفہ بیان عقلمند کی نظر میں ہرگز وقعت اور عزت نہیں رکھتا۔ بلکہ ہر ایک حقیقت عندالامتحان کھلتی ہے۔ ماسوا اس کے ڈاکٹر صاحب یہ بھی جانتے ہیں کہ اسلام کے مستند علماء کا تختگاہ حرمین شریفین ہے۔ زادہما اللہ مجداً و شرفاً و برکتاً اور اسلام میں بھی بلاد عرب خاص کر کے مکہ و مدینہ دین اگھر سمجھے جاتے ہیں۔ سو اُن متبرک مقامات کی جگر گوشہ اور فاضل مستند بھی اِس عاجز کے ساتھ ہوتے جاتے ہیں۔ چنانچہ بطور نمونہ تین بزرگوں کی تحریرات ذیل میں لکھتا ہوں۔ اخی مکرمی مولوی حافظ محمد یعقوب صاحب سلمہ دیرہ دوں سے لکھتے ہیں۔ "ایک عالم عرب اسوقت میرے پاس بیٹھے ہیں شامی ہیں سید ہیں بڑے ادیب ہیں۔ ہزاروں اشعار عرب عاربہ کے حفظ ہیں۔ اُن سے آپکے

بارہ میں گفتگو ہوئی - وہ متبحر عالم ہیں عامی مگر توفی کے معنے میں کچھ بن نہ پڑا - آپکے عبارت آئینہ کمالات جو عربی ہے - اُن کو دکھائی گئی - کہا واللہ - ایسی عبارت عرب نہیں لکھ سکتا - ہندوستانی کو تو کیا طاقت ہے - قصیدہ نعتیہ دکھایا - پڑھکر رو دیا اور کہا خدا کی قسم مینے اس زمانہ کے عربوں کے اشعار کو کبھی پسند نہیں کیا - اور ہندیوں کا تو کیا ذکر - مگر ان اشعار کو حفظ کرونگا - اور کہا واللہ جو شخص اس سے بہتر عبارت کا دعویٰ کوئی چاہے - عرب ہی کیوں نہ ہو - وہ ملعون مسلیمہ کذاب ہے تم کلامہ حضرت میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ کلام ربانی اور تائید سبحانی کا اعجاز ہے - آدمی کا کام نہیں - مینے حضرت کو اپنی جان اور اپنی اہل اور اولاد میں مالک کر دیا + اس کے بعد کادیانی نے صفحہ ۸ میں اس عرب کا خط نقل کیا ہے

چنانچہ آپ لکھتے ہیں

محبت نامہ فاضل عربی اس عاجز کی طرف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یامن انشد نسیم الاشتیاق عن وسیم وصفه واستنشق مباهر الازاهر من شمیم عطره وعبیر عرفه احیط حضرتك العالیة باسرار الاسرار واعیذ سعادتك السامیة من نوائب الاقدار لازالت سفن نجاتك تجری فی بحار العلوم والویة سیادتك معقودة لحل اشكالات المنطوق والمفهوم ولا برحت الجباه لعلو حضرتك ساجدة والافواه بالثناء علی محاسن ذاتك شاهدة احصی ثنائی علیك ولادعائی وشوقی الیك السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته تحیة عن ودٍ اکیدٍ وقلب لم یکدره تشکیك اما بعد فان راقم الاحرف قد هبت به نسیم

نوٹ - ان خطوں کے مضمون سے ہم کو بحث نہیں لہذا انکا ترجمہ نہیں کیا گیا صرف انکی غلطی بیان کرنا مقصود ہے جو عمل میں آئیگا

الامال وزعزعته لواعج الانتقال حتی تقذفته سهام الاقدار فی بلدة هذه الديار فجمعته طرق الاتفاق بتقديرا لملك الخلاق بالاخ الرفيق والمولی الشفيق الحافظ المولوی محمد يعقوب وقاه الله من ورطات العيوب ووهدات الذنوب فی بلدة دهرة دون لازال رجبها بالمواهب الالهية مشحون فاخذنا نجنی ثمار الاخبار ونديراقداح التذکار عما مضی وتقدم من الازمان والاثار حتی افضی بنا الحديث الی هذا الزمان فذکرت حضرتکم العلية فسئلته عن بيانها بوجه التفصيل والايضاح فاخبرنی بالجناب ومناقبه بما کان اهلا له حتی ثنی عنان فکری واستمال عطف خاطری الی مشاهدة الذات لما سمعت من بديع الصفات اذ الکلام صفة لقائله ولا يخفی ما فی المشاهدة من عميم الفائدة ولذلک طلبها الکليم عليه السلام ولم يمنعنی من تلک الامنية مشقة الطريق وتوقد الرمضاء واصفرار اليد وخرق الجيب وعدم الراحلة (شعر) ولو انی الطير لطرت شوقا + اليک ولم اکن عن ذاک ناجی ولکن اجنحی قصت وصيرت + وکيف يطير مقصوص الجناح - وعلی کل حال فان عدم ذلک بالاقدام فمکن ان يکون بالاقلام لا سيما وقد قيل القلم احد اللسانين والمراسلة نصف المواصلة ولکن ليس الخبر کالعيان اذ هو عين اليقين الا انا اذا فقدنا الماء صرنا الی بديله والسلام +

اسکے بعد کادیانی نے اِس خط کا جواب جو اس نے دیا تھا نقل کیا ہے پھر صفحہ ۲۱ میں دوسرے عرب کا خط نقل کیا ہے جو ذیل میں منقول ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام علی اشرف الخلق اجمعين الی حضرت الجناب المحترم المکرم العزيز الاکرم مولانا ومرشدنا وهادينا ومسيح زماننا

غلام احمد حفظه الله تعالیٰ آمین آمین یا رب العالمین اما بعد السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته قد وصلنا کتابکم العزیز وقرئنا وفهمنا ما فیه وحمدنا الله الذی انتم بخیر وعافیه ویا سیدی اطلب من الله ثم من جنابکم العفو والسماح فیما قد اخطئت ویا سیدی انا ولدك وخادمك ومحسوب علی الله ثم الی جنابکم وان شاء الله تعالیٰ انا ثبت وعزمت علی ان لا اعود ابدا ولا اتکلم بمثل الکلام الذی ذکر قط جمل الله حالکم وشکر الله فضلکم والسلام +

الراقم احقر العباد محمد ابن احمد مکی

قد عجبنی الکلام الذی ذکرتم فی الکتاب الحمد لله الذی وعدنی بملاقات جنابکم لا شك ولا ریب انك انت من عند الله امنا وصدقنا وآخر دعوٰنا ان الحمد لله رب العلمین +

الراقم محمد ابن احمد مکی

پھر صفحہ ۱۳۳ میں تیسرے عرب کے خط سے یہ عبارت نقل کی ہے

الی الجناب الاجل الناقد البصیر طود العقل العزیز وکوکب المشرق المنیر ذی الحزم والهام الله الکبیر صاحب الالهام رکن الدولته الابدیة سلطان الرعیة الاسلامیة میرزا غلام احمد فضائله تلوح کالکوکب فی الآفاق للجاهل والعاقل بحر الندی الذی لا یری له الساحل ومنبع العلوم والعطایا التی هی صافیه المناهل +

اس دعوی اور اسکے ثبوت وشواہد میں جو کچھ کادیانی نے کہا ہے وہ از سرتاپا اکاذیب و مغالطات کا مجموعہ از انجملہ تین کذبوں کی یہاں تفصیل کیجاتی ہے +

129

پہلا کذب

اس کا پہلا کذب۔ اِس کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ تمام مستند علما میرے ساتھ ہیں اور وہ اسوقت چالیس کے قریب ہیں۔ اور فریق ثانی کے ساتھ اکثر ایسے لوگ ہیں۔ جو صرف نام کے مولوی ہیں +

اِس کے کذب ہونیکا ثبوت اور اسکا ردّ

اس دعویٰ کے دوسرے حصّے کا کذب ہونا تو کس و ناکس پر اظہر من الشمس ہے کادیانی کے تکفیر پر پشاور سے کلکتہ تک کے جن مشاہیر علما رفضلا کا اتفاق ہوا ہے۔ ان کی علمیت و فضیلت عوام و خاص میں مسلم ہے۔ کادیانی پر وہ مخفی ہے۔ تو یہ اسکی آنکھ کا قصور ہے نہ علما کا قصور۔ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم + چشمہ آفتاب را چہ گناہ + راست خواہی ہزار چشم چناں + کور بہتر نہ آفتاب سیاہ + اور اس دعویٰ کے پہلے حصہ کا کذب عوام پر (جو کادیانی کے مریدوں کو مولوی سمجھتے ہیں)۔ مخفی ہو تو ہو خواص تو اسکو بھی ویسا ہی کذب جانتے ہیں۔ جیسا کہ حصہ دوم کو اور وہ یقین رکھتے ہیں کہ کادیانی کے ساتھ اس وقت تک کم سے کم ایک بھی عالم و فاضل نہیں ہے۔ جس کو علماء کے اصطلاح میں مولوی یا عالم کہا جاسکے۔ کادیانی نے اس رسالہ میں صرف تین شخص کو عالم قرار دیکر ان کی عبارتوں اور خطوں کو ان کے علم و فضیلت کی دلیل بنا کر پیش کیا ہے لہذا ہم بھی ان تینوں کا عالم نہ ہونا ان ہی کی کلام سے ثابت کرتے ہیں۔ اور اگر وہ اپنے اتباع میں سے دوسرے نام کے مولوی حکیم نورالدین بھیروی یا منشی محمد احسن امروہی یا میاں عبدالکریم سیالکوٹی کو اس دعویٰ کے ثبوت میں پیش کرتا۔ تو ہم پہلے اُن لوگوں کی نسبت

کادیانی سے۔ یہ سوال کرتے۔ کہ براہ مہربانی وہ ہم کو بتا دے +

(۱) کہ ان صاحبوں نے علوم رسمیہ اور کتب درسیہ جن کی تحصیل سے لوگ علماء و فضلاء کہلاتے ہیں۔ کہاں تک اور کس مدرسہ یا اُستاد سے پڑھے ہیں

(۲) اور ان لوگوں کے پاس کن کن مشہور فاضل اُستادوں کی سندیں موجود ہیں +

(۳) اور ان سے کس کس شخص نے علم پڑھا اور استفادہ کیا ہے۔ اور کہاں پڑھا ہے پھر بالمقابلہ یہ ثابت کرتے کہ ان لوگوں میں ایک شخص بھی ایسا نہیں جو بحسب اصطلاح عالم و فاضل کہلانے کا مستحق ہو۔ گو عوام اُن کو مولوی کہیں +

کادیانی نے اُن لوگونکو اپنے دعوی کے ثبوت میں پیش نہیں کیا۔ تو اس مقام پر ہم کو بھی ان کی بے علمی کا ثبوت پیش کرنا ضروری نہیں۔ اور ان ہی تین عربی مولویوں کے عالم ہونے سے تعرض کرنا کافی ہے جس کو کادیانی نے اپنے دعویٰ کا شاہد ٹھہرایا ہے۔ جو کذب دوم کادیانی کے رد و جواب میں عمل میں آتا ہے +

دوسرا کذب

کادیانی کا دوسرا کذب اس کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ "تخت گاہ حرمین شریفین کے جگر گوشہ اور مستند علماء اور فاضل اسکے ساتھ شامل ہوتے جاتے ہیں۔ ان میں سے بطور نمونہ تین بزرگوں کی تحریرات بطور نمونہ نقل کیجاتی ہے" جس کو اس نے پہلے کذب کی دلیل و ثبوت میں پیش کیا ہے +

اِس کے کذب ہونیکا ثبوت اور اس کا ردّ

یہ دلیل نہیں۔ بلکہ عین دعویٰ ہے۔ کادیانی کا دعویٰ یہ تھا۔ کہ مستند علماء و فضلاء حرمین میرے ساتھ ہیں۔ اور اس کا ثبوت اس نے یہ دیا۔ کہ تین علماء

130

وفضلاء عرب و شام نے اپنے خطوں میں میری تصدیق کی ہے۔ اور نہ سوچا کہ ان تینوں کا عالم فاضل ہونا میرے مخاطبوں کے نزدیک کب مسلم ہے۔ کہ ان تینوں کی تصدیق میرے دعویٰ کی دلیل ہوسکے۔ یہ تو وہی دعویٰ ہے جو پہلے کیا ہے۔ کہ عرب کے مستند علماء وفضلاء میرے ساتھ ہیں۔ ان تینوں کا میری تصدیق میں خطوط لکھنا تب دلیل ہوتا۔ جب کہ ان تینوں کا عالم و فاضل ہونا مخاطبوں میں مسلم ہوتا۔ یا میں پہلے اُس کو بہ دلائل ثابت کرلیتا۔ اور اگر کادیانی نے اس خیال سے ان تینوں کی تحریر و مقال کو اس دعویٰ کی دلیل قرار دیا ہے۔ کہ ان تینوں نے عربی میں لکھے ہیں جو ان کے عالم و فاضل ہونے پر دلیل ہیں۔ اور شامی کو تو ایک مولوی ڈیرہ دون (محمد یعقوب) نے بھی عالم فاضل کہہ دیا ہے اور اُس سے ایسی باتیں نقل کی ہیں۔ جو اِس کے فاضل ہونے پر دلیل ہیں۔ تو یہ کادیانی کی سفاہت و بے علمی پر دلیل ہے۔ ان تینوں خطوں سے ان تینوں کا عالم و فاضل ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ اور نہ کادیانی کے فرضی مولوی ڈیرہ دون کے شامی کو عالم و فاضل کہنے سے یا ان باتوں سے جو اسنے شامی سے نقل کی ہیں۔ شامی کا عالم و فاضل ہونا ثابت ہوتا ہے +

ان تینوں خطوں سے ان تینوں کی فضیلت کا ثابت ہونا

ان خطوں سے ان کی فضیلت تین وجہ سے ثابت نہیں ہوسکتی

وجہ اول۔ اس پر کوئی دلیل نہیں۔ کہ وہ خط اُنھوں نے اپنے قلم اور علم سے لکھے ہوں۔ کیوں جائز نہیں۔ کہ کسی اور سے لکھوائے ہوں +

وجہ دوم۔ عربی ان لوگوں کی مادری زبان ہے۔ اور مادری زبان میں کچھ لکھنا یا لکھانا عالم ہونیکی دلیل نہیں۔ علوم سے جاہل بھی اپنی مادری زبان نظم و نثر میں اچھی طرح ادائی کرتے ہیں پھر وہ عالم فاضل نہیں کہلاتے +

وجہ سوم۔ ان خطوں کی عربی عبارت بتا رہی ہے۔ کہ ان کے راقم علوم صرف و نحو و ادب وغیرہ سے محض جاہل ہیں۔ اور ان خطوں میں انہوں نے ایسی غلط ترکیبیں بندی کی ہے۔ جیسے جاہل اہل لسان کیا کرتے ہیں۔ ان تینوں خطوں کی عبارت اول سے آخر تک غلط ہے۔ مگر ہم بطور مثال ان تینوں کی چند غلطیاں جو ان کی بے علمی پر دلیل ہیں۔ اہل علم کے سامنے پیش کرتے ہیں +

پہلے خط کی غلطی کی مثالیں

پہلی مثال

پہلے خط میں یہ فقرہ "أحيط حضرتك العالية باسرار الاسرار" غلط ہے۔ اس میں احیط فعل مالم یسم فاعلہ ہے۔ جس میں فاعل کو حذف کر کے مفعول بہ اس کے قائمقام کیا جاتا ہے۔ اور چونکہ [illegible] خواہ فعل معروف ہو خواہ مجہول چنانچہ قرآن میں چھ جگہہ فعل معروف کا اور دو جگہہ فعل مجہول کا اسی طرح استعمال ہوا۔ حاشیہ میں منقول ہیں۔ لہذا ضرور ہے۔ کہ جو اسکا مفعول بہ قائمقام فاعل کیا گیا ہو۔ اس پر حرف ب وارد ہو۔ اور اس عبارت میں لفظ اسرار الاسرار جس پر ب وارد ہے مفعول بہ نہیں ہو سکتا۔ اور لفظ حضرتک کو اگر مفعول بہ

لہ وہ چھ مواضع یہ ہیں

(۱) ان ربک احاط بالناس (بنی اسرائیل رکوع ۶) (۲) احاط بہم سرادقہا (کہف ع ۴)

(۳) قد احاط اللہ بہا (فتح ع ۳) (۴) ان اللہ قد احاط بکل شیٔ علما (الطلاق ع ۲)

(۵) احاط بما لدیہم (سورہ الجن ع ۲) (۶) احاطت بہ خطیئتہ (بقرہ ع ۹)

سلہ وہ دو مواضع یہ ہیں

(۱) واحیط بثمرہ (کہف ع ۵) (۲) وظنوا انہم احیط بہم (یونس ع ۳)

ان چھ مواضع کے علاوہ اور بہت مقام ہیں جیسے احطت بما لم تحط بہ وغیرہ وغیرہ جنکی تفصیل میں تطویل ہے +

قرار دیا گیا ہے۔ تو اس پر حرف ب نہیں۔ اور اگر شامی صاحب اسرار الاسرار کو مفعول بہ سمجھتے ہیں۔ تو پھر بتا دیں۔ کہ اس فعل کا فاعل کون ہے۔ اور حضر تک ترکیب میں کیا واقع ہوا ہے۔ اور اسرار الاسرار پر وقوع فعل مذکور کیونکر ہو سکتا ہے؟ شامی صاحب خود اس غلطی کی تصحیح نہ کر سکیں۔ تو شام تشریف لیجا دیں۔ اور وہاں کے علماء سے اُسکو صحیح کرا لاویں +

دوسری مثال

تحیۃ عن ود اکید و قلب الخ۔ اس میں لفظ عن غلط ہے۔ تحیۃ کا صلہ من آتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ (نو ع ۸) +

تیسری مثال

فی بلدۃ ہذہ الدیار۔ اس میں لفظ بلدہ محض بے محل و بے معنے ہے۔ گھروں کا شہر کوئی معنے نہیں رکھتا۔ کیا کوئی شہر بے گھر بھی ہوتا ہے؟

چوتھی مثال

لازال رجہا بالمواہب الالہیۃ مشحون۔ اس میں لفظ مشحون کو مرفوع لانا غلط ہے یہ لازال کی خبر ہے جو منصوب چاہیے +

پانچویں مثال

اقداح التذکار عمامضی۔ اس میں لفظ عن بے ضرورت ہے۔ ذکر بلا واسطہ متعدی ہوتا ہے "ذکر رحمت ربک عبدہ زکریا"۔ لہذا اقداح تذکار مامضی چاہیے تھا +

چھٹی مثال

اصفرار الید محض غلط ہے۔ اصفرار ید سے اسکی مراد تہید ست ہونا ہے۔ یعنے بلا خرچ ہونا۔ اور اصفرار کے یہ معنے نہیں۔ بلکہ سخت زرد ہونے کے معنے ہیں۔ صرف کے پہلے کتاب منشعب میں ہے۔ الاصفرار سخت زرد شدن※ +

※ فٹ نوٹ۔ اِن اغلاط کے لکھے جانے کے بعد شامی صاحب جن کا نام محمد سعید ہے قادیاں سے چکر کھا کر دو دفعہ خاکسار کے مکان پر بٹالہ میں آئے اور کچھ وقت مقیم رہے مینے مدارات و مہمانداری کے بعد اُن سے ذکر کیا کہ آپکے خط پر نکتہ چینی کی گئی ہے چونکہ آپ میرے مہمان ہو چکے ہیں اور آپ کی خاطر داری عمل میں آئی ہے۔ لہذا آپ پر پہلے ظاہر کر دینا مناسب سمجھتا ہوں تاکہ آپ ان اغلاط کو شائع ہوتے دیکھ کر رنج [illegible] یہ خیال نہ کریں۔ کہ ایک مہمان کی خاطر داری کے بعد اِس کی خاطر شکنی کی یہ نکتہ چینی اس سے پہلے ہو چکی ہے پھر مینے بعض اغلاط کو بہ تفصیل بتایا اور مدلل کیا جس پر اُنہوں نے بعض اغلاط کو (جیسے نمبر ۲) تسلیم کیا اور بعض کو (جیسے نمبر ۳) کاتب کی ذمہ لگایا اور بعض اغلاط (جیسے نمبر اول) کی تصحیح و توجیہہ میں زور مارا مگر ان سے کچھ بن نہ پڑا پہلے تو یہ کہا کہ یہ کاتب کی غلطی ہے مینے کہا کہ پھر بتائیے صحیح کونسی عبارت ہے۔ تو اُن سے کوئی عبارت صحیح بتائی نہ گئی پھر لفظ احیط کو اپنے معنے سے پھیرنے لگے تو پھیر نہ سکے اِس تحریر کی اشاعت کے بعد وہ کچھ لکھینگے تو ہمارے اِس بیان کی تصدیق کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اِس دو دفعہ کی ملاقات میں اُن سے جو گفتگو ہوئی اُس سے بھی معلوم ہوا کہ وہ عالم نہیں۔ ہاں اُن کو اشعار عرب یاد ہیں اور شاید خود بھی شعر کہتے ہونگے۔ مگر شاعر ہونے سے عالم ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ اپنی مادری زبان

132

دوسرے خط کی غلطی کی مثالیں

پہلی مثال

اس میں فقرہ حمدنا اللہ الذی انتم بخیر و عافیہ غلط ہے کیونکہ اگر جملہ اسمیہ انتم بخیر و عافیہ الذی کا صلہ ہے تو اس میں الذی کی طرف ضمیر نہیں ہے اور اگر یہ جملہ علیحدہ ہے تو الذی کا صلہ ندارد +

دوسری مثال

محسوب علی اللہ ثم الی جنابکم ۔ بے معنے و بے محاورہ ہے ۔ لفظ محسوب حساب سے ہے تو اس کا صلہ الی بے معنے ہے ۔ اور اگر یہ کوئی اور لفظ ہے (محسور یا مجبور یا محبور) تو اس کا [illegible] صلہ [illegible] الیٰ [illegible] اور نہ ان کے کوئی معنے بنتے ہیں +

بقیہ حاشیہ زبان میں جاہل بھی شاعر ہوتے ہیں دیکھو پنجاب میں وارث شاہ ہدایت اللہ مقبل وغیرہ +

کادیانی کی تائید و مدح میں شامی صاحب کی قصائد لکھنے کے وجہ اُن سے پوچھی گئی اور سوال کیا گیا کہ کیا واقعی آپ کادیانی کو مسیح موعود اور سچا جانتے ہیں ۔ جیسا کہ آپ کے قصیدہ ہمزیہ کا یہ بیت مشعر ہے ۔ انت الذی وعد الرسول وجندا + وعدا بہ قد صحت الانباء + تو اس کا اُنہوں نے یہ جواب دیا کہ نہیں ہرگز نہیں اور کہا کہ آپ جانتے ہیں کہ شاعر ایسے ہوتے ہیں جیسے فلاسفر جن کا کوئی مذہب نہیں ہوتا اور جو وہ کہتے ہیں دل اور اعتقاد سے نہیں کہتے ۔ یہ اُنہوں نے سچ

تیسری مثال

وانشاء اللہ تعالیٰ انا ثبت غلط ہے اِس میں جملہ انا ثبت شرط انشاء اللہ کے
کی جزا ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ جب جزا شرط جملہ اسمیہ ہو تو جزاء میں فا رجزائیہ یا
اسکے قائمقام حرف اذا کو حالت سعتہ کلام میں لانا واجب ہوتا ہے۔ جیسے امثلہ قرآنیہ

من یہدی اللہ فلا مضل لہ۔ الخ وان تعذبہم فانہم عبادک۔ فلما نجاہم الی البر اذا ہم یشرکون۔

کہا۔ قرآن میں اس کی تصدیق موجود ہے۔ والشعراء یتبعہم الغاوون الم
تر انہم فی کل وادٍ یہیمون وانہم یقولون ما لا یفعلون۔ یعنے
شاعر گمراہوں کے پیشوا ہوتے ہیں تو نے نہ دیکھا کہ وہ ہر ایک جنگل میں بھٹکتے (یعنے
خیال بندی کرتے) ہیں۔ اور وہ جو کہتے ہیں سو نہیں کرتے۔ (یعنے اس پر عمل و اعتقاد
نہیں رکھتے) امرتسر کے لوگوں میں یہ خبر مشہور تھی کہ اس قصیدہ ہجریہ کے صلہ
میں کادیانی نے شامی صاحب کو دو سو روپیہ دیئے ہیں میئنے شامی صاحب
سے اِس خبر کی حقیقت دریافت کی تو انہوں نے اِس سے انکار کیا۔ اور ان
کے بیان سے یہ معلوم ہوا کہ اس مدح و تائید کی صلہ میں کادیانی نے کسی خوبصورت
عورت سے نکاح کرا دینے کا اُن کو وعدہ دیا تھا وہ اِس وعدہ کے بھروسہ قادیاں
میں چار مہینے کے قریب رہے۔ اس عرصہ میں قادیانی نے ان سے عربی نظم و نثر
میں بہت کچھ لکھوایا۔ اور گو دودھ بالائی آم مرغ کھلانے سے ان کی اچھی
مدارات کی مگر اُنکے اصل مطلوب نکاح سے اُن کو محروم رکھا۔ اور وہ وعدہ پورا نہ کیا
ایک عورت فاحشہ سے ان کا نکاح کرانا چاہا مگر اسکے فاحشہ ہونے کا اُن کو علم
ہو گیا۔ اسلئے اسکے نکاح سے انہوں نے انکار کیا اور دو تین عورتیں اَور اُن کو

133

میں واقع ہے اور اس جگہہ دونو میں سے ایک نہیں +

چوتھی مثال

ولا التکلم بمثل الکلام الذی ذکر قط۔ غلط ہے۔ قط ماضی منفی کے ساتھ مختص ہے اور یہاں ماضی منفی نہیں ہے۔ اگر اسکو لا التکلم کے ظرف قرار دیا ہے تو وہ مضارع ہے اور اگر ذکر کی ظرف ٹھہرایا ہے تو وہ منفی نہیں ہے

پانچویں مثال

محمد بن احمد مکی۔ دونوں جگہہ غلط ہے۔ مکی صفت محمد یا احمد کی ہے۔ اور دونو معرفہ ہیں اور مکی نکرہ حالانکہ صفت وموصوف میں تعریف وتنکیر میں مطابقت واجب ہے

بقیہ حاشیہ۔ دکھائیں مگر وہ خوبصورت نہ ہونے کی وجہہ سے ان کو پسند نہ آئیں۔ آخر وہ قادیاں سے سخت ناراض ہو کر چلے گئے جاتے ہوئے خاکسار سے ملے تو کادیانی پر بہت ناراضی ظاہر کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ اب میں ایک رسالہ موسومہ بکرامات کادیانی لکھونگا اس میں کادیانی کی مکاری کا خوب اظہار کرونگا۔ اور انہوں نے مجھ سے اس امر کی درخواست کی کہ میں ان کی یہ سرگذشت وپرحسرت کیفیت مشتہر کروں اور اس پر کادیانی کے اس بے وفائی اور وعدہ خلافی پر افسوس ظاہر کروں۔ اس درخواست کی وجہہ سے یہ چند سطور لکھے گئے ہیں۔ اور نیز اس سے عامہ خلائق کی ہدایت وصیانت مقصود ومد نظر ہے تاکہ عام لوگ کادیانی کے دام فریبوں سے واقف ہو جائیں اور اس دام سے

چھٹی مثال

انک انت من عند اللہ غلط ہے اِس میں انت ضمیر فصل ہے اور ضمیر فصل کی شرط ہے کہ خبر معرفہ یا افعل مستعمل بمن ہو جیسے انّکَ انت العزیز الحکیم۔ "زید ہو افضل من عمرو"۔ اور اس مقام میں دونو سے ایک نہیں ٭

تیسرے خط کی غلطی کی مثالیں

پہلی مثال

اس میں ذی الہام اللہ الکبیر کے بعد لفظ صاحب الالہام تکرار بلا فائدہ ہے جس میں تک بندی ہے (بے معنے ہی سہی) پائے نہیں جاتے ٭

بقیہ حاشیہ۔ سے اپنے آپ کو بچائیں۔ اس مضمون کے لکھے جانیکے بعد ہم نے سنا ہے کہ کادیانی کے درپردہ پیر و مرشد و بحسب ظاہر مرید حکیم نور الدین صاحب بہروی نے شامی کا نکاح کہیں کرا دیا ہے اِس خبر کے سننے سے ہم کو خوشی ہوئی اور افسوس نیز۔ خوشی اسلئے کہ مظلوم شامی کی حق رسی ہوئی۔ افسوس اس لئے کہ اب شامی صاحب کی طرف سے رسالہ کُرامات کادیانی کی اشاعت چندے ملتوی رہیگی۔ شامی صاحب کے نکاح کی تجویز یہ خاکسار کہیں کرا دیتا تو ان سے جسقدر چاہتا کادیانی کی مذمت میں نظم و نثر (جیسی ان کو آتی ہے) لکھوا لیتا۔ ولیکن یہ پیشہ دلالی کادیانی صاحب ہی کا خاصہ ہے۔ جس کے ذریعہ سے انہوں نے کئی نامی مریدوں کو دام مریدی میں پھنسا یا ہوا ہے۔ جن کے نام نامی اور القاب گرامی مولوی حکیم وغیرہ وغیرہ سے اکثر سکنائے پنجاب واقف ہیں۔ اور ایسے باطل اور ناجائز ذرائع سے کام نکالنا ان ہی

134

دوسری مثال

منبع العلوم والعطایا التی ہی صافیۃ المناہل میں اگر التی ہی صافیۃ المناہل علوم وعطایا کی صفت بنائی گئی ہے تو یہ خلاف محاورہ ہے۔ کوئی ادیب علوم وعطایا کو صافیۃ المناہل نہیں کہیگا۔ اور اگر یہ منبع کی صفت ہے تو یہاں تذکیر وتانیث میں مطابقت صفت وموصوف (جو واجبات سے ہے) فوت ہے۔ کیونکہ منبع مذکر ہے اور التی الخ مونث ہے +۔

تیسری مثال

عقل کو عزیز کہنا بے معنے تک بندی ہے۔ اور اگر یہ لفظ عزیز ہے تو وہ تک بندی فوت ہے۔ کادیانی کے شواہد خطوط از مصدقین علماء عرب و شام صرف اُس کے علم وفضیلت کی صداقت بیانی ہے اور جو از انجملہ پہلے خط رقمزدہ شامی صاحب کے جواب میں کادیانی صاحب نے عربی میں خامہ فرسائی کی ہے اور اس میں اپنی عربیت وفضیلت کی داد دی ہے اس کا بیان گو اس محل میں اجنبی معلوم ہوتا ہے مگر اصل خط شامی صاحب کے طفیل اس کے جواب کی حقیقت نمائی بالکل نامناسب نہیں ہے۔ پس پہلے کادیانی صاحب کا وہ جواب خط شامی صاحب نقل کیا جاتا ہے پھر اس کی عربیت اور کادیانی کی علمیت جو اس سے ثابت ہے بیان ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ +

کا شیوہ و معجزہ ہے۔ لہذا یہ جرأت مجھ سے نہ ہو سکی اور بینے اُن کو کسی طرح کی امید نہ دلائی۔ ان دلچسپ حالات کو پڑھکر ناظرین کو دجال کادیانی جالوں اور چالوں کا پورا علم ہوگا اور اس کے اس دعویٰ باطلہ کا کہ عرب و شام کے مستند فاضلوں نے اس کی تصدیق کی ہے بخوبی کھل جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ +

رسالہ اظہار حق میں کادیانی صاحب لکھتے ہیں

فاضل عربی کے محبت نامہ کا جواب اس عاجز کی طرف سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ اما بعد فاعلم یا محبی ومخلصی قد وصلنی کتابکم العزیز واذا فتحتہ ونظرت الیہ وقرأتہ وتفہمت مافیہ فاذا ھو من حب جعفی وتقی وفہیم وذکی ناقد بصیر ذی رای صائب وعقل عزیز الی تنفیر عن تہمۃ تکفیر معصوم صغیر وکبیر فحمدت اللہ علی انہ وھب لی کمثلک محباً مسلیاً من العرب العرباء بشرنی بہ نسیم محبۃ تلک الشرفاء وکنت قد نمقت کتاباً لارسلہ الی دیار العرب والشام لعلی انصر من تلک الکرام فوجدت مکتوبک فی اسعد الایام وحسبتہ باکورۃ جنی العرب وتلألت بہ لا صاحب المشرق والغرب ۔ وتاقت نفسی الی وطنی اللہ قراک لا نورہ اراک ۔ یا اخی ان علماء ھذہ الدیار عند الفروفنی وکذبونی ودمونی بالبہتانات ۔ وتمائلوا علی باللعن والطعن والھذیانات ۔ فبرئت من تلک العلماء وعلمہم ۔ ولحقت بمن یشک فی سلمہم وانی اری خواطرھم تشابہ خواطر الیہود ۔ فی ظن السوء والتجاسر امام الرب المعبود ۔ اصروا علی اکفاری وجاھدوا لاضراری ۔ وکفروا مؤمناً موحداً فی التحریر والتقریر ۔ وبادروا علی بادرۃ التکفیر وظنوا ان الوقت لیس وقت ظھور مجدد یجدد الدین ۔ ویرجم الشیاطین ۔ اما رأوا ان الغاسق قد وقب ۔ ومہجۃ الخیر قد انتقب ۔ والعدو صال علی حصن الاسلام ونقب ۔ واخذ الظلام موضع النور وعقب ۔ وظھر قوم علی الارض یعبد الصلیب ۔ ویتخذ الٰھاً العبد الضعیف الغریب ۔ ویضل البعید والقریب مافی یدیھم الا المکر والزور ۔ او المال الموفور ۔ فتھوی الیھم العمی والعور

135

ودخل فی شرکهم الزمر والجمهور۔ وعسی ان یدرك هذا العطب اکثر المسلمین
ویفنون من ایدی المغتالین۔ فنظر الله الی الامة المرحومة ووجدهم المستضعفین
فارسل عبدًا من عباده لیجدّد الدّین ویقیم البراهین۔ یا اخی ان هذه الایام
لیل دامس۔ وطریق طامس فرای الله تعالے مفاسد هذا الزمان وتطایر فتن
الدوران۔ وظلام الکفر والطغیان وقیام الخلق علی شفاء النیران۔ فاعطی
بفضله مصباحًا ومنیر الهشار وبنیر السّنن والآثار وانی قصصت علیکم
بعض هذه الالام لتدر رکم رقته علی غربة للاسلام۔ فانی اراك فتی صالحًا
ومن المخلصین المحبیّن وقد اسر رتنی بکلمات محبتك وسلّیت باقوالك ودتك
غریبًا مهجور القوم ومورد الطعن واللوم فجزاك الله وحمك وهو ارحم الراحمین۔ آمین

الراقم العبد الضعیف مهجور القوم غلام احمد عفی عنہ

یہ عبارت من اولہ الی آخرہ لغویات اور اغلاط کا مجموعہ ہے مگر اس مقام میں بطور تمثیل چند غلطیاں بیان کی جاتی ہیں +

اس میں پہلی غلطی وہی لفظ عزیز کو عقل ان کے معنی میں لانا ہے جو تحریر سے خارج نہیں لایا گیا ہے

دوسری غلطی

تمایلوا علی تمامل کے معنے باہمد گر ایک کا دوسرے پر جھکنا ہے یہ سب کا کسی ور پر جھکنا جو کادیانی کا مقصود ہے اس مقصود کے لئے لفظ مالوا علی چاہیے تھا +

تیسری غلطی

مُهجه الخیر۔ بفتح اول۔ حائی حطی سے چاہیے نہ ہوز سے اور اگر اس لفظ سے مُهجة بضم اول وسکون ثانی مراد ہے جسکے معنے خون یا خون دل یا روح کے ہیں تو وہ یہاں بن نہیں سکتے۔ اور اسکے نقب کے کچھ معنے نہیں +

چوتھی و پانچویں و چھٹی غلطی

قوم کی صفات یعبد و یتخذ و یضل بصیغہ مفرد لانا غلطی ہے تمام قرآن میں قوم کی صفات جمع آئی ہیں

شفا بمعنے کنارہ بلا ہمزہ چاہیے وکنتم علی شفا حفرة من النار

قوم لا یفقہون قوم یکمون وغیرہ وغیرہ +

ساتویں غلطی

شفاء المیزان ۔ شفا بمعنے کنارہ بلا ہمزہ چاہئے ۔ وکنتم علی شفا حفرة من النار +

آٹھویں غلطی

اسمر رتنی ۔ ستر مجرد خوش کرنے کے معنے میں آتا ہے ۔ نہ استر مزید ان اغلاط کی تفصیل فہرست اغلاط خطبہ عربی وساوس کادیانی میں عنقریب آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ +

ڈیرہ دونی کے قول اور نقل سے شامی صاحب کی فضیلت کا ثابت نہ ہونا

ڈیرہ دونی کا نہ اپنا قول شامی کی فضیلت کا مثبت ہو سکتا ہے نہ اسکی نقل جس میں اقوال شامی منقول ہیں ۔ اسکا اپنا قول اس وجہ سے مثبت نہیں ہو سکتا کہ وہ خود علم نہیں ۔ اپنے [illegible] جو کادیانی نے نقل کیا یہ اقرار موجود ہے اور یہ قاعدہ مسلمہ کل ہے کہ کسی کے عالم ہونے کی شہادت اسی شخص کی معتبر ہے جو خود بھی علم رکھتا ہو ایک دانا کا قول ہے ۔ قدر زر زرگر بداند قدر جوہر جوہری ایک اور دانا کہتا ہے ۔ صائب دو چیز می شکند قدر شعر را + تعریف ناشناس و سکوت قدر شناس

ان دونوں مسلمات سے یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ ڈیرہ دونی کی تعریف شامی کی فضیلت کو توڑتی ہے نہ کہ جوڑتی اسکی نقل جس میں شامی کے اقوال منقول ہیں اس لئے مثبت فضیلت نہیں ہو سکتی کہ وہ اقوال علم و علماء کی شان سے بہت بعید ہیں ۔ وہ اقوال واقعی شامی صاحب نے کہے ہیں تو ان سے ثابت کہ شامی صاحب عالم نہیں ہیں +

ازانجملہ ایک یہ قول ہے جو ڈیرہ دونی نے شامی سے نقل کیا ہے ۔ کہ انہوں نے

کہا" ہمنے اس زمانہ کے عربوں کے اشعار کو کبھی پسند نہیں کیا۔ اور ہندیوں کا تو کیا ذکر ہے یہ قول اگر واقعی شامی کا قول ہے تو یہ یقین دلاتا ہے۔ کہ شامی صاحب کا جوف علم سے خالی ہے۔ اور بجائے علم اس میں نادانی کی ہوا بھری ہوئی ہے۔ کیونکہ خالی برتن ہی زیادہ بولتا ہے۔ اور وہی برتن ہمیشہ اچھلتا ہے جو بھرا ہوا نہ ہو*

آپ اس زمانہ کے تمام عربوں کے اشعار کو پسند نہیں کرتے۔ سب ہندیوں کو ہیچ سمجھتے ہیں۔ اور یہ خیال نہیں فرماتے کہ آپ شعر گوئی اور ادب کہاں سے سیکھے ہیں۔ اور آپ ہیں کس زمانہ کے؟ کوئی پرانا خرانٹ عرب شاعر و خطیب یہ دعویٰ کرے۔ تو زیب بھی دے آپ تو ہنوز بچے ہیں۔ آپ کی عمر اسوقت بائیس[22] برس کی ہے چنانچہ آپنے عند الملاقات بیان کیا۔ اور آپ کا چہرہ دیکھکر بھی ہر کوئی بحکم سہ روشش ہمیں حالش ہیرس آپکی یہی عمر بتائیگا اور جو کچھ آپ نے عربیت اور ادب میں سیکھا ہے۔ اگر وہ عرب میں سیکھا ہے۔ (چنانچہ آپکا دعویٰ ہے) تو ضرور ہے کہ آپکی عربی استاد پرانے شاعر آپ سے فائق ہوں۔ اور اگر مدرسہ عربی سہارنپور وغیرہ میں سیکھا ہے۔ (چنانچہ آپکے ✕ بعض ہم مکتبوں کا بیان ہے) تو ضرور ہے کہ آپکے ہندی استاد ادب میں آپ سے برتر ہوں۔ آپ اپنی عمر کے چار پانچ سالوں میں جو بعد بلوغت آپ کو نصیب ہوئے ہیں۔ ایسے شاعر و ادیب کیونکر بن گئے۔ کہ تمام عرب اور ہندیوں کو ہیچ سمجھنے لگ گئے۔ گُرگے آمدی و کے پیر شدی*

اے حضرت! بسیار عمر باید تا پختہ شود خامی۔ آپ کی یہ لاف زنی یہ یقین دلاتی

✕: وہ میرے ایک عزیز دوست مولوی ثناء اللہ امرتسری ہیں جنہوں نے بذریعہ خط مجھے انہی دنوں اطلاع دی تھی کہ یہ شخص سہارنپور میں میرے ساتھ پڑھتا تھا۔ میں اس کو خوب جانتا ہوں۔ اس کے بعد شامی صاحب نے بھی عند الملاقات بیان کیا کہ میں سہارنپور پڑھتا رہا ہوں*

ہے کہ آپ عالم نہیں ہیں۔ **ازانجملہ** شامی صاحب کا یہ قول ہے جو دیرہ دونی نے اُنسے نقل کیا ہے کہ جو شخص اس سے (یعنے کادیانی کی عربی عبارت کتاب وساوس سے) بہتر لکھنے کا دعویٰ کرے چاہے۔ عرب ہی کیوں نہ ہو وہ ملعون مسلیمہ کذاب ہے۔ یہ قول* بھی انکا ہے۔ تو اور بھی یقین دلاتا ہے۔ کہ شامی صاحب عربیت اور علوم سے محض ناواقف اور اجنبی ہیں کتاب وساوس کے عربی ایسی غلط وکریہ ہے۔ کہ ادنی طالب العلم علم نحو جاننے والا اسکی غلطی پر شہادت دیسکتا ہے۔ چنانچہ مضمون "بعض اغلاط عبارت عربی کادیانی کی فہرست" سے جو مضمون ہذا کے بعد آئیگا ناظرین کو معلوم ہوگا پھر جو شخص اس عبارت کو بے نظیر کہے۔ وہ ناواقف نہیں تو اور کون ہے۔ اور اس کتاب کے عبارت عربی سے بہتر عبارت لکھنے والے کو ملعون وسلیمہ کذاب کہنا بھی اسی کا کام ہے جو علوم ومسائل دین سے محض ناواقف اور جاہل ہو مسلمان اہل علم کو اس بات کا کامل یقین ہے۔ کہ بیشک کتاب اس سے بڑھکر یا اس کے برابر کسی سے بن نہ پڑے سے صرف قرآن مجید ہی کو حاصل ہے جس نے فاتوا بسورۃ من مثلہ کا اشتہار دیا ہوا ہے۔ اور

*شامی صاحب سے (عند الملاقات) دریافت کیا گیا کہ آپ نے یہ کلمہ کہا ہے تو اُنہوں نے کہا کہ مینے ہرگز نہیں کہا۔ یہ محض افترا اور کذب ہے۔ اب ہم نہیں کہہ سکتے کہ اسکی نقل وبیان میں کاذب مفتری کون ہے کادیانی یا دیرہ دونی یا شامی بہرحال ہمارا جھوٹا کہیں نہیں گیا کادیانی ہو یا دیرہ دونی یا شامی اور یہ کلام پایۂ اعتبار سے ساقط ہے اگر شامی صاحب جھوٹ بولتے ہیں تو اُن کی تعریف وتائید کادیانی لائق اعتبار نہیں اور اگر دیرہ دونی نے یہ افترا کیا ہے تو اُسکی نقل پایۂ اعتبار سے ساقط ہے۔ اور اگر یہ کادیانی کی من گھڑت ہے تو آپکے دعاوی حقانیت ومسیحائیت وولایت ونبوت سب غلط ہوتے ہیں کیا ایسے مفتری کذاب بھی سچے مسیح وولی ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں +

اس کا مقابلہ و معارضہ کبھی بجز مسیلمہ کذاب و دیگر کذابین کسی نے نہیں کیا (جس میں وہ ناکامیاب ہی رہے) پس اگر شامی صاحب کادیانی کی عبارت عربی کو قرآن کی ہم پلہ سمجھتے ہیں تو اس سے ناظرین خود سمجھ سکتے ہیں۔ کہ بہردہ کون ہوئے۔ ہم خود کچھ نہیں کہتے۔ ناظرین آپ ہی فتوی لگا دینگے۔ **یہ ان تینوں صاحبوں کے عالم ہونے کے دعوی کادیانی اور اسکے شواہد میں کلام ہے** +

اب ان تینوں کے مستند اور جگر گوشہ حرمین شریفین ہونے میں جب کا کادیانی نے دعوی کیا ہے۔ **گفتگو** ہوتی ہے۔ پس واضح ہو کہ حرمین کے مستند ہونے کے یہ معنے ہیں۔ کہ حرمین اور ان کے ماتحت بلاد کے لوگ ان کے فتوی سے استناد اور اعتماد کریں۔ اور دین میں ان کی سند لیں۔ اور جگر گوشہ ہونیکے معنے تو ظاہری ہیں کہ وہ جگر کے ٹکڑے ہیں۔ اور حرمین میں ایسے عزیز الوجود یا رکن رکین ہیں۔ جیسے بدن انسان میں جگر ہوتا ہے کہ وہ نہ ہو تو انسان زندہ ہی نہیں رہتا

اور ان صفات کا ان تینوں صاحبوں میں پایا جانا کسی کے خواب و خیال میں بھی نہیں ہے۔ ہزاروں اہل اسلام عرب اور حرمین میں گئے ہیں۔ یہ خاکسار راقم خاص کر مکہ معظمہ میں چھ مہینے کے قریب رہ آیا ہے۔ کسی گلی کوچہ مدرسہ مکتب دار القضا دار الافتا بیت الشرفا میں ان کا نام تک نہیں سنا۔ اور بہت سے فتوے عرب سے ہندوستان میں آئے۔ اور موجود ہیں کس فتوی پر ان تینوں کا دستخط یا مہر نہیں ہے +

دوسرے اور تیسرے صاحب کو تو مینے نہیں دیکھا۔ مگر پہلے شامی صاحب کو تو ہندوستان پنجاب کے بہت لوگوں نے دیکھا اور انکے حالات کو سنا ہے۔ اور وہ ابتک پنجاب میں موجود ہیں۔ ان کی صورت اور عمر دیکھ کر کس و ناکس بحکم روئیش بربیں حالش مپرس کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ ہنوز بچے ہیں اور اس لائق نہیں۔ کہ عرب کے مستند علماء و فضلاء میں شمار ہوں یہ بھی عموماً دیکھا گیا ہے (اگرچہ خاکسار ان تینوں صاحبوں کی نسبت کچھ کہا نہیں جا سکتا) کہ عرب

چھوڑ کر جو لوگ ہندوستان میں آتے ہیں۔ وہ اکثر عامی ہوتے ہیں۔ جو صرف گداگری کے لئے شہر بشہر پھرتے ہیں۔ وہاں کے نامی علماء اور خاندانی مشایخ و شرفا ایسے مقدس ملک کو کب چھوڑتے ہیں جنکو ہمارے اس بیان میں نزاع ہو وہ ہم کو بتاویں۔ کہ کونسا عالم مفتی یا شیخ یا شریف ہندوستان میں آیا ہے اور وہ در بدر اور شہر بشہر پھرا ہے۔ ایسا کوئی عالم شریف نہ بتا سکیں تو سمجھ جائیں اور انصاف سے تسلیم کریں کہ صدہا آوارہ گرد بادیہ نورد عرب سے ہندوستان میں روٹی کمانے آتے ہیں اور سید شریف مفتی عالم کہلاتے ہیں اور در حقیقت کچھ نہیں ہوتے۔ ایسے لوگوں سے چند فلوس دیکر جو کچھ کوئی چاہے لکھوا سکتا ہے۔ اور اہل دانش و بینش ایسے بے پتہ اشخاص کے قول و فعل کا ہرگز اعتبار نہیں کیا کرتے +

کادیانی نے جو یہ کہا ہے۔ کہ اسلام کے مستند علماء کا تخت گاہ حرمین شریفین [illegible]
[illegible]
شمار کیے جاتے ہیں۔ اس سے جو اس کا مقصود تھا (کہ علماء حرمین اس کے ساتھ ہوتے جاتے ہیں) وہ تو جیسا باطل ہوا ہے ناظرین پر مخفی نہ ہوگا۔ مگر یہ قول آپکا اگر دل سے ہے۔ تو اس پر آپکا دہان مبارک قند و شکر سے پر کر دینے کا مستحق ہو گیا ہے۔ اور آپ کا یہ قول اب زر سے لکھنے کے لائق ہے +

ہم اس قول کی دست آویز سے کادیانی کو ایسی تدبیر و تجویز بتاتے ہیں۔ جو روز کے جھگڑوں کے جڑھ کاٹ دے اور کادیانی کو (اگر وہ اپنے دعووں میں اور نیز اس قول میں سچا ہے) تمام جہان کا عزیز و مخدوم و مقبول بنا دے +

وہ تدبیر با توقیر و تجویز ہر دلعزیز
یہ ہے

کادیانی صاحب ان تینوں فرضی علماء حرمین کی شہادت کو تو دو ڈ الیں (واپس لیں) اور

اور بجائے اس کے خود بنفس نفیس حرمین شریفین میں تشریف لے چلیں انکا زاد و راحلہ خاکسار کے ذمہ ہے جب قصد کریں فوراً نقد وصول کرلیں۔ اور وہاں چلکر پہلے کعبہ کا حج کریں۔ اور اس فریضہ اسلام کے ادا کرنے سے جو غالباً دس ہزار روپیہ کی ذاتی جائداد کے مالک ہونے سے اور دس ہزار سے زائد فتوحات کا روپیہ آنے سے ان پر فرض ہوچکا ہوگا۔ فارغ ہوکر پورے مسلمان بنیں اس کے بعد اپنے عقائد و مقالات کو علماء حرمین شریفین کے حضور میں پیش کریں + ان علماء نے ان عقائد کو اسلامی عقائد قرار دیا۔ اور آپ کو مجدد و امام وقت و مسیح موعود سمجھکر اپنا مقتدا بنا لیا۔ تو پھر ہندوستان کیا تمام روئے زمین کے مسلمانوں میں آپ مخدوم و امام مانے جائینگے۔ اور آپکے مخالفین و معارضین خصوصاً یہ خاکسار ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ جو اس سفر میں آپ کا ہمرکاب ہوگا۔ یہی آپکا لوہا مان لیگا۔ پس آپ چلنے کی ہی ٹھہرادیں۔ اب تو آپ پر حج بھی فرض ہوگیا۔ اور عدم استطاعت کا عذر اگر تھا جاتا رہا۔ ایک شخص [illegible] آپ [illegible] اور [illegible] ذمہ وار ہوگیا ہے۔ اور آپ کی سچائی کا وہ معیار و قانون جسکو آپ نے بڑے فخر و ناز کے ساتھ بیان کیا تھا آپ کے خصم نے مان لیا ہے اب کیا رہا۔ آپ نے اس تدبیر و تجویز کے تسلیم سے انکار کیا۔ تو کس و ناکس کو یقین ہوگا۔ کہ حرمین اور وہاں کے علماء کی تعریف میں آپ کا وہ بات کہنا محض کذب ہے اور چھپی نفاق پر مبنی ہے اور آپ کا یہ دعوی کہ مستند علماء حرمین آپ کے ساتھ ہوجاتے ہیں نیز محض کذب ہے۔ جس سے جہلا عوام کی تسخیر آپ کو مدنظر ہے۔ اور آپ کو کامل یقین ہے کہ حرمین شریفین کے علماء آپ کو کافر بلکہ اکفر جانتے ہیں۔ اور اس وجہ سے آپ حرمین کے فتوی و فیصلہ پر ہرگز راضی نہ ہونگے بلکہ کبھی حرمین جانیکا قصد نہ کرینگے۔ اور یہ جانتے ہونگے۔ کہ آپ حرمین جاکر اور وہاں پر اپنے عقائد جدیدہ ظاہر کرکے وہاں سے زندہ اور سلامت واپس نہیں آسکتے۔ اور اس خوف و عذر سے آپ حج خانہ کعبہ بھی اپنے ذمہ سے ساقط کر بیٹھے ہونگے +

ہمارا یہ خیال غلط ہے۔ تو بسم اللہ کیجئے۔ اور حرمین چلنے کی تیاری کر کے جب چاہئے زاد راہ لیجئے +

تیسرا کذب

تیسرا کذب کادیانی کا حافظ محمد یعقوب خان مقیم دیرہ دون کو مولوی کہنا۔ اور اُن کو اپنا ایسا حواری قرار دینا۔ کہ وہ آپکو امام وقت مان گئے ہیں۔ اور اپنی جان اور اہل (یعنے زوجہ اور اولاد) کا مالک بنا چکے ہیں +

اسکے کذب ہونے کا ثبوت اور اُسکا رد

ہم نے کادیانی کے رسالہ اظہار میں حافظ محمد یعقوب خانصاحب کا وہ خط جو کادیانی نے انسے نقل کیا ہے [illegible] پڑھا تو [illegible] تعجب ہوا کہ ایک شخص مولوی [illegible] کادیانی جیسے [illegible] اعتقاد

و زندیق کو اپنا امام اور اپنے بیوی بچوں کا مالک بنا رہا ہے۔ اِس سے پہلے حکیم نور الدین نے کادیانی کے حق میں ایسے کلمات کہے تھے۔ مگر ان کا ایسا کہنا محل تعجب نہ تھا۔ کیونکہ وہ صاحب غرض ہیں کادیانی کے ذریعہ اپنا نیچری مذہب پھیلانا چاہتے ہیں۔ (چنانچہ رسالہ نمبر ۱۲ جلد ۱۲ کے مضمون قدرتی ساختہٗ میں بیان ہوا ہے)۔ لہٰذا وہ اس غرض کے لئے جسقدر جھوٹ بولیں اور اس ذریعہ سے لوگوں کو دام میں لادیں۔ وہ تھوڑا ہی ادر نیچریوں کے نزدیک فرقہ خطابیہ کے مانند نصرت مذہب کے لئے جھوٹ بولنا گناہ نہیں اس قسم کا جھوٹ کیا۔ کوئی گناہ ہی اُن کے نزدیک گناہ نہیں۔ اور نجات کے لئے اُن کے نزدیک صرف خدا کو دل سے خدا مان لینا کافی ہے اور صرف اسی اعتقاد کا نام مذہب اور اسلام ہے دیگر ہیچ۔ مگر کسی صحیح الاعتقاد مسلمان عالم کی یہ شان نہیں ہے۔ کہ وہ کادیانی کے حق میں ایسے کلمات کہے۔ اس وجہ سے مینے دیرہ دون کے خریداران اشاعۃ السنۃ

139

پیر جی خدا بخش صاحب اور اُنکے خلف الرشید محمد حنیف صاحب سوداگر سے حافظ صاحب کا حال دریافت کیا۔ اِس دریافت کرنے پر حافظ محمد یعقوب خان صاحب نے خود ہی اپنا حال اپنے خط میں لکھا جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اس خط سے جیسا کہ حافظ محمد یعقوب خان صاحب کا مولوی و عالم نہونا ثابت ہوتا ہے۔ ویسا ہی یہ ثابت ہے۔ کہ وہ ہنوز پورے عیسائی مرزائی نہیں ہوئے۔ کیونکہ وہ اپنے آپ کو اس وقت تک حنفی المذہب مقلد لکھتے ہیں اور حنفی المذہب مقلد سے ہرگز ممکن و متصور نہیں کہ وہ عیسائی مرزائی ہوجائے۔ جب تک کہ وہ حنفی المذہب کا مقلد ہو۔ یہ بلا کادیانی کے اتباع کی اکثر اُسی فرقہ میں پھیلی ہے۔ جو عامی و جاہل ہوکر مطلق تقلید کے تارک و غیر مقلد بن گئے ہیں یا ان لوگوں میں جو نیچری کہلاتے ہیں جو درحقیقت اس قسم کے غیر مقلدوں کے برانچ (شاخ) ہیں۔ اس امر کو ہم ایک مستقل مضمون میں ثابت و مدلل کرنا چاہتے ہیں۔ جو عنقریب شائع ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

کادیانی کا حافظ محمد یعقوب خان صاحب کو اولاً مولوی کہنا۔ پھر اُن کو اپنا فدائی مملوک قرار دینا اپنے اس دعویٰ کی تصدیق کے لئے ہے۔ کہ "مولوی عالم اس کے ساتھ ہیں جن کی تعداد چالیس کے قریب ہے۔ اور وہ اس کے پیرو ہوتے جاتے ہیں"۔ اور اس کذب سے اِس کی غرض یہ ہے۔ کہ جاہل لوگ خصوصاً (جو مطلق تقلید چھوڑ کر شتر بے مہار ہو بیٹھے ہیں۔ اور مطلق تقلید کے نام سے ایسے چونکتے ہیں کہ تقلید چاروں سلف صالحین صحابہ و تابعین و اجماع مسلمین کو بھی گمراہی جانتے ہیں۔ اور **خاکے شاہ کی کتیا کی مانند کس و ناکس کی** (جو کوئی آیۃ خواہ کیسے غلط معنے سے سنائی جاتی ہو۔ یا کوئی حدیث خواہ موضوع ہی ہوان کے سامنے پڑھ دے) **پیروی اختیار کرتے** اور بحکم کل جدید لذیذ۔ نئے دن نیا مذہب اختیار کرنا پسند کرتے ہیں) اس کے دام میں آجائیں۔ کادیانی کے ایسے شخصوں کو (جو مولوی ہونے سے خود انکار کریں)

مولوی کہنے سے ناظرین بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اس کے باقی پیرو مولوی (جن کی تعداد وہ چالیس کے قریب بتاتا ہے) بھی اسی قسم کے ہونگے۔ یہ کذب کادیانی کچھ نیا نہیں ہے۔ بلکہ یہ اسکی قدیم سنت ہے۔ اسنے اپنے ازالہ اور فیصلہ آسمانی میں منشی غلام قادر اڈیٹر پنجاب گزٹ سیالکوٹ کو۔ اور صرف فیصلہ آسمانی منشی محکم الدین مختار امرتسر کو (جنہوں نے آجتک خود مولوی نہیں کہلایا۔ نہ کسی اور اہل علم نے اُن کو مولوی کہا ہے) مولوی لکھدیا تھا فہرست مریدان اور حاضرین جلسہ سالانہ ۹۱ و ۹۲ء کی فہرستوں میں کس و ناکس کو مولوی لکھدیا جس سے اس کا مقصود وہی دھوکہ دہی ہے۔ کہ جاہل لوگ مولویوں کا نام سُنکر اس کے دام میں پھنسیں اسی غرض سے اس رسالہ میں اس نے مولویوں کی تعداد چالیس کے قریب بتائی ہے۔ ہم نے اس کے ان جملہ فہرستوں کے مولویوں کو شمار کیا۔ تو اُن میں سکولوں کے ٹیچر (معلم) اور نام کے مولوی (جن کو بجز کادیانی کسی اہل علم مولوی نہیں کہا) ملاکر ان کی تعداد کو ۲۶ سے زیادہ نہ پایا۔ اس چھبیس میں وہ لوگ بھی داخل ہیں۔ جو اس کے سالانہ جلسوں میں جو محض ور نٹروں (تماشیوں) میں آئے تھے۔ اور وہ کادیانی کو گمراہ جانتے ہیں۔ اور خاصکر مریدوں کے فہرست میں تو یہ تعداد کادیانی کے نامزد مولوی اور سکولوں کے ٹیچر ملاکر ۲۲ تک پہنچتی ہے۔ اب ہم وہ خط نقل کرتے ہیں۔ جو حافظ محمد یعقوب خان نے خاکسار کے نام تحریر کرکے ارسال کیا ہے +

نقل خط حافظ محمد یعقوب خانصاحب ڈیرہ دونی

۲۳ مئی ۱۸۹۳ء سہ شنبہ ۶ ذیقعد ۱۳۱۰ ہجری ڈیرہ دون محلہ دہامانوالہ

حامداً و مصلیاً و مسلماً

حضرت مخدوم العلماء مولانا صاحب عم فیضکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ خاکسار محمد یعقوب خان سلام مسنون کے بعد آداب مخلصانہ عرض کرتا ہے۔ خاکسار کو اس سے

140

پہلے آپ کی خدمت میں عریضہ لکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ لیکن میں تقریباً پندرہ برس سے یعنے
جب سے یہاں ویرہ دون میں مقیم ہوں۔ آپ کے کمالات فضل و علم کی شہرت سُنتا آتا ہوں
اور اس عرصہ میں ہمیشہ تو نہیں۔ مگر اکثر آپ کے رسالہ اشاعۃ السنۃ کو دیکھتا رہا ہوں ۔
کل ۲۲ مئی ۱۸۹۳ء کو آپ کا ایک خط بیرجی خدا بخش و محمد حنیف کے نام معہ رسالہ
اشاعۃ السنۃ کے آیا ہے۔ اس میں خاکسار کے حالات دریافت فرمائے گئے ہیں۔ اس
لئے جی میں یہ خیال آیا۔ کہ میں خود ہی اپنے حالات خدمت مبارک میں عرض کروں اور
میرے خیال میں مجھ سے بہتر طور سے شاید میرے حالات کوئی دوسرا نہ بیان کر سکیگا۔
اس لئے اوقات مبارک کا حرج کر کے سامعہ خراشی کرتا ہوں۔ میں سہارنپور کے نواح
کا رہنے والا ہوں۔ آب و دانہ کی کشش نے تلاش معاش کے طور پر یہاں لا ڈالا ہے ۔
اور اتفاقات تقدیر سے یہیں رہ پڑا ہوں۔ میں پڑھے لکھے ہوؤں میں شمار نہیں ہوں
[illegible] باقاعدہ کہیں [illegible] پڑھا ہے۔ [illegible] کسی کا شاگرد ہوں۔ اردو وغیرہ کی معمولی نوشت
خواند سے کسی قدر واقف ہوں۔ جس سے ایک ادنیٰ حیثیت کی گذران* کر سکتا ہوں ۔
نہ علماء کے زمرہ میں ہوں۔ نہ طلبا کا نام لیوا۔ حتی کہ مولوی وغیرہ کے فرضی لقب سے
بھی مشہور نہیں ہوں۔ اور نہ صرف مولوی بلکہ منشی وغیرہ الفاظ بھی جو کسی درجہ کے
پڑھے لکھے ہونے کا پتا دیا کرتے ہیں۔ میرے نام کے ساتھ مشہور نہیں۔ کتابیں دیکھنے
کا شوق ہے اُردو وغیرہ کے رسائل دیکھ سکتا ہوں۔ ان میں سے جو سمجھ میں آگیا۔ آگیا
جو مضمون سلیمی کے سبب رہ گیا۔ رہ گیا۔ قدیم سے حنفی ہوں۔ آپ کی تصنیفات اور
اہل حدیث کے ملنے کا اتنا اثر ہے۔ کہ اہل حدیث اور عمل بالحدیث کو بُرا نہیں سمجھا کرتا ہوں ۔
اور جو جھگڑے اہل حدیث کے ساتھ یہاں ہوئے۔ جن میں سے بعض میں عدالتوں
اور لڑائیوں تک نوبت پہنچی ان سب میں میں حنفیوں سے الگ رہا ہوں۔ اور یہ بھی
ہے۔ کہ لڑائی جھگڑوں اور مزاحمتوں میں عمائد و معتبر لوگ شریک ہوا کرتے ہیں۔ میں چونکہ

* سنا ہے آپ انگریزوں کو اُردو وغیرہ پڑھا کر اپنی گذران کرتے ہیں۔

احاد الناس سے ہوں - (تو بیکسی و غریبی ترا کہ می پرسد) کا مصداق بنا رہا ہوں مجھے افسوس کے ساتھ یہ عرض کرنا پڑا کہ آپ نے مجھے مرزا غلام احمد صاحب کا حواری اور اپنے یاروں کا بہکانے والا کیونکر قرار دے لیا - حالانکہ آپ کو اسی تحریر کے موافق میرا مفصل حال بھی معلوم نہیں - ایسے مجہول الحال کی طرف تو آپ ایسے - سر آمد فضلاء کا اعتنا بھی نہیں ہونا چاہئے تھا - مرزا صاحب سب کچھ بنے مگر بقول آپکے آپ کے سامنے مولوی نہیں بن سکے - مولوی محمد احسن صاحب اور حکیم نور الدین صاحب کی حالت ان سے بھی زیادہ خراب ثابت کی گئی - بہکنے بہکانے کی کیفیت تو یہ ہے - کہ پیرجی خدا بخش صاحب میرے والد کے ملنے والوں میں سے ہیں - اور میرے والد سے عمر میں شاید بڑے بھی ہیں - میں محمد حنیف کا ہم عمر ہوں - اور چونکہ میں غریب آدمی ہوں - پیرجی صاحب میرے محسن بھی ہیں - لیکن ان سب باتوں سمیت مجھے وہ تارک تقلید نہیں بنا سکے - اور نہ میں ان کو حنفی بنا سکا - مرزا غلام احمد صاحب کا اشتہار براہین احمدیہ شاید اول اول اشاعۃ السنۃ میں دیکھا تھا اُس سے کتاب دیکھنے کا شوق پیدا ہوا اہل مقدرت دوستوں نے کتاب منگوائی - دیکھنے میں میں بھی شریک ہو گیا - مگر وہی کچی پکی سمجھ سے جو سمجھ میں آیا سمجھ لیا - اور وہ بھی اس طرح کہ جب کوئی حصہ آیا - اُسکو اُنہیں دنوں دیکھ بھال لیا - اپنے ملک کی کتاب ہو - تو آدمی دوبارہ سہ بارہ میں کچھ زیادہ کام نکال لے - میں اس سے بھی محروم - رفتہ رفتہ مرزا صاحب کے حالات زیادہ معلوم ہونے لگے - بعض اور تحریریں اور اشتہارات آنے کا سلسلہ بندھ گیا - اور یہ سلسلہ باعث ہو گیا حسن ظنی پیدا ہونیکا - اس پر مولوی محمد احسن صاحب تو خاص طور پر اور آپ بھی عموماً مرزا صاحب کی تعریف کیا کرتے تھے - یونہی آہستہ آہستہ خط و کتابت سے تعلق محبت پیدا ہو گیا - اب مرزا صاحب کے دعاوی جدیدہ کے زمانہ میں ہرچند طبیعت اوکھڑی - چنانچہ اس باب میں مرزا صاحب سے مختصر اور مولوی محمد احسن صاحب

141

سے کسی قدر بسط کے ساتھ خط و کتابت میں گفتگو بھی ہوئی۔ پارسال رمضان شریف میں
مولوی صاحب سابق الذکر یہاں تشریف لائے تھے۔ تو زبانی بھی کہنے سننے کا اتفاق
ہوا۔ سو بھی ایک آدھ بات میں۔ رمضان شریف کا مہینہ تھا۔ دن کو مجھے اپنی نوکری
اور گھر کے کاروبار سے فرصت نہ ہوتی تھی۔ رات کو روزہ کے تکان کے علاوہ قرآن شریف
سنایا کرتا تھا۔ یہاں پارسال ہیضہ کی کثرت تھی۔ ملنے ملانے والوں کی عیادت و تعزیت
بھی کرنی پڑتی تھی غرضکہ جمعیت و اطمینان سے کوئی گفتگو نہیں ہوئی۔ جس طرح ایک
بے علم اپنے من سمجھوتی کر لیتا ہے اسی طرح اگر کچھ سمجھ بھی لیا ہے۔ تو اس کو دوسروں کے
معاملات سے کیا علاقہ۔ اس کے سوا میں اوپر عرض کر آیا ہوں۔ کہ میں اپنے بے مائیگی علم کے
سبب اپنی دانست میں بھی مقتدا بننے کے لائق نہیں ہوں۔ جیسے ہر شخص ایک رائے
رکھتا ہے۔ میری بھی اس معاملہ میں ایک رائے ہے۔ جو شخصی رائے سے زیادہ وقعت نہیں
رکھتی۔ مرزا صاحب [illegible] کی تحقیق [illegible] جیسی چاہیے ہو نہیں سکی۔ اور چاہے بے توفیقی
سمجھیے۔ خواہ تعصب پوری کوشش کی بھی نہیں کی۔ مرزا صاحب کے خلاف میں کئی رسالہ
دیکھے بھی ہیں۔ شفاء الناس۔ بیان الناس۔ مناظرہ حضرت مولوی محمد بشیر صاحب
وغیرہ وغیرہ آپ کا رسالہ پارسال جو آیا تھا اس کو بھی مینے پڑھا ہے۔ کل آیا ہے
اسکو بھی دیکھ رہا ہوں۔ میرا یہ خیال ہرگز نہیں۔ کہ آپ جیسے علماء کو ہم بیچلوں کی
نصیحت کرنے کا استحقاق نہیں۔ ماننا نہ ماننا توفیق خداداد سے تعلق رکھتا ہے۔
مرزا صاحب نے مقتدا بننے کا دعویٰ کیا ہے۔ اس سے آپ خفا ہوں۔ تو ایک بات
بھی ہے۔ ہم جیسے عامیوں کی شخصی رائے سے آپ کیوں خفا ہوتے ہیں شخصی خیالات
والوں کے بہکنے سے اتمام حجت کے بعد شاید آپ سے بازپرس بھی نہ ہو۔ مینے ایسا سمجھا
کہ شاید کسی نے میری نسبت آپ سے یہ کہدیا ہے کہ محمد یعقوب کوئی مولوی یا مرزا صاحب
کا کوئی حواری ہے۔ جس کے معنے میں نائب یا اُسکے قریب سمجھتا ہوں۔ آپ تو لا اقرب

فالاقرب فرماتے ہیں۔ اور اس گروہ کے نام نمود والے آپ کے سامنے نہیں ٹھہر سکتے
من کہ باشم کہ در آئم بہ شمارے بارے۔ میںنے آپ کی کلام سے اکثر دینی نفع اُٹھایا ہے۔
اس لئے میں آپکا شکر گذار ہوں۔ اور دعا گو بھی۔ آپ کا اگر حرج نہ ہوا کرے۔ تو گاہے
گاہے عزت نامہ سے معزز فرما دیا کیجئے۔ اور اتفاقاً اسی عریضہ کا جواب مرحمت ہو۔ زیادہ حد ادب
اگر اس عریضہ میں کوئی لفظ خلاف ادب میری قلم سے نکلا ہو۔ تو میں نہایت ادب سے
اس کی معافی چاہتا ہوں۔ عریضہ نگار محمد یعقوب خان مدہوش تاریخ اوپر لکھ آیا ہوں" +
یہ خط ہمارے بیان کا صریح طور پر مصدق ہے اور شاہد ناطق ہے کہ حافظ یعقوب خان
صاحب نہ تو مولوی ہیں۔ اور نہ کادیانی کے حواری و فدائی۔ کادیانی نے ان دونوں
دعاوی میں کذب سے کام لیا۔ اور حافظ یعقوب خان صاحب پر افترا کیا ہے۔ رہی
اس خط کے اور مضامین سے بحث سو اس مقام میں نہیں۔ وہ کادیانی کی دروغ گوئی آئندہ
کے ذیل میں ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اسی [illegible] کے ضمن میں حافظ صاحب کی اس
درخواست کا کہ اس خط کا جواب دو جواب دیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالے +

کادیانی کے رسالہ اظہار کے اکاذیب کی تفصیل ہو چکی۔ اب اس کی اور تحریرات و تقریرات
کی اکاذیب سنو +

ایک اور تحریر میں کادیانی کی تازہ دروغ گوئی

کادیانی صاحب اپنے خط مورخہ ۱۱ مئی ۱۸۹۳ء مشتہرہ اخبار نور افشاں ۲۲ جون ۱۸۹۳ء
میں بجواب ڈاکٹر کلارک صاحب میڈیکل مشنری کے اس سوال کے کہ اراکین
اسلام آپ کو دائرہ اسلام سے خارج ٹھہراتے ہیں۔ (چنانچہ فتویٰ تکفیر مندرجہ اشاعۃ السنۃ
نمبر ۴ وغیرہ جلد ۱۳ سے ثابت ہوتا ہے) پھر آپ اہل اسلام کی طرف سے مباحثہ کے
لئے کیونکر منتخب ہو سکتے ہیں"۔ **لکھتے ہیں** "آپ کو اے ڈاکٹر صاحب معلوم نہیں

کہ بعد اسکے (یعنے فتوی تکفیر لکھے جانے کے بعد) اکثر اُن مہر لگانیوالوں سے تائب بھی ہو گئے اور نہ صرف تائب بلکہ سخت ناراض ہوئے کہ اس شیخ بٹالوی نے ہم کو سخت درجہ کا دھوکہ دیا تھا۔ × × × پس آپنے (اے ڈاکٹر صاحب) یہ سخت غلطی کی کہ صرف بٹالوی صاحب کے فتویٰ کو دیکھ کر یہ سمجھ لیا کہ گویا تمام علماء اس عاجز کے مخالف ہیں۔ کاش آپنے کسی باخبر سے پوچھ لیا ہوتا۔ کہ اب بٹالوی کے ساتھ کس قدر مستند علماء شامل ہیں جو اس عاجز کا نام کافر رکھتے ہیں"۔

ان **فقرات** خط میں کادیانی صاحب نے یہ **دعویٰ** کیا ہے۔ کہ جن مستند علماء ہندوستان و پنجاب نے اس پر فتویٰ کفر لگایا تھا۔ اِن میں سے اکثر یعنے زیادہ علماء نے اس فتوی سے رجوع کر لیا ہے۔ اور وہ کادیانی کو کافر کہنے سے تائب ہو گئے ہیں۔ اور جو ان میں سے ابتک کادیانی کو کافر کہتے ہیں وہ توبہ کرنے والوں کی نسبت تھوڑے گنے ہیں۔ اور یہ ایسا بڑا دروغ بے فروغ ہے۔ جس کو سفید **جھوٹ** کہا جاتا ہے۔

ناظرین کادیانی اور اس کے اتباع کے اشتہارات و تحریرات کی خوب چھان بین کرینگے اور ان کا ایک ایک صفحہ سطر سطر ٹٹولینگے۔ تو فتویٰ تکفیر سے **رجوع** کرنے والوں کے تعداد **دو** سے زیادہ نہ پائینگے۔ جن میں ایک **حافظ** نابینا عظیم بخش ساکن پٹیالہ ہے جس کا رجوع کادیانی کے رسالہ نشان آسمانی کے صفحہ ۴۲ سے ثابت ہوتا ہے۔ دوسرا میاں **برہان الدین** جہلمی ہے۔ جسکا رجوع اسکے اشتہار مباحثہ مطبوعہ ۵ دسمبر ۱۸۹۱ء سے ثابت ہے۔ اب ان کے مقابلہ میں فتویٰ کفر کادیانی کے پر مہر لگانے والوں کی تعداد کو دیکھنا چاہئے۔ کہ کسقدر ہے۔ دو سے کم یا وہ سینکڑوں تک پہنچ چکی ہے۔ پھر انصاف سے کہنا چاہئے۔ کہ اس تعداد کے مقابلہ میں کادیانی کا ان دو شخصوں کے رجوع کو اکثر لوگوں کا رجوع و توبہ قرار دینا سفید جھوٹ نہیں ہے۔ تو پھر سفید جھوٹ کس کو کہتے ہیں

اسکے جواب میں اگر کادیانی صاحب یہ کہیں - کہ اس فتوی تکفیر پر مہر کرنیوالوں سے عالم مستند یہی دو صاحب تھے - باقی جسقدر لوگ ہیں وہ ان دو کے مقابلہ میں ہیچ گویا وہ عالم ہی نہیں ہیں - تو اس کا جواب یہ ہے - کہ اس فتوی پر مہر کرنیوالے اور کادیانی کو منکر کافر و مرتد سمجھنے والے وہ لوگ ہیں - جو ان دو شخصوں رجوع کرنیوالوں کے استاد ہیں - حافظ عظیم بخش کے اُستاد مولوی محمد اسحٰق صاحب مفتی شہر پٹیالہ مولوی حافظ غلام مرتضی خانصاحب مولوی غلام محمد صاحب مولوی شیخ کرامت اللہ صاحب وغیرہ صاحبان ہیں - اور میاں برہان الدین جہلمی کے استاد حضرت شیخنا و شیخ الکل مفتی و استاد العرب والعجم حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی - وغیرہ ہیں اور اگر یہ حضرات اُستاد عالم مستند نہیں تو پھر ان کے وہ دونو شاگرد جنکو کادیانی علماء مستند سمجھتا ہے - کیونکر عالم مستند ہو گئے -

قطع نظر اس سے فتوی کو پڑھنے والے اور ان علماء ہندوستان پنجاب کو جن کی اس فتوی پر مہریں اور دستخط ہیں جاننیوالے اور عظیم پٹیالوی و برہان جہلمی کو پہچاننے والے خود اس امر کا فیصلہ کر لینگے - کہ عالم مستند کون ہے - یہ دو یا وہ جماعت - اس بات میں کادیانی کی کون مانتا ہے - اور نقارخانہ میں طوطی کی آواز کون سُنتا ہے - شاید یہاں کوئی شخص یہہ سوال کرے - اور کہے کہ اس بیان سے یہ تو ثابت ہوا - اور مان لیا کہ کادیانی کا اکثر مہر کرنیوالوں سے رجوع دتو یہ کا دعویٰ تو سفید جھوٹ اور محض افترا ہے - مگر اس بیان سے ان دونو کا رجوع تو ثابت ہوتا ہے - پھر کیا ان دونو کا رجوع کرنا اِس فتوی میں ضعف پیدا نہیں کرتا - اور ان دونو نے رجوع کیا - تو کیوں کیا ؟

اسکا جواب یہ ہے - کہ ان دونوں میں سے پہلے شخص حافظ عظیم بخش کے رجوع کی وجہ تو اِس کے اُس خط میں پائی جاتی ہے - جس کو کادیانی نے اپنے نشان آسمانی کے صفحہ ۴۴ میں نقل کیا ہے - اِس خط میں اُس نے کادیانی کو مخاطب کر کے لکھا ہے "غریب نواز

پٹیالہ سے حضور کے تشریف لیجانے کے بعد سکنائے بلدہ نے مجھ کو نہایت تنگ کیا۔ یہانتک کہ مساجد میں نماز ادائے کرنے سے بند کیا گیا۔ مینے اپنے بعض دوستوں کو ناحق کا الزام دور کرنے کے لئے یہہ لکھدیا۔ کہ میرا عقیدہ اہل سنت والجماعت کے موافق ہے اور انکار ختم نبوت اور وجود ملائکہ اور معجزات انبیاء و لیلۃ القدر وغیرہ کو موجب کفر و الحاد سمجھتا ہوں۔ وہی تحریر مولوی محمد حسین مہتمم اشاعۃ السنۃ نے لیکر اپنے کفرنامہ میں جو آپکے لئے تیار کیا تھا۔ درج کردی۔ مینے خبر پاکر مولوی محمد حسین صاحب کی خدمت میں خط لکھا۔ کہ جو میری طرف سے فتوی پر عبارت لکھی گئی ہے۔ وہ کاٹ دینی چاہئے۔ مولوی صاحب نے اسکا کچھ جواب نہیں بھیجا۔ پیچھے سے مجھے معلوم ہوا۔ کہ اُنہوں نے میرا نام مکفرین کے زمرہ میں چھاپ کر شائع کر دیا ہے۔

اس بیان میں حافظ عظیم بخش کا صاف اظہار ہے۔ کہ اس نے فتوی پر وہ عبارت جو لکھوائی تھی وہ ازراہ تقیہ اپنے لوگوں سے ڈر کر اور مسجدوں سے نکالے جانے کے سبب لکھوائی تھی اور درحقیقت وہ کادیانی کے عقائد کفریہ کا (جس کو فتوی میں کفر قرار دے چکا ہے) معتقد تھا۔ اِن کفریات کا وہ اب معتقد نہیں ہوا۔ بلکہ پہلے ہی سے کافر تھا۔ اور دل سے اِس کفر پر قائم رہا ہے۔ اب ناظرین خیال فرما سکتے۔ کہ ایسے منافق کی نہ تو تائید و تصدیق سے فتوی کو قوت پہنچ سکتی ہے۔ نہ اس کے رجوع سے نقصان پہنچنے کا احتمال و امکان ہے +

وہ فتوی خاکسار نے اپنے بعض احباب اہل پٹیالہ کے پاس دستخطوں اور مواہیر علماء کے لئے بھیجدیا تھا۔ اُنہوں نے جس جس شخص سے اپنے خیال میں اس پر دستخط و تصدیق کرانا مناسب سمجھا۔ اِس سے دستخط و تصدیق کرا کے میرے پاس بھیجدیا۔ اور ویسا ہی وہ چھپ گیا۔ اور اگر خاکسار خود پٹیالہ میں ہوتا۔ اور حافظ کا یہ حال کہ اس نے تقیہ سے اور ڈر کر فتوی کی تصدیق میں کچھ لکھوانا چاہا ہے معلوم کرتا تو اس فتوی پر اس سے کچھ نہ لکھوانا اور اگر لکھے جانے کے بعد اور چھپنے سے پہلے اس کا علم ہوتا تو اس کا نام فتوی سے کاٹ دیتا

حافظ نے جو لکھا ہے۔ کہ میں نے مولوی محمد حسین صاحب کی خدمت میں خط لکھا تھا۔ کہ جو میری طرف سے فتوی تکفیر پر عبارت لکھی گئی ہے۔ وہ کاٹ دینی چاہئے۔ یہ محض کذب اور سنت کادیانی اور اسکی مریدی کا اثر ہے۔ واللہ یا اللہ ثم تا اللہ حافظ کا کوئی خط میرے پاس نہیں پہنچا پہنچتا تو میں اسکا نام حرف غلط کی طرح فوراً کاٹ دیتا۔ دوسرے صاحب میاں برہان الدین جہلمی کے رجوع کی وجہ بھی ان ہی کی زبان سے بیان ہو چکی ہے۔ جب آپ اخیر دسمبر ۱۸۹۳ء میں کادیانی کے منذر الہام بحق خاکسار کی سفارت میں بشمولیت ڈپوٹیشن بٹالہ میں آئے۔ تو پہلے رات کے وقت آپ اکیلے خاکسار کے مکان پر پہنچے اور ایک گھنٹہ کے قریب ٹھہرے۔ اور دودھ روٹی تناول فرما کر باعث ممنونیت خاکسار ہوئے۔ اسوقت خاکسار نے اس رجوع کا سبب ان سے دریافت کیا تو آپ نے جواب میں کہا کہ میں مخبوط الحواس ہوں۔ میری رجوع سے آپ کا نقصان ہے۔ ہر چند مینے علمی باتوں۔ اور مسائل کا سلسلہ بلایا اور آپ سے اسکا جواب بہت اصرار کے ساتھ طلب کیا۔ مگر آپ نے بجز اظہار اپنی مخبوط الحواسی اور کمزوری دماغی کے کوئی جواب نہ دیا۔ اور نہ اس رجوع کی اور کوئی وجہ بیان کی۔ اس وجہ پر ہمارا بھی صاد ہے۔ اور اس پر ہماری طرف سے ایک وجہ یہ بھی مستزاد ہے کہ آپ علاوہ مخبوط الحواس و ماوف الدماغ ہونے کے ان علوم و فنون سے جو قرآن و حدیث کے خادم ہیں (جیسے علم معانی و بیان و اصول و عقائد وغیرہ) نابلد و محض بے خبر ہیں اور صرف قرآن اور بعض کتب حدیث کا ترجمہ استاد سے پڑھے ہوئے ہیں۔ اور اس وجہ سے آپ علم میں ادھورے اور نیم ملاں ہیں۔ اور یہ مسئلہ بطور مثل مشہور ہے۔ "نیم ملاں خطرہ ایمان و نیم حکیم خطرہ جان"۔ اور اس طرفہ پر طرہ مصداق مثل "کریلا۔ اور نیم چڑھا"۔ ان کی یہ حالت بھی ہے کہ اس نیم ملاپن کے ساتھ آپ تقلید* یا پیروی اہل سنت و جماعت و سلف صالحین صحابہ

* یہ لفظ اسلئے بولا گیا ہے کہ تقلید کے لفظ سے بعض مدعیان ترک تقلید ناخوش ہوتے ہیں وہ بجائے تقلید اتباع یا پیروی کا لفظ پسند کرتے ہیں۔

144

و تابعین چھوڑ کر خود مجتہدین بنے ہوئے ہیں - اور بلا واسطہ سلف صالحین صحابہ تابعین قرآن و حدیث کے معنے از خود گھڑ لینے کے عادی ہوئے ہیں - اور یہ امر (ترک تقلید یا پیروی سلف صالحین) جیسا دینداروں کے لئے گمراہ ہو جانے کا موجب ہے ایسا اور کوئی سبب ضلالت نہیں ہے - اِسی سبب سے کادیانی کے دام میں وہ لوگ پھنس گئے ہیں - جو کم علم و بے علم ہو کر اہل سنت و جماعت کی تقلید یا پیروی سے آزاد ہو کر مجتہد کہلاتے تھے - اس امر کو ہم پہلے ہی بصفحہ ۲۵ نمبر ۲ جلد ۱۱ جتا چکے اور اس کی تشریح و توضیح مسئلہ "ترک تقلید میں غلط فہمی" کے مضمون میں عنقریب کرینگے - انشاء اللہ تعالیٰ +

اُس پر شاید یہ **سوال** ہو کہ اگر برہان الدین جہلمی ایسا ہے نیم ملا تھا - تو پھر تم نے اس فتویٰ پر اس کی مہر کیوں کرائی - تو اسکا **جواب** ہم تمہید فتویٰ میں بصفحہ ۱۰۳ نمبر ۴ جلد ۱۳ بایں الفاظ دے چکے ہیں جو ذیل میں منقول ہیں" +

"اس فتویٰ پر بعض ایسے اشخاص کے دستخط و مہر بھی ہیں جن کو ہم عالم و لائق افتا نہیں سمجھتے - ان کے دستخط صرف ان لوگوں کی فہمائش و طمانیت کے لئے کرائے گئے ہیں - جو اُن کے پیرو ہیں - اور ان کے اتفاق سے انکی ہدایت متصور ہے" -

میاں برہان الدین جہلمی بھی ان ہی لوگوں میں سے ہے - جہلم اور اسکے اطراف کے جہلا اس وجہ سے کہ وہ اُن کو قرآن اور بعض کتب حدیث کا ترجمہ سنایا کرتا تھا - عالم سمجھتے تھے - انکی فہمائش کے لئے اس سے فتویٰ پر اس کا دستخط کرایا گیا تھا - اِس پر شاید یہ سوال کہ اب اُنکے رجوع کا ان پیروان برہان الدین پر تو اثر پڑیگا - اور ان کی نظروں میں تو فتویٰ کمزور ہو جائیگا اس کا جواب یہ ہے - کہ نہیں - نہیں - ہرگز نہیں - حافظ کا تو کوئی پیرو ہی نہیں - وہ تو ایک نوجوان لڑکا ہے - جو ہنوز دوسروں کا پیرو ہے - رہے میاں برہان جن کے بعض عوام پیرو تھے سو از انجملہ جو متبع سنت مذہب اہل سنت و جماعت کے پابند تھے - وہ اِس کے رجوع کے وقت سے اس کو گمراہ سمجھنے لگ گئے ہیں - اور اب وہ اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے

اِس کے سلام کا جواب نہیں دیتے جہاں وہ ایسے سابق اتباع میں جاتا ہے۔ ذلت اُٹھاتا ہے
اس مقام میں بطور تمثیل ایک جگہ کے بیان اتباع برہان کی تفصیل کیجاتی ہے +

موضع ہنجانوالی ضلع گوجرانوالہ میں آپ ہر سال جایا کرتے۔ وہاں کے مسلمان خصوصاً چودھری امام الدین صاحب نمبردار آپ کی خدمت و تواضع کیا کرتے۔ فتوی سے رجوع کرنیکے بعد آپ ہنجانوالی میں پُہنچے۔ اور چودھری صاحب کو سلام علیکم کہا۔ تو چودھری صاحب نے جواب نہ دیا۔ اور یہ کہا کہ بس اور کچھ نہ بولنا۔ اور زبان کو سنبھال کر رکھنا (یعنی مزاج پرسی بطور اخوت اسلامی یا کچھ وعظ و نصیحت نہ کرنا) نماز کا وقت آیا۔ تو چودھری صاحب نے میاں برہان صاحب کو پیچھے رکھا۔ اور خود امام بن گئے۔ میاں برہان نے اُن کا اقتدا کیا۔ تو وہ بھی اجازت لیکر۔ اور یہ کہکر کہ اگر میرا مقتدی بن جانا مفسد جماعت نہ ہو تو میں مقتدی بن جاؤں۔ نہیں تو نہیں۔ رات کو کھانے کا وقت آیا۔ تو چودھری صاحب نے خود کھانے کو بھی نہ پوچھا۔ ان کا کوئی متعلق کھانا لیکر آیا جس پر میاں برہان نے اُس سے پوچھا۔ اور کہا کہ اگر یہ کھانا چودھری صاحب نے بھجوایا ہے تو میں کھاؤنگا۔ ورنہ نہیں۔ اُس شخص نے جواب دیا۔ کہ چودھری صاحب نے تو یہ کھانا نہیں بھجوایا۔ تو آپ نے کھانا نہ کھایا۔ اور رات کا روزہ رکھا۔ اور برطبق مصرع خرجت مع البازی علی سواد تڑکے ہی وہاں سے بلا ملاقات کوچ کیا۔ ایسی ہی خدمت مدارات آپ کی اور جگہوں اہل سنت وجماعت کی طرف سے ہوتی ہے +

اور جو از انجملہ پیروانِ میاں بُرہان پہلے ہی سے گمراہ تھے۔ اور وہ آپ کے سابق پیروی سے آزادی کے خواہاں تھے اور اس حالت میں بھی وہ کبھی نیچری ہو جاتے کبھی لامذہب کہلاتے۔ اور وہی لوگ اب عیسائی مرزائی ہو گئے ہیں۔ سو اگرچہ اس رجوع کے بعد آپ کے اد ہبھگت کرتے ہیں ولیکن وہ محل تعجب و سوال نہیں ہیں۔ وہ پہلے کب داخل اسلام تھے۔ کہ اب ان کا اسلام سے خروج لازم آیا ہو۔ اور ان کے

145

خروج سے اسلام میں نقصان ہو +

ہماری ان باتوں اور جوابوں کو کادیانی کے اتباع مانیں خواہ نہ مانیں انکو یہ تو ضرور ماننا پڑیگا۔ کہ کادیانی نے اس خط مندرجہ نورافشاں ۲ جون ۱۸۹۳ء میں جو لکھا ہے۔ کہ فتوی پر مہر کرنیوالوں سے اکثر علماء نے رجوع کرلیا ہے۔ یہ سفید جھوٹ ہے۔ اور حق یہ ہے۔ کہ اکثر مہر کرنے والے اس فتوی پر قائم و مستحکم و ثابت قدم ہیں اور رجوع کرنے والے بھی دو شخص عظیم و برہان ہیں۔ جو اقل قلیل ہیں۔ نہ اکثر +

کادیانی اس دروغ گوئی کی دُم

(مگر اصل سے بڑھی ہوئی)

کادیانی نے اس دروغ گوئی میں جرأت کی تو اس کے خلیفوں اور مریدوں نے اس کو اور بھی وسعت دی اور بیت مشہور کی تصدیق کر دکھائی۔ بہ نیم بیضہ چو سلطان ظلم روا دارد۔ زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ۔ وہ جابجا کہتے پھرتے ہیں۔ کہ اس فتوی پر مہر کرنے والوں فلاں فلاں مولوی صاحب نے رجوع کرلیا ہے۔ بلکہ فلاں فلاں مولوی صاحب نے مہر کی بھی نہ تھی۔ ابوسعید محمد حسین نے ان کی مہر از خود لگادی ہے۔ اور اس کے فلاں فلاں دوست اس فتوی کے سبب اس کے دشمن ہوگئے ہیں۔ اور اب لوگ ان کا رسالہ خرید نہیں کرتے۔ وعلیٰ ہذا القیاس +

ان اراجیف* کو شائع کرنے والے اس کے بڑے بڑے برگزیدہ خلیفہ و حواری ہیں۔ اور اس سے وہ اپنی رہی سہی پیروان اور نادان مذبذبوں کو اپنے جھوٹے مذہب پر قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ اُنہوں نے جب دیکھا کہ فتوی کا اثر ایسا وسیع ہوگیا ہے۔ کہ بہت سے مخلص اتباع کادیانی نے اس فتوی کو دیکھ کر کادیانی کو چھوڑ دیا۔ اور کافر سمجھ لیا ہے

* اراجیف خوفناک جھوٹی خبریں جو سننے والوں کو ڈرادیں +

تو اُن کو بہ تقلید اس دروغ گوئی کادیانی یہ سوجھا - کہ اس فتوی کے اثر کو ان ایراجیف سے کم کریں۔ اور باقی ماندہ دام افتادوں اور ناواقف نئے پھنسنے والوں کو یوں پھنسائی رکھیں +

از انجملہ ایک خلیفہ کادیانی کی اس کاروائی کا ذکر اس مقام میں کیا جاتا باقی خلفا کا ذکر پھر سہی وہ خلیفہ میر حامد صاحب سیالکوٹی ہیں - جن کی تعریف میں کادیانی نے اپنے ازالہ صفحہ ۷۳۰ میں کہا ہے "جسقدر خدا تعالیٰ نے شعر اور سخن میں ان کو قوت بیان دی ہے وہ رسالہ قول فصیح کے دیکھنے سے ظاہر ہوگی - میر حامد شاہ کے بشرہ سے علامات صدق و اخلاص و محبت ظاہر ہیں - ان کا جوش سے بھرا ہوا اخلاص اور ان کی محبت صافی جس حد تک مجھے معلوم ہوتے ہے میں اس کا اندازہ نہیں کرسکتا" اور انہوں نے کادیانی کی تائید میں نظم قول فصیح - قول فیصل - جنگ مقدس کا فوٹو الجواب وغیرہ رسائل لکھے ہیں - اور اپنی تحریر [illegible] کادیانی کا باقی نہیں چھوڑا - اور وہ ہو کہ وہی افترا پردازی میں کادیانی کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے - ان کارناموں کی نظر سے وہ جھوٹے مسیح کادیانی کے فرضی حواری پولوس کہلا نیکے مستحق ہیں - آپ نے حافظ یعقوب خان صاحب مدہوش ساکن دیرہ دون (جنکا ذکر صفحہ ۲۷۳ میں ہو چکا ہے) کے نام ایک خط لکھا ہے جسکا وہ حصہ جو خاکسار کے متعلق ہو نقل کیا جاتا ہے -

نقل خط میر حامد شاہ صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی معظمی اخویم

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ ×× آپ کا کارڈ ملا - حضرت مخالفین کا آپ کیا پوچھتے ہو - ذلت

رسوائی بٹالوی کی حالت دن بدن ابتر ہے۔ سب احباب اور دوست جن پر اس کو ناز تھا
چھوڑتے جاتے ہیں۔ رسالہ اشاعۃ السنّۃ کو نکلے بہت دن ہوئے اب تو اسے کوئی خریدتا بھی
نہیں۔ بہت سے خریداروں نے جواب دیدیا۔ تازہ واقع لودہیانہ کا سُنیئے۔ مولوی محمد حسن
صاحب لودہیانوی کو جو رؤسائے شہر میں سے ایک نامی آدمی ہیں آپ بخوبی جانتے ہونگے
ان کے پاس بہت سے مولوی لودہیانہ کے جمع ہو کر گئے (یہ اُن دنوں کی بات ہے جب مباہلہ
کا اشتہار حضرت مقدس مسیح موعود نے دیا تھا۔) اور کہا کہ اب یہ مباہلہ کا اشتہار آیا ہے
کیا صلاح ہے مولوی محمد حسن صاحب نے کہا کہ یہ دین کا معاملہ ہے۔ اِس میں صلاح کیسی
جو مکفرین مرزا صاحب ہیں اُن کو اُنہوں نے بلایا ہے وہ جائیں میں تو مکفر نہیں ہوں اِسلئے
یہ خطاب مجھے نہیں ہے سب مولوی صاحبان نے یک زبان ہو کر کہا کہ کافر تو ہم بھی نہیں
کہتے۔ ان میں سے سعد اللہ نومسلم نے جو شرک کا مادہ ابھی تک اپنے اندر رکھتا ہے۔ مولوی
محمد حسن صاحب سے کہا [illegible] کفر [illegible] کا نام موجود ہے۔ آپ کیسے کہتے
ہیں کہ میں مکفرین میں نہیں ہوں۔ مولوی محمد حسن صاحب نے کہا۔ کہ محمد حسین بٹالوی نے
میرا نام بطور خود لکھ دیا ہے۔ حالانکہ میں نے اسکو بذریعہ خط لکھ بھی دیا تھا کہ میرا نام ہرگز نہ لکھنا
میں کافر نہیں کہتا۔ اِس واقع کی اطلاع سعد اللہ نے یا کسی اور نے محمد حسین کو لکھی کہ اب تو
لودہیانہ کے لوگ بھی مرزا صاحب کی طرف توجہ کرتے جاتے ہیں اور مولوی محمد حسن صاحب
کا واقعہ بھی لکھا اِس خط کے پہنچنے پر محمد حسین نے بٹالہ سے ایک خط بدریافت اس امر کے
مولوی محمد حسن صاحب کو بھیجا۔ اس خط کا جواب مولوی محمد حسن صاحب رئیس لودیانہ نے
کچھ نہ دیا۔ اب تھوڑے دن ہوئے کہ مولوی محمد حسین خود وہاں پہنچا۔ مگر بدستور سابق نہ تو
کسی نے پیشوائی کی اور نہ اُترنے کے لئے مولوی محمد حسن صاحب نے کوئی سامان کیا۔
بیچارہ خود سٹیشن سے اُتر کر کس مپرسوں کی طرح وارد شہر ہوا۔ ایسی بیرخی اور عدم توجہی دیکھکر
اس نے مولوی محمد حسن صاحب سے ملنے کی جرأت نہ کی اگرچہ لوگوں نے بہتیرا کہا کہ گھر پر اُنکے

پاس چلو مگر اس نے یہی کہا کہ میں مسجد میں اُن سے مل لونگا۔ چنانچہ مسجد میں بعد فراغت نماز عام مجمع میں جو باہم گفتگو ہوئی وہ یہ ہے۔

مولوی مُحمد حسین بٹالوی۔ مولوی مُحمد حسن صاحب لودھیانوی سے۔ آپ نے میرے خط کا جواب کیوں نہ دیا۔ مولوی محمد حسن صاحب۔ میں نے جواب دینا مناسب نہیں سمجھا۔

بٹالوی۔ کیوں آپنے کفر مرزا صاحب سے انکار کیا ہے۔ جواب میں نے پہلے ہی بذریعہ خط جو تمہارے نام لکھا تھا انکار کر دیا۔ آخر میں بہت سی گفتگو کے بعد مولوی مُحمد حسن صاحب نے کہا سنو مولوی صاحب مجھ کو بہت سے مسائل میں مرزا صاحب کے ساتھ اتفاق ہو گیا ہے صرف چند ایک مسائل رہ گئے ہیں جنکو میں نہیں سمجھا۔ مگر تم یہ تو کہو کہ ہمیشہ سے ہم یہ سُنتے آئے تھے کہ دہلی کی جامع مسجد میں جمع ہو کر اور سب کچھ واہی تباہی گفتگو کرنے کی بابت عام گنڈدں تک بھی اجازت تھی مگر یہ بات عام مشہور رہے کہ لام کاف یعنی لعنت اور کافر کہنے کی گنڈوں تک کو ممانعت تھی۔ اب افسوس ہے کہ بڑے بڑے مولوی آپ جیسے اس لعنت بازی اور اور کفر بازی پر تگ [illegible] [illegible] مرزا صاحب ایسی کرتے ہیں کہ اسکی سند میں کوئی آیت یا حدیث یا قول سلف نہ لادیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اِن کے دلائل کو رد کر دیا جائے اگر وہی معنے سچے ہوں جو وہ کرتے ہیں۔ تو پھر ہمارا کیا حال ہوگا۔ میں تو اب اس ضد سے دست بردار ہوتا ہوں۔ اس پر مولوی محمد حسین بٹالوی ایسا خاموش ہوا کہ سارے مجمع کے سامنے اس سے کچھ بن نہ پڑا۔ اور کہا تو اتنا کہا کہ میں اشاعۃ السنۃ میں چھاپ دونگا کہ مسلمانوں کے تین فرقے یعنی بدعتی۔ اہل سنت جماعت اور غیر مقلد مشہور تھے وہ بھی بگڑ گئے۔ مولوی محمد حسن صاحب نے کہا کہ جاؤ تمہارا اختیار ہے جو چاہو بکتے پھرو۔ اس گفتگو کے بعد پھر مولوی مُحمد حسین لودھیانہ میں نہیں ٹھہرا اور سب لوگوں کیطرف سے بے توجہی کے آثار دیکھکر بوریا بدھنا سنبھال کر واپس ہوا × × عبد الحق غزنوی بھی اب متروک ہو گیا ہے × × خاکسار حامد سیالکوٹی یکم جنوری ۱۸۹۷ء

147

اِس خط کا از سرتاپا دروغ ہونا

اِس خط میں سید حامد صاحب سیالکوٹی نے از سرتاپا کذب سے کام لیا ہے۔ اور چونکہ میر صاحب کادیانی کے ایسے بااخلاص اور پرجوش خلیفہ ہیں کہ اِنکے اخلاص اور جوش محبت کا اندازہ کادیانی صاحب بھی نہیں کرسکتے اور یہ قاعدہ مسلمہ کل ہے۔ کہ "درخت ہمیشہ پھل سے پہچانا جاتا ہے" لہذا اس خط کے سراپا کذب ہونے سے یہ ثابت ہوگا کہ کادیانی صاحب بھی ایسے ہی کذاب ہیں اور یہ کذب خلیفہ صاحب کا اُسی کذب کادیانی کا اثر ہے جو اِنکے خط مشتہرہ اخبار نور افشاں ۲ جون ۹۳ء میں پایا جاتا ہے۔ اور یہ اسی درخت کا پھل ہے ✦

اِس خط کے ازسرتاپا دروغ ہونے کا ثبوت

خلیفہ صاحب سیالکوٹی نے جو یہ فرمایا ہے کہ [illegible] کی حالت دن بدن ابتر ہے۔ اس سے اگر کوئی ایسی دینی حالت (جسکا اثر آخرت میں ظاہر ہوگا) مراد ہے تو میں اِس کے مقابلہ میں کوئی اپنی حالت ایمانی یا علمی ظاہر نہیں کرسکتا اور اس حکم قرآنی کو "فلا تزکوا انفسکم ھو اعلم بمن اتقیٰ" مانع پاتا ہوں ہاں اسقدر کہنے کی قرآن کی اس ایتہ واما بنعمۃ ربک فحدث میں اجازت پاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اِس قطرہ آب و مشت خاک پر اِس سال وہ انعام و اکرام کئے ہیں کہ اگر مجھے روئے زمین کی سلطنت اور تمام دُنیا کی دولت حاصل ہوجاتی تو اس سے مجھے اسقدر فرحت و مسرت حاصل نہ ہوتی جسقدر ان انعامات الٰہی سے ہوئی ہے ✦

ازانجملہ ایک انعام دولت لازوال حفظ قرآن مجید و فرقان حمید ہے۔ کہ میری اس پنجاہ و شہ سالہ عمر میں اور میری اس کثرت اشتغال و قلت فرصت کے ساتھ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے من غیر حول منی ولا قوۃ اس عاجز ناتوان کو تمام فرقانی اٹھارہ سپارہ میں

عاجز حفظ کر چکا ہے۔ اور ۲۱ سیپارہ کے حفظ کی عنقریب خدا کے فضل سے امید رکھتا ہے۔ اور اس سے بڑھکر یہ نعمت کہ اس تاریکی کے زمانہ میں ہے جس میں دینی علوم اور علماء کو نظر اہانت سے دیکھا جاتا ہے اور اس انگریزی خوانی کی آندھی کے طوفان میں جسکو اکثر تعلیم یافتہ مدعیان اسلام کی آنکھ میں حُبّ دنیا کی خس و خاشاک بھر کر قرآن کی عظمت سے ان کو اندھا کر دیا ہے اور وہ حفظ قرآن بلکہ ناظرہ خوانی کو بچوں کے کودن ہو جانے کا موجب کہتے ہوئے مینے اپنے کانوں سے سُنے ہیں۔ مجھے خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ اپنے لائق تعلیم بچوں کو حفظ قرآن میں لگا دیا ہے۔ میرا چوتھا فرزند ارجمند حافظ عبد الشکور اپنے ہفت سالہ میں عرصہ تقریباً پانچ ماہ میں ساڑھے تین سیپارہ قرآن حفظ کر چکا ہے۔ اور خداوند تعالیٰ سے امید قوی ہے کہ وہ دو سال کے بعد قرآن شریف تراویح رمضان میں سنائیگا انشاء اللہ تعالیٰ اور میں عزم بالجزم کر چکا ہوں کہ اپنے اور فرزندوں احمد حسینؒ (جو قرآن شریف ناظرہ پڑھتا ہے) عبد النور۔ محمد اسحٰق (جو ہنوز شیر خوار ہیں) میں سے بھی جسکو قوی الحافظہ پاؤنگا قرآن شریف حفظ کرانے کی کوشش کرونگا۔ اور یہ سلسلہ حفظ قرآن میری نسل میں انشاء اللہ تعالیٰ و تقدس قائم رہیگا اور اسی سلسلہ کے ساتھ سلسلہ تعلیم قرآن مجید وغیرہ علوم بھی جاری ہے۔ چنانچہ میرا دوسرا لڑکا عبد الرشید نام مدرسہ عربی کانپور میں عربی کی کتابیں پڑھ رہا ہے اور اس سلسلہ تعلیم دین کے ساتھ تعلیم علوم دنیاوی کا بھی سلسلہ جاری ہے۔ حافظ عبد الشکور سلمہ اُردو کی ایک کتاب ختم کر کے دوسری اور فارسی کی پہلی پڑھتا ہے اور تقسیم تک حساب بھی نکالتا ہے۔ اختتام حفظ قرآن کے بعد وہ اس سلسلہ کی تکمیل کریگا انشاء اللہ تعالیٰ +

میں اپنی اور اپنی اولاد کی اس حالت تعلیم علی الخصوص حفظ قرآن کو دولت عظمیٰ و نعمت کبریٰ سمجھتا ہوں اور ان نعماء کی نظر سے بارہا چشم پر آب سے یہ اشعار پڑھا کرتا ہوں۔ اور جناب باری کا شکریہ بجالاتا ہوں ؎ اگر ہر موئے من گردد زبانے + ز تو رانم بہر یک داستانے + بنازم گوہر شکرِ تو سُفتن + سر موئے ز احسانِ تو گفتن + اس حالت کے بیان سے

غرض ہو مقصود علاوہ تکذیب خلیفہ کادیانی - اور تحدیث نعمت رحمانی کے ایک یہ بھی ہے کہ کادیانی کے دام افتادہ سادہ لوح جو خلیفہ صاحب کے اس جھوٹ کو سچ سمجھکر اس سے اس کی حقانیت وکرامت کا اعتقاد جما بیٹھے ہیں اگر ہٹ دہرم ہیں تو وہ شرمندہ ہوں اور اگر منصف مزاج ہیں اور دہوکہ میں آگئے ہیں جیسے ڈیرہ دون کے بعض لوگ تو وہ اس دہوکہ سے نجات پائیں -

دوسری غرض یہ ہے کہ جو لوگ انگریزی کے دہن میں حفظ قرآن کو بچوں کے کودان ہو جانے کا موجب سمجھتے ہیں وہ اپنی غلطی خیال پر آگاہ ہوں اور حافظ عبد الشکور کی موجودہ حالت اور متوقع حالت کو سنکر اس سے عبرت پکڑیں اور سنت قدیمہ حفظ قرآن کی پیروی کریں تیسری غرض یہ کہ میرے مخلص احباب دایما اپنی اوقات مخصوصہ میں میری لئے اور میری اولاد کے لئے تمام حفظ قرآن اور اس عزم میں کامیاب ہونے کی دعا کرتے ہیں یہ غرض اعلی اور مقصود اقصی ہے - اور اگر اس حالت سے کوئی دنیاوی حالت خلیفہ صاحب کی مراد ہے تو میں صاف اور برملا کہتا ہوں کہ وہ فقرہ خلیفہ صاحب کا سفید جھوٹ ہے - کیونکہ دنیاوی حالت مالی باعمال اولاد عزت اور صحت سے دیکھی جاتی ہے - اور میں محض خدا کے فضل وکرم سے "من غیر حول منی ولا قوۃ" اپنے ان حالات میں اس سال یا اس سے پہلے کئی سالوں سے کمی نہیں پاتا بلکہ ترقی پاتا ہوں اور اسپر خدا تعالی کا شکر بجالاتا ہوں - پس اگر اس دنیاوی حالت سے خلیفہ صاحب کی مراد آمدنی زر ہے تو خدا کے فضل وکرم سے میری سالانہ آمدنی اس سال کی بھی کادیانی کی جائز آمدنی سے جس کی تعداد میں رسالہ جلد کے صفحہ میں بتا چکا ہوں کئی حصہ بڑھکر ہے - ہاں کادیانی کی ناجائز آمدنی جسکو وہ جھوٹے دعوی مسیحائی کے ذریعہ سے کما رہا ہے - مجھہ سے زاید ہے - مگر ناجائز آمدنی بہت سے جرے پیشہ والوں کی کادیانی سے بڑھکر ہے اگر اس پر خلیفہ صاحب فخر کرتے ہیں اور اسکے مقابلہ میں میری آمدنی کو کم کہتے ہیں تو وہ لائق فخر نہیں بلکہ محل شرم ہے +

اور اگر اس سے خلیفہ صاحب کی مراد حالت کثرت اولاد ہے تو میری اس حالت میں بھی

خدا کے فضل وکرم سے کادیانی کی نسبت کمی نہیں اس سال بھی خدا تعالیٰ نے مجھے فرزند عطا
کیا ہے جیسا کہ سال گذشتہ میں اور اس سے پہلے کئی سالوں سے یہ سلسلہ انعام جاری ہے
اور اس وقت خدا کے فضل وکرم سے میں ابو العشر ہوں کادیانی صاحب اپنی منسوخ اولاد کو
(جن کو عاق کر چکے ہیں) ملاکر بھی بمشکل میرے نصف کو پہنچینگے اور اگر اس حالت سے خلیفہ
صاحب کی مراد اعیان قوم واخوان اہل اسلام میں عزت مراد ہے تو اس میں بھی خدا کے
فضل وکرم سے "من غیر حولٍ منی ولا قوة" کمی نہیں پاتا بلکہ ترقی پاتا ہوں پہلے تو میری
خداداد عزت خاص کر اس فرقہ اہل اسلام میں تھی جسکا میں خادم و وکیل ہوں یعنی فرقہ
اہل حدیث۔ اور جب سے کادیانی کا ردّ و مقابلہ شروع کیا ہے تب سے وہ خداداد عزت
اہل اسلام کے اور فرقوں حنفیہ وغیرہ میں بھی ہوگئی ہے۔ وہ سب کے سب اس
خدمت اسلام کے سبب میری توقیر کرتے ہیں۔ اس پر خلیفہ صاحب یا اُنکے اس
جھوٹ کے دھوکہ میں آجانیوالوں کو کچھ شک ہو تو ایک محضر نامہ تیار کیا جاوے
جس پر ہزارہا اہل اسلام مختلف فرقوں کے شہادات ثبت ہونگے کہ ابو سعید محمد حسین
ہمارے دین اسلام کا خادم ہے اور اس وجہ سے وہ ہماری نظروں ایسا عزیز ہے اس
کے مقابلہ میں خلیفہ صاحب یا اور معتقدین کادیانی ایک ایسا محضر نامہ تیار کراویں جس پر
اُن کو اچھا جاننے والے اور اُن کی عزت کرنے والوں کی شہادتیں ثبت ہوں۔ پھر دونو
جانب کی شہادتوں میں موازنہ کریں۔ اور دیکھیں کہ قوم کی نظروں میں کون عزت رکھتا ہے
یہ نہ ہوسکے تو لاہور یا کسی اور صدر مقام میں ایک جلسہ عام کریں اور اسمیں فریقین
اپنے اپنے اعزاز اور قدر کرنے والوں کو بلاویں پھر دیکھیں کثرت کس طرف نکلتی ہے ✤
اور اگر کادیانی صاحب یا اُن کے خلیفہ صاحب سیالکوٹی اخوان اہل اسلام کے
عزت کو عزت اور انکی شہادت کو اس عزت کی ثبت نہیں سمجھتے تو گورنمنٹ اور اُس کے
اعلےٰ عہدہ داروں کی شہادت سے فیصلہ کریں۔

۱۴۹

یہ خاکسار روزہ بیمقدار اس خداداد عزت کی شہادت میں ویسراؤں لفٹنٹ گورنروں اور کمانڈران چیف وغیرہ اعلیٰ عہدہ داران گورنمنٹ کی چٹھیات پیش کریگا - کادیانی صاحب کسی ضلع کے ڈپٹی کمشنر ہی کی ایک چٹھی پیش کریں جس سے اسکا ذاتی اعزاز ثابت ہو - اپنے والد مرزا غلام مرتضی کے نام کی کوئی چٹھی پیش کرینگے تو وہ اس ثبوت کے لئے کافی متصور نہ ہوگی اور اس کے مقابلہ میں ادہر سے بھی کوئی چٹھی ویسی ہی پیش کی جاویگی جس سے حکام وقت کا ہمارے والد ماجد شیخ رحیم بخش صاحب رئیس بٹالہ کی عزت کرنا اور ان کو درباروں میں بلانا ثابت ہو +

اور اگر اس حالت سے خلیفہ صاحب کی مراد حالت صحت و توانائی ہے تو اس میں بھی خاکسار کمی نہیں پاتا بلکہ خدا کے محض فضل و کرم سے کادیانی کی نسبت ترقی پاتا ہے +

اس عاجز کی صحت عموماً اچھی رہتی ہے - امراض شدیدہ میں خاکسار کم مبتلا ہوتا ہے - ۱۸۸۴ء میں بمقام لودہیانہ بخار شدید میں مبتلا ہوا تھا پھر ۱۸۹۱ء میں بمقام لاہور [illegible] کبھی کبھی عارض ہوتے ہیں جن میں خاکسار اپنے کاروبار خصوصاً رد کادیانی سے بیکار نہیں ہوتا - اور اس کے مقابلہ میں حضرت کادیانی صاحب ہمیشہ ایسے امراض شدیدہ میں مبتلا رہتے ہیں جو اُن کو بیکار کر دیتے ہیں اور موت کی صورت دکھا دیتے ہیں - اور ایک مرض اختناق الرحم* تو اُن کو لازم ہو گیا ہے - اس دائم المرضی نے کی نظر سے رسالہ نمبر ۲ جلد ۱۱ میں آپ کے حق میں یہ اشعار لکھے گئے تھے +

آنکس کہ خود ضعیف و مرض الستری کند + ہم عوی مسیحی و پیغمبری کند + خوش گفت مذلہ سنج کہ سیال روزگار
او خویشتن گم است کرا رہبری کند + جو طبیب اپنا تہا وہ خود ہی مرض سے زار ہے + مژدہ باد ای مرگ عیسیٰ آپ ہی بیمار ہے

* ناظرین تعجب کرینگے کہ کادیانی صاحب مرد - ان کو یہ رحمی مرض کیسا حضرات ! اس کی وجہ آپ ان ہی سے پوچھئے - اس مرض کا حال آپنے خود مجھے بتایا تھا اور پھر اس پر تبسم فرمایا شاید بطور کرامت و خرق عادت آپ کے اندر رحم بھی ہو اور بشیر موعود اسی سے متولد ہو +

توانائی کا مقابلہ کرنا ہو تو خلیفہ صاحب کادیانی کا خاکسار سے مقابلہ کرالیں وہ تو دو
قوتوں جسمانی اور روحانی کے مدعی ہیں۔ خاکسار اپنی ایک خداداد قوت جسمانی سے اِن
سے وہ معاملہ کریگا۔ جو آنحضرت صلعم نے رکانہ سے کیا تھا۔ جس کا اجمال نسیم الریاض
شرح شفا عیاض میں ہے اور تفصیل اخبار نورٌ علیٰ نور کے نمبر ۲۴ جلد ۱ کے صفحہ ۲ میں ہے۔
اِن صفات و حالات اربعہ کے سوا کسی اور حالت میں خلیفہ صاحب کو خاکسار
کی کمی کا دعوی ہے تو اسکو پیش کر کے اسکا ثبوت دیں۔ اور اگر اس مضمون کو پڑھکر وہ اس
کے جواب میں کچھ نہ کہیں تو ناظرین خصوصاً دیرہ دون کے ساکنین متردین یقیناً
جان لیں کہ وہ فقرہ خلیفہ صاحب کا سفید جھوٹ ہے۔ جس سے وہ اپنے دام افتادہ
سادہ لوحوں کو اپنے مذہب باطل پر جمائے رکھنا چاہتے ہیں +

اسی غرض خلیفہ کادیانی کے ابطال و بیکار کرنے کے لئے یہ حالات بیان ہوئے ہیں
ورنہ خدا گواہ ہے وکفی باللہ شہیداً کہ خاکسار کو اپنی کسی حالت پر فخر نہیں ہے اور نہ
یہ فخر میری تمام عمر کی عادت ہے +

کادیانی اور اس کے خلیفوں نے اِس قسم کے اراجیف (جھوٹی خبروں) کو شائع کر کے
لوگوں کو بہکانا شروع کیا۔ اور اس کا اثر بعض ناواقف لوگوں پر پڑتا نظر آیا تب خاکسار نے
مجبور ہو کر اِس تفصیل حالات کی طرف رجوع کیا +

اس فقرہ کے بعد جو خلیفہ صاحب نے یہ فقرہ فرمایا ہے کہ سب احباب اور دوست جن پر
اسکو ناز تھا چھوڑتے جاتے ہیں۔ یہ بھی سفید جھوٹ ہے۔ میرے ایک پرانی دوست نے بھی
مجھے نہیں چھوڑا۔ اور بہت سے نئے دوست پیدا ہو گئے ہیں خلیفہ صاحب کو اِنسانی شرم یا ایمانی غیرت
ہے تو کم سے کم ایک ایسا شخص بتادیں جو وہ میرا دوست ہو اور اس نے مجھے زمانہ مخالفت کادیانی سے اسوقت
تک چھوڑا ہو۔ اگر وہ لاہور کے کسی شخص کا نام پیش کریں تو اس میں دو شرطوں کا لحاظ کر لیں
ایک یہ کہ وہ شخص عیسائی مرزائی نہ ہو اور اگر وہ کسی عیسائی مرزائی کو پیش کریں گے تو میں

یہ ثابت کرونگا کہ اُسنے مجھے نہیں چھوڑا بلکہ مینے اُسکو چھوڑا ہے۔ میں بحکم فتوی علماء پنجاب و ہندوستان اسکو ابتدا اسلام نہیں کرتا اور اگر وہ مجھے سلام کرتا ہے تو میں اُس کا جواب جو مسلمان کا حق ہے نہیں دیتا۔ دوسری شرط یہ ہے کہ اُس کا مجھے چھوڑنا زمانہ مخالفت کادیانی سے ہو۔ اور اگر وہ کسی ایسے شخص کو پیش کرینگے جسکو میں نے خود زمانہ مخالفت کادیانی سے کئی سال پہلے اس کے شتر بے مہار ہو جانے اور جاہل ہو کر مجتہد بن جانے کے سبب چھوڑ رکھا ہو تو اس سے انکو ندامت اُٹھانی پڑیگی +

اور جو اس کے بعد خلیفہ صاحب نے فرمایا ہے کہ رسالہ اشاعۃ السنۃ کو نکلے بہت دن ہوئے یہ مغالطہ آمیز جھوٹ ہے۔ اس میں آپ نے یہ جتایا ہے کہ اشاعۃ السنۃ کا نکلنا مخالفت کادیانی کے سبب اب معرض التوا میں پڑگیا ہے اور یہ محض کذب ہے۔ رسالہ اشاعۃ السنۃ ۱۸۸۱ء سے جب وہ کمیشن تعلیم کی شہادت میں مصروف ہوا تھا دیر سے نکلتا ہے۔ سب سے پہلا اس کا پرچہ نمبر ۱۲ جلد ۱۲ مخالفت کادیانی میں ۱۸۹۱ء میں جب نکلا تو اسوقت اس پرچہ کے ساتھ چھ پرچے اور جن میں مسائل سود وغیرہ کی بحث تھی دیر سے نکلے تھے۔ پھر ۱۸۹۱ء میں ۱۳ پرچے جس میں فتوی وغیرہ مضامین اکٹھے نکلے اسکے بعد سولہ ۱۶ پرچے جن میں کادیانی کے وساوس کا جواب ہے اکٹھے نکلے اس سے ثابت ہے کہ یہ دیر و توقف تازہ اور کادیانی کی کرامت کا نتیجہ نہیں ہے۔ جیسا کہ خلیفہ صاحب نے جتایا ہے۔ اور اس بیت کا مضمون یاد دلایا ہے۔ ایں کرامت ولی ما چہ عجب + گربہ شاشید گفت باراں شد + اس کے بعد جو خلیفہ صاحب نے فرمایا ہے کہ اب تو اسے کوئی خریدتا ہی نہیں۔ بہت سے خریداروں نے جواب دیدیا +

یہ ایسا سفید جھوٹ ہے کہ اس کا جھوٹ ہونا خود اس کے مضمون سے ثابت ہے اس مضمون کا پہلا فقرہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اب اسکا خریدار کوئی نہیں رہا۔ دوسرا فقرہ کہہ رہا ہے اکثر خریداروں نے جواب دیدیا ہے مگر بعض ہنوز خریدار ہیں جو پہلے فقرہ کا صریح مکذب ہے

قطع نظر اس سے یہ امر واقع کے بھی برخلاف ہے۔

سال گذشتہ میں خریداروں اشاعۃ السنۃ سے صرف تین شخص ہیں جنہوں نے خریداری اشاعۃ السنۃ کو کادیانی کے مخالفت کے سبب موقوف کیا ہے ایک مولوی غلام علی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ بندوبست تحصیل حافظ آباد۔ دوسرے منشی ناصر نواب خسر دوم کادیانی۔ تیسرے ایک اور منشی صاحب جو ایک اسلامی انجمن کے سکرٹری ہیں *

ان تین کے سوا کسی اور شخص کا خلیفہ صاحب نام بتاویں۔ تو فی نام پانچ روپیہ انعام لیں۔ نہ بتا سکیں تو اس افترا کو ندامت کے ساتھ واپس لیں *

---

* مولوی غلام علی تو مدت سے مرزائی مشہور ہیں منشی ناصر نواب توبہ کے بعد مرزائی ہوئے ہیں۔ منشی صاحب سکرٹری چھپے مرزائی ہیں۔ جن کے مرزائی ہونے پر تین دلائل ہیں۔

اول یہ کہ وہ [illegible] کادیانی کے اثر سے [illegible] حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں جو کادیانی کے جملہ کفریت کا اصل اصول ہیں *

دوسری دلیل یہ کہ انہوں نے کادیانی کے ازالہ کے فروخت و اشاعت میں خوب سعی کی۔ پہلے تو انہوں نے انجمن کے مکان میں اسکو لا رکھا تھا مگر جب بہ اشد ممبران انجمن نے اس پر اعتراض کیا تو اس کو اپنے گھر میں لیجا رکھا اور فروخت کیا

تیسری دلیل یہ کہ انہوں نے ایک کھلے حواری اور خلیفہ خاص کادیانی کو انجمن کے واعظوں میں نوکر رکھا مگر لوگوں کے دہاں بندی کے لئے اس سے یہ شرط کر لی کہ وہ اپنے دورہ وعظ میں کادیانی کے خیالات کی اشاعت نہ کرے اور چونکہ یہ شرط ناممکن الایفا تھی اور اپنے دلی خیالات کی اشاعت کسی سے ترک نہیں ہو سکتی۔ لہذا واعظ مذکور جہاں گیا۔ بٹالہ فتحگڈھ تیہر وغیرہ وہاں اس نے خیالات

۱۵۱

اِس دروغ خلیفہ صاحب کے مقابلہ میں یہ کہنا بھی بے موقع نہیں ہے کہ سال گذشتہ میں پچھلے سالوں کی نسبت بہت سے خریدار نئے پیدا ہو گئے ہیں۔ خلیفہ صاحب چاہینگے تو ہم ان کی فہرست بھی شائع کر دینگے۔ اور باوجودیکہ معمولی اخباروں میں ہمیشہ زیادتی خریداران

بقیہ حاشیہ صفحہ سابق۔ کادیانی کی تبلیغ واشاعت کی۔ اس کے اس خلاف ورزی شرط پر خاکسار نے اپنی خاص تحریر کے ذریعہ سے منشی صاحب سکرٹری کو اطلاع دی اور اسکے ساتھ بعض علماء فتحگڈہ کی تحریری شہادت بھی ارسال کی تو منشی صاحب سکرٹری نے خاکسار کی اس تحریر اور اس شہادت کو نظر توجہ سے نہ دیکھا۔ اور اس مرزائی کو اس عہدہ سے موقوف نہ کیا۔ اور میری تحریر کا شاگرد ہو کر گستاخانہ جواب دیا کہ آپ کی تحریر اخلاقی ہو گئی ہے۔ یعنی ڈسمس۔

آخر جب اس واعظ پر ایک عورت کے اغوا کا الزام قائم ہوا اور اس الزام کو بعض باشند ممبران انجمن نے پرائیوٹ تحقیق سے ثابت کر دیا تو منشی جی کو مجبور ہو کر اس واعظ کو موقوف کرنا پڑا۔ منشی جی کے ان خیالات وحرکات کے سبب خاکسار نے اُنکو اپنے تلامذہ اور احباب کے زمرہ سے خارج کر دیا۔ اور ایک معاملہ متعلقہ انجمن میں ان کو خط لکھنے کا اتفاق ہوا تو اُس میں سلام مسنون نہ لکھا۔ اس پر منشی جی ۲۷ دسمبر ۱۹۱۳ء کو ملے تو شاکی و مستفسر ہوئے کہ کیا اعتقاد وفات مسیح علیہ السلام کے سبب میں کافر و خارج از اسلام ہو گیا ہوں کہ مجھے سلام مسنون سے یاد نہیں کیا گیا اسکا جواب اُن کو اُسیوقت یہ دیا گیا کہ اگرچہ صرف اعتقاد وفات مسیح مطلقاً موجب کفر و خروج از اسلام نہیں ہے مگر جن اصول و لوازم سے کادیانی نے وفات مسیح کا اعتقاد ظاہر کیا ہے انکا مان لینا بے شک کفر از اسلام سے خارج کرنیوالا اعتقاد ہے

اس تفصیل سے مقصود یہ ہے کہ اگر خلیفہ صاحب مجھ کو چھوڑنے والے

کے ساتھ کبھی بھی لائق رہتی ہے اور بیسیوں اخبار انکاری ہوکر واپس آتے ہیں سال گذشتہ میں اشاعۃ السنۃ کا ایک پرچہ بھی کسی خریدار نے بجز ان تین مرزائیوں کے واپس نہیں کیا یہ اشاعۃ السنۃ کی ہر دلعزیزی پر قوی دلیل ہے۔ اور یہ محض تائید غیبی ہے جو اس کو خدا کی طرف سے پہنچتی ہے +

اشاعۃ السنۃ ماہوار رسالہ ہے۔ مگر سال سال کے بعد اکٹھا نکلتا ہے تب بھی خریداران قدر شناس اس کو نعمت الٰہی سمجھ کر بسر و چشم قبول کرتے اور اسکو عید کا چاند سمجھکر شوق سے دیکھتے ہیں +

اس کے بعد جو خلیفہ صاحب نے لودہیانہ کا واقعہ اور مباہلہ کے متعلق مولوی محمد حسن صاحب اور منشی سعد اللہ صاحب کی گفتگو نقل کی ہے۔ اسکی مفصل کیفیت ناظرین مولوی محمد حسن صاحب سے پوچھیں۔ مولوی محمد حسن صاحب نے یا کسی اور دوست نے لودہیانہ سے ہم کو اسکی تفصیل سے اطلاع نہیں دی۔ ہم کو جو اس میں سفید جھوٹ نظر آرہے ہیں اس سے ہم ناظرین کو آگاہ کرتے ہیں +

ازانجملہ ایک سفید جھوٹ یہ ہے جو مولوی محمد حسن صاحب سے نقل کیا گیا ہے کہ یہ خطاب (یعنے مباہلہ کا) مجھ سے نہیں ہے +

اسکا سفید جھوٹ ہونا کادیانی کے اعلان مباہلہ مندرجہ رسالہ اظہار سے ثابت ہوتا ہے اُس میں صاف درج ہے کہ مولوی محمد حسن صاحب بھی اِس مباہلہ میں کادیانی کے مخاطب تھے اور یہ اعلان ان کے پاس بھی بھیجا گیا تھا۔ اصل عبارت اعلان مندرجہ رسالہ اظہار یہ ہے +

اُسوقت میں بتاریخ دہم ذیقعدیا بصورت کسی عذر کے گیاراں ذیقعد ۱۳۱۰ھ ہجری

بقیہ حاشیہ صفحہ سابق دوستوں میں سے منشی صاحب سکرٹری کو پیش کرینگے تو اپنا دعویٰ ثابت نہ کرسکینگے کیونکہ منشی صاحب سکرٹری نے خاکسار کو نہیں چھوڑا بلکہ خاکسار نے انکو مرزائی سمجھکر چھوڑا ہے +

کو مجھ سے مباہلہ کر لیں اور دہم ذیقعد اس مصلحت سے تاریخ قرار پائی ہے کہ تا دوسرے علماء بھی جو اس عاجز کلمہ گو اہل قبلہ کو کافر ٹھہراتے ہیں شریک مباہلہ ہو سکیں جیسے محی الدین لکھو والے اور مولوی عبد الجبار صاحب اور شیخ محمد حسین بٹالوی اور منشی سعد اللہ مدرس ہائی سکول لودہیانہ اور عبد العزیز واعظ لودہیانہ اور منشی محمد عمر سابق ملازم ساکن لودہیانہ اور مولوی محمد حسن صاحب رئیس لودہیانہ × × × اور اگر یہ لوگ باوجود پہنچنے ہمارے رجسٹری شدہ اشتہارات کے حاضر میدان مباہلہ نہ ہوئے تو یہی ایک پختہ دلیل اس بات پر ہوگی کہ وہ درحقیقت اپنے عقیدۂ تکفیر میں اپنے تئیں کاذب اور ظالم اور ناحق پر سمجھتے ہیں × × × اتمام حجت کے لئے رجسٹری کرا کر یہ اشتہار بھیجے جاتے ہیں تا اس کے بعد مکفرین کو کوئی عذر باقی نہ رہے اگر بعد اس کے مکفرین نے مباہلہ نہ کیا اور نہ تکفیر سے باز آئے تو ہماری طرف سے اُن پر حجت پوری ہو گئی۔ بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ مباہلہ سے پہلے ہمارا حق ہوگا کہ ہم مکفرین کے سامنے جلسہ عام میں اپنے اسلام کے وجوہات پیش کریں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ✦

المشتہر خاکسار

میرزا غلام احمد۔ ۳۰ شوال ۱۳۱۰ھ

اِس خط کو لکھنے اور اس میں یہ جھوٹ درج کرنے کے وقت خلیفہ صاحب کو کادیانی کا یہ اعلان رسالہ اظہار بحکم دروغ گو را حافظہ نباشد۔ یاد نہ رہا۔ یا دیدہ دانستہ یہ جھوٹ بنایا ✦

ازانجملہ ایک سفید جھوٹ یہ ہے جو بجواب منشی سعد اللہ کے اِس سوال کے کہ "آپکی طرف سے فتویٰ کفر میں آپ کا نام موجود ہے" مولوی محمد حسن صاحب سے نقل کیا گیا ہے۔ کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے میرا نام فتویٰ میں بطور خود لکھ دیا ہے حالانکہ میں نے انکو بذریعہ خط بھی لکھ دیا تھا کہ میرا نام ہرگز نہ لکھنا ✦

اسکا سفید جھوٹ ہونا اصل فتویٰ کے ملاحظہ سے اور مولوی محمد حسن صاحب سے[1] دریافت کرنے سے ثابت ہو سکتا ہے اصل فتویٰ پر جو مولوی محمد حسن صاحب کی طرف سے

[1] مولوی محمد حسن صاحب نے اپنے خط دوم میں ظاہر کیا ہے کہ اس فتویٰ پر دستخط اپنے خود کیے ہیں۔

عبارت و تصدیق مرقوم ہے وہ مولوی محمد حسن صاحب کی خاص قلم سے لکھی ہوئی ہے جس منصف مزاج و متردد کو شک ہو وہ اصل فتوی ملاحظہ کرے اور مولوی محمد حسن صاحب سے بھی اس امر کو دریافت کرے ❖

ازانجملہ ایک سفید جھوٹ یہ ہے جو بیان کیا گیا ہے کہ اس گفتگو متعلق مباہلہ کا حال منشی سعد اللہ نے خاکسار کو لکھا اور خاکسار نے اس واقعہ کے متعلق کچھ مولوی محمد حسن صاحب کو لکھا اور اُس کا اُنہوں نے کچھ جواب نہ دیا ❖

نہ منشی سعد اللہ صاحب نے گفتگو متعلق مباہلہ سے مجھے اطلاع دی اور نہ مینے مولوی محمد حسن صاحب کو مباہلہ کے متعلق کوئی بات لکھی اور نہ میرے لودہیانہ پہنچنے پر مباہلہ کی بابت میری اُنکی گفتگو آئی۔ مینے صرف یہ سُنا تھا کہ مولوی محمد حسن صاحب رسالہ تحذیر منشی احمد لمبردی کو دیکھکر تکفیر کادیانی میں متوقف اور بعض مسائل میں کادیانی کے موافق ہو گئے ہیں اس پر مینے بوسطہ اپنے دوست منشی [illegible] یہ جواب دیا کہ یہ خبر محض غلط ہے مولوی محمد حسن صاحب کسی مسئلہ میں کادیانی کے موافق نہیں یہی بات مولوی محمد حسن صاحب نے لودہیانہ میں عند الملاقات خاکسار کو کہی اور یہی اپنے اس خط میں لکھی جو عنقریب منقول ہو گا۔ انشاء اللہ تعالی ❖

اسکے بعد جو خلیفہ صاحب نے خاکسار کے لودہیانہ جانے اور مولوی محمد حسن کے مکان پر نہ پہنچنے اور اُن سے مسجد میں گفتگو کرنے اور آخر لودہیانہ سے ناراض ہو کر چلے آنے کی بابت قصہ نقل کیا ہے یہ از سرتا پا دروغ بے فروغ ہے خاکسار لودہیانہ پہنچا تو مولوی محمد حسن صاحب کے مکان پر ٹھہرا اور وہ عادت قدیم کے مطابق خاکسار سے مدارات و تواضع کے ساتھ پیش آتے رہے ❖

اِس امر کی تصدیق میں مولوی محمد حسن صاحب کا خط نقل کیا جاتا ہے جو خلیفہ حامد کے خط کو دیکھکر اُنہوں نے خاکسار کے نام ارسال کیا ہے ❖

ملہ عزیز مولوی صاحب کا خط دوم ہمارے اس بیان کی تصدیق عنقریب ہوگی ❖

153

نقل خط مولوی محمد حسن صاحب

مخدوم و مکرم من السلام علیکم و رحمۃ اللہ

میر حامد سیالکوٹی کا خط مینے دیکھا۔ افسوس لوگ دشمنی اور عداوت کے مارے بہتان باندھتے ہیں اور اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں۔ میں مرزا غلام احمد کے ساتھ کسی ایک مسئلہ میں بھی متفق نہیں چہ جا کہ مینے یہ کہا ہو کہ میں اکثر مسائل میں متفق ہو گیا چند مسائل ہیں جو سمجھ میں نہیں آئے صرف توقف ہے۔ میں مرزا کے عقائد مستحدثہ کو ضلالت جانتا ہوں اور اُنکی تاویلوں کو تحریف۔ چونکہ وہ مدعی اسلام ہیں اور شاہدین علی انفسہم بالکفر کے زمرہ میں سے نہیں ہیں اس لئے میں اُن کو کافر نہیں کہتا +

جناب لودہیانہ میں تشریف لائے بدستور قدیم خاکسار نے اور جملہ موحدین نے جناب کا اکرام کیا اور [illegible] جو لکھا ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب کی ملاقات صرف مسجد میں ہوئی تھی کیونکہ بیرکی دیکھکر مولوی صاحب محمد حسن کے مکان پر جانے کی جرأت نہ کر سکے یہ صریح جھوٹ ہے +

مرزا غلام احمد کے تکفیر اور جواب خط کے بارہ میں مسجد میں ہرگز ہرگز گفتگو نہیں ہوئی جسکو ایک ذرہ عقل اور تمیز ہے وہ جان سکتا ہے کہ یہ قصہ سراسر بہتان و افترا ہے۔ بھلا دہلی کے شہدوں کی بات سند تھی جو میں گفتگو میں جناب کے روبرو پیش کرتا۔ یہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ مینے مرزا صاحب کے کسی معتقد کے روبرو یہ ذکر کیا تھا کہ دہلی کے شہدے جب آخری جمعہ کا روزہ رکھتے تو نماز کے لئے بھی مسجد میں آتے اپنی پھکڑ بازی کی عادت تو نہ چھوڑ سکتے مگر اتنا التزام کر لیتے کہ بھیا لام کاف نہیں کہنا +

مجھے تو نہ پہلے کسی سے ضد تھی اور نہ اب ہے جو ضد کے بارے حد سے تجاوز کر گئے ہیں اللہ کریم انکو توفیق توبہ بخشے والسلام۔ ۲۷ جنوری ۱۸۹۴ء ۶ شنبہ۔ لودہیانہ ۔ خاکسار محمد حسن

اس خط پر ہماری طرف سے ایک نوٹ

(لائق توجہ مولوی محمد حسن صاحب و دیگر ترددین در تکفیر قادیانی)

اِس خط میں میرے عزیز دوست مولوی محمد حسن صاحب نے جو باوصف تسلیم و اظہار اِس امر کے کہ قادیانی کے عقائد مستحدثہ ضلالت ہیں اُسکو کافر کہنے سے توقف ظاہر کیا ہے یہی بعض اور علماء کی بھی جنکے فتوی تکفیر قادیانی پر دستخط ثبت ہیں۔ رائے ہے چنانچہ فتوی کے ملاحظہ سے ناظرین کو معلوم ہو سکتا ہے۔ اس توقف کے وجہ ان علماء کے نزدیک یہ ہے کہ اگو بعض عقائد قادیانی حد کفر تک پہنچ گئے ہیں۔ مگر چونکہ وہ ان میں تاویل کرتا ہے اور تاویل کفر سے بچا لیتی ہے لہذا وہ تکفیر سے بچ جاتا ہے۔ اور وہ ان مسائل کے سبب صرف گمراہ و مبتدع کہلانے کا مستحق ہے۔ اس وجہ توقف میں ان علماء نے اپنے قصور معلومات کی وجہ سے دہوکا کہایا ہے ان کو تاویل و تکفیر کے اس قانون پر پوری اطلاع نہیں ہے کہ تاویل جو تکفیر سے بچا لیتی ہے وہ تاویل ہے جو مسائل محل و محتمل تاویل میں ہو اور جو تاویل ایسے مسائل میں ہو جو دین سے قطعاً و ضرورۃً ثابت ہوں (جیسے حشر کو مردوں کا جسموں کے ساتھ اُٹھایا جانا اور خدا تعالی کے علم و قدرت کا غیر محدود ہونا وغیرہ) وہ محل تاویل نہیں اور ان مسائل میں تاویل کفر سے نہیں بچاتی چنانچہ امام غزالی وغیرہ محققین اسلام کے تصانیف میں بیان ہوا ہے اور اسکا خلاصہ اشاعۃ السنۃ کے مضمون التفرقہ بین الاسلام والتزندقہ میں بضمن نمبر۔ جلد منقول ہوا ہے اور ان کی توجہ اسطرف نہیں ہوئی کہ قادیانی ایسے ہی قطعی مسائل میں تاویل کرتا ہے۔ وہ نزول جبریل۔ ختم نبوت۔ وسعت قدرت خداوندی وغیرہ وغیرہ عقائد و مسائل میں جو دین اسلام میں قطعاً تسلیم کئے جاتے ہیں تاویل کرتا ہے چنانچہ صفحہ و صفحہ میں گذرا +

میرے عزیز دوست مولوی محمد حسن صاحب نے جو اپنے توقف کی یہ وجہ بھی بتائی ہے کہ قادیانی اپنے نفس پر خود کفر کی شہادت نہیں دیتا یعنے وہ مدعی و ملتزم کفر نہیں ہے۔ یہ ایک ایسی

154

وجہ ہے جسکا اثر و نشان کسی اور اہل علم کے کلام میں پایا نہیں جاتا میرے عزیز دوست نے شاید کتب فقہ و حدیث صحیح بخاری و قرآن مجید میں زنادقہ اور منافقین کا حال اور حکم توجہ سے نہیں پڑھا کہ وہ باوصف ادعا ر اسلام اور اظہار شعایر اسلام کافر قرار دیئے گئے اور انسے وہ معاملات ہوئے جو کافروں سے ہوتے ہیں۔

میرے عزیز اپنی اس وجہ پر نظر کرینگے اور زندیق کا حکم کتب فقہ اور صحیح بخاری میں بصفحہ ۱۰۲۴ ملاحظہ کرینگے تو امید ہے کہ اس وجہ کو واپس لینگے ۔

دجال کادیانی باتفاق بخاری زندیق ہو وہ اپنے کفر پر شہادت نہ دیگا۔ پھر کیا اس حیلہ سے بچ جائیگا ؟ نہیں ہرگز نہیں ۔

خط کے اخیر میں جو خلیفہ صاحب نے صوفی عبد الحق غزنوی پر ایک شرارہ چھوڑ دیا اور یہ کہا ہے کہ "عبد الحق غزنوی بھی اب متروک ہو گیا ہے" یہ بھی سفید جھوٹ ہے میں صوفی عبد الحق غزنوی کو امرتسر میں تھوڑے [illegible] دیکھ کر آیا ہوں وہ [illegible] اعیان اہل اسلام میں جس عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے ان میں اسی عزت سے اب بھی دیکھے جاتے ہیں اور انکے متروک القوم ہونیکی کوئی وجہ نہیں خلیفہ صاحب اگر کہیں کہ اُنکے مباہلہ کا کوئی اثر بد کادیانی پر ظاہر نہیں ہوا اسلیے انکے ساتھی مسلمانوں نے اسکو چھوڑ دیا ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ اس سے بڑھکر اور اثر بد کیا ہوگا کہ اُسدن سے کادیانی پر چاروں طرف سے اہل اسلام کی لعنت و ملامت کی زیادہ بوچھاڑ ہو رہی ہے اور عام مسلمان کہہ رہے ہیں کادیانی نے عیسائیوں کے مقابلہ میں کچھ نہ کیا مسلمانوں کی رہی سہی عزت کو کھو دیا۔ اور انکو دلیر کر دیا۔ چنانچہ مضمون سوم میں مفصل مذکور ہوگا۔ اور ان کے مباہلہ کا بھی کوئی اثر بد غزنوی صوفی عبد الحق پر ظاہر نہیں ہوا۔ اس بات کو خلیفہ صاحب تسلیم نہ کریں تو پھر وہی بتا دیں کہ کادیانی کے مباہلہ کا اثر بد صوفی عبد الحق غزنوی پر کیا ظاہر ہوا ابتک اُسکا ایک بال بھی بینگا (ٹیڑھا) نہیں ہوا۔ اور اُنکے متروک ہونے کا دعوی ایک سفید جھوٹ ہے۔ صوفی عبد الحق نے تو صرف بعض علمار سلف کی سنت پر مباہلہ کیا تھا اسکے

سوا کسی نشان نمائی کا اُن کو دعویٰ نہ تھا بخلاف کادیانی کہ اُسکو تو اپنے مباہلہ سے نشان نمائی کا دعویٰ تھا۔ اور دعویٰ بھی ایسا کہ اگر اُسکی جانب سے نشان ظاہر نہ ہوا یا دونوں جانب سے مساوی نشان ظاہر ہوا تب بھی وہی (کادیانی) جھوٹا متصور ہوگا۔ چنانچہ حجت کادیانی کے صفحہ ۹ میں یہ دعویٰ شائع ہو چکا ہے۔ اِس دعویٰ کی رو سے صوفی عبدالحق غزنوی کی طرف سے کوئی نشان ظاہر نہ ہوا اور کادیانی پر کوئی عذاب آسمانی نازل نہ ہوا تب بھی کادیانی ہی جھوٹا متصور ہوگا۔ جب تک صوفی صاحب پر کوئی ایسا اثر ظاہر نہ ہو جس کو کس و ناکس مباہلہ کادیانی کا اثر سمجھیں۔ خلیفہ صاحب نے اِس نتیجہ لازم اور الزام غیر مفارق کا تو کچھ لحاظ نہ فرمایا اور اپنے احمق اور ناواقف دام میں آنیوالوں کے پھنسانے کے لئے یہ افترا کا شرارہ صوفی عبدالحق غزنوی پر چھوڑ دیا۔ اور انصاف وشرم سے کام نہ لیا +

اے حضرات ناظرین! خصوصاً دیرہ دون کے متردین! حافظ یعقوب خان صاحب و پیرجی خدابخش صاحب اس خط کے اندر [illegible] دروغ ہونے کا [illegible] آپ اس کو غور کی نگاہوں سے دیکھیں اس ثبوت میں اگر کچھ اشتباہ ہو تو اُس سے بذریعہ خطوط یا اخبار اطلاع دیں اور اگر اس ثبوت کو کافی ووافی پاویں تو حسبتاً للہ ان دجالوں وکذابوں کی نسبت اپنا تردد دور کریں اور اُن کو گمراہ جانکر اُنکے اتباع ومحبت سے دست بردار ہو جائیں اور یہ جان لیں کہ ایسا جھوٹ بولنے والے محدث۔ مجدد۔ ولی وملہم ہرگز نہیں ہو سکتے +

پیرجی صاحب آپ حضرت شیخ الکل کے دیکھنے والے شیخ عبیداللہ مرحوم کے وعظ سُننے والے اہلِ حدیث دیرہ دون کے ممتاز ممبر قرآن حدیث کے عامل آپ اپنے ان اکابر پیشواؤں کی پیروی چھوڑ کر دجال وکذاب کادیانی کے دامِ تزویر میں کیونکر پھنس گئے ان کے ایسے سفید جھوٹ اور مکر عظیم (جو اشاعۃ السنۃ مدت سے ظاہر کر رہا ہے اور وہ آپ کے پاس ہمیشہ پہنچتا رہتا ہے) دیکھ کر بھی آپ اُس دام سے نکل نہیں سکے کیا آپ اشاعۃ السنۃ نہیں دیکھا کرتے۔ اور آپ خواندہ نہیں ہیں۔ نہیں تو اپنے صاحب زادہ محمد حنیف سے وہ رسالہ لفظ بلفظ سنا کریں۔

حافظ یعقوب خان صاحب آپ اپنے خط منقولہ صفحہ ۲۷۳ میں لکھہ چکے ہیں کہ ہم علم نہیں رکھتے لہذا ممکن ہے کہ علمی باتوں میں کادیانی کی دہوکہ دہی کو آپ نہ سمجھتے ہونگے۔ پھر کیا کادیانی کے ایسے سفید جھوٹوں کو جو واقعات کے متعلق ہیں نہیں سمجھہ سکتے۔ واقعات کی تحقیق صرف مشاہدہ حال اور شہادتوں سے ایک عامی بہی کرسکتا ہے۔ آپ کو ان واقعات کی تحقیق سے ثابت ہو کہ کادیانی اور اُسکے خلفا رجھوٹے واقعات ازخود بناتے ہیں اور جھوٹ بولکر لوگوں کو پھنسانا چاہتے ہیں تو آپ اپنے تردد کو دور کریں اور کادیانی کو دجال سمجھکر اُس سے علیحدہ ہوجاویں۔ اور اگر ان واقعات کے ثبوت میں آپ کو اشتباہ رہے تو آپ مجھہ کو اُس سے مطلع کریں۔ یہ آپ کے خط کا جواب ہے۔ جس کا صفحہ ۲۷۶ میں وعدہ دیا گیا تھا اسکے جواب میں آپ نے کادیانی کا دجال ہونا تسلیم کرلیا یا ان واقعات کی نسبت کوئی عذر معقول پیش کرکے اپنے تردد کو موجہ کیا تو پھر آپ سے سلسلہ خط وکتابت جاری رہیگا۔ انشاءاللہ تعالیٰ +

ناظرین! خلیفہ حامد کا یہ خط صرف ڈیرہ دون پہنچتا اور پرائیویٹ رہتا تو اسکی نقل اور رد سے تعرض نہ کیا جاتا [illegible] مشتہر ہوا اور جا بجا اسکا شہرہ ہوا چنانچہ ڈیرہ دون کے علاوہ لاہور کی ایک مسجد میں (جو سنٹ ہال کے پاس ہے اور وہاں کادیانی کے کھلے اور چھپے حواری ملازم محکمہ چیف انجنیر پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ آفس نمازیں پڑھتے ہیں) حواریان کادیانی نے جلسہ عام میں لودہیانہ کا یہ قصہ سنایا کہ مولوی محمد حسین ایکدفعہ لودہیانہ میں گئے تو اُنکی خاطر نہ ہوئی وغیرہ وغیرہ اور ایک چھپے حواری کادیانی نے جو صوفی اور صاحب الہام کہلاتے ہیں اور اُن کی مقدس ریش دیکھکر خواجہ خضر یاد آتے ہیں میرے ایک دوست نقشہ نویس ملازم نہر رویڑ کو یہ کہا تہا کہ اشاعۃ السنۃ کے خریداران اب اسکو خرید نا موقوف کرتے جاتے ہیں اِسی قسم کی اور باتیں یہ حضرات شائع کر رہے ہیں ان اراجیف کا اثر بد بعض ناواقف لوگوں پر پڑتا نظر آیا تو اس خط اور اسکے جواب کا شائع کرنا ضروری سمجھا گیا +

اِس دروغ گوئی کی ایک اور دُم

شجرۃ الکذب (جھوٹ کے درخت) کادیانی کا ایک پھل جو اصل درخت کی حقیقت ظاہر کرتا ہے وہ ہے جو کادیانی کی ایک خلیفہ راشد ایڈیٹر رسالہ موسوم بہ الحق سے (جو دراصل از سرتاپا باطل اور بر طبق مصرع مشہور سہ برعکس نہند نام زنگی کافور ۔ اپنے اصلی و اجبی نام کے عکس سے موسوم ہے) ظاہر ہوا ہے۔ اس رسالہ میں بھی خلیفہ صاحب ایڈیٹر نے اس قسم کا جھوٹ کہ کادیانی اتباع وپیروان میں ترقی کثرت ہوتی جاتی ہے اور اسکے مخالفوں کو سکنت ذلت شائع کیا ہے۔ چنانچہ اس رسالہ کذب مقالہ کے صفحہ ۲۴۳ نمبر ۱ جلد ۲ میں مرقوم ہے +

بڑی بھاری بشارت

[illegible] کی [illegible] تاریخ کو جب حضرت [illegible] مسیح موعود فیروزپور [illegible] آپ کی خدمت میں جناب حاجی عبداللہ اور حاجی عبداللطیف حاضر ہوئے۔ یہ حاجی عبداللہ وہ مشہور سرگرم حامی اسلام ہیں جنہوں نے محمد الگزنڈر وب مسلمان امریکن مشنری کو اشاعت اسلام کے لئے کئی ہزار روپیہ اپنی گرہ سے دیا حاجی عبداللہ نے بیان کیا کہ حضرت کی قدمبوسی کی تحریک میرے دل میں اس طرح ہوئی۔ کہ میں نے ایک دفعہ جو محمد رسل وب سے سوال کیا کہ اسلام کی بے بہا نعمت آپ کو کیونکر حاصل ہوئی تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ بڑا بھاری خداوندی فضل مجھے جناب مرزا غلام احمد صاحب کی بدولت میسر ہوا۔ اسی وقت سے میرے دل میں خیال تھا کہ میں ایسے واجب القدر حامی اسلام کو دیکھوں جس کے پاک انفاس سے اتنے بڑے زبردست لوگ غیر قوموں سے مشرف باسلام ہوگئے ہیں۔ چند روز ہوئے میرے دل میں جناب مرزا صاحب کی زیارت کی پرزور تحریک پیدا ہوئی الخ

156

اسکے بعد صفحہ ۴۲ میں خلیفہ ایڈیٹر نے کادیانی کی طرف مدراسیوں کے رجوع و توجہ کا مژدہ نقل کرکے کہا ہے ۔ غرض یہ سب اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کا عجیب ثبوت ہے ۔ اور اس بات پر کافی دلیل ہے کہ حضرت مسیح موعود مؤید من اللہ ہیں ۔ افسوس اُن یہود صفت قسی القلب لوگوں پر جو اب تک اِس پاک سلسلہ کی مخالفت سے باز نہیں آئے وہ خوب سمجھ رکھیں کہ اُن کے لئے ذلت مسکنت اور غضب اللہ درپیش ہے ۔

ہمارے نزدیک اور ہر ایک مبصر و محقق کے نزدیک پہلے مژدہ کے بیان میں خلیفہ ایڈیٹر نے کذب سے کام لیا ہے ۔

اِس میں جو مسٹر محمد رسل وب صاحب امام اہل اسلام امریکہ کا قول نقل کیا ہے یہ صاحب ممدوح پر محض افترا ہے صاحب ممدوح کی جو اظہار اسلام سے پہلے کادیانی سے خط و کتابت ہوئی ہے اور وہ کادیانی کے رسالہ شحنہ حق میں چھپی ہے ۔ وہ اس قول کے افترا ہونے پر دلیل ہے ۔ اس مراسلت سے صاحب ممدوح کا کادیانی سے مدد چاہنا تو بےشک ثابت ہے مگر کادیانی کا اُن کو [illegible] بشارت [illegible] اُس کا کادیانی نے تاہنوز ایفا نہیں کیا ۔ اور نہ آئندہ اس سے اس ایفا کی امید ہے ۔ جب تک کہ بقیہ براہین احمدیہ "سراج المنیر" "قرآنی طاقتوں کا جلوہ گاہ" وغیرہ وغیرہ تصنیف ہو کر شائع نہ ہوں (جو قیامت سے پہلے تصنیف و شائع ہوتی نظر نہیں آتیں) اور جب صاحب ممدوح بعد اظہار اسلام لاہور میں تشریف لائے ۔ اور حواریان و معتقدین کادیانی کا ڈیپوٹیشن آپ کے پاس پہنچا اور بکمال اصرار اِس امر کا خواستگار ہوا کہ آپ قادیاں تشریف لے چلیں ۔ اور مرزا صاحب سے ملیں ۔ تو آپ نے قادیاں جانے سے صاف انکار کر دیا ۔ اور برملا فرما دیا کہ میں کادیانی سے تسلی یافتہ نہیں ہوں ۔ یہ حال ہم نے بعض راشد مسلمانان سکرٹریان انجمن حمایت اسلام سے (جنکے صاحب ممدوح مدعو و مہمان تھے) سنا تھا ۔ اور اپنے رسالہ نمبر ۱ جلد ۱۵ کے صفحہ ۳۲ و ۳۳ میں شائع و مشتہر کر دیا تھا اور اس میں کادیانی اور اسکے حواریوں و ہواخواہوں نے کچھ

چون وچرا نہیں کیا تھا۔ ایک صوفی صاحب اُن میں سے بولے تو صرف اسقدر بولے کہ اس ڈیپوٹیشن میں جس نے صاحب ممدوح سے قادیاں جانے کی درخواست کی تھی) میں شامل نہ تھا۔ میرا نام اس میں کیوں ذکر کیا گیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت آپ نہ سہی آپ کے بڑے بھائی صوفی اور دوسرے منشی جی سہی۔ کام سے کام ہے نہ نام سے نام میں راوی کی غلطی ہوگئی ہوگی۔ اس سے تو آپ کو انکار نہیں کہ ڈیپوٹیشن اُنکے پاس گیا اور خواستگار امر مذکور ہوا اور صاحب ممدوح نے انکار کیا اور وہ قول فرمایا +

وہ قول مسٹر محمد رسل وب صاحب کا اس نقل خلیفہ اڈیٹر کے افترا ہونے پر دوسری دلیل ہے اور یہ صاف مشعر و شاہد ناطق ہے کہ اس قصہ میں جو قول صاحب ممدوح کا نقل کیا گیا ہے وہ اُن پر محض افترا ہے لہذا یہ سارا قصہ ناقابل اعتماد و قبول ہے ہم نے ایک معزز دوست سے جو علاقہ فیروزپور میں مدرس ہیں سُنا ہے کہ فیروزپور میں کوئی گدا صورت عربی کادیانی کے پاس آیا تھا۔ اُسی کو ان حضرات نے عبداللہ عرب بنالیا اور اُس پر یہ قصہ گھڑلیا +

اور اگر یہی فرض کر لیا [illegible] کہ وہی شخص عبداللہ عرب تھا جو مشہور [illegible] اور نامی تاجر ہے تو پھر اس قصہ میں جو مسٹر رسل وب کا یہ قول درج کر لیا گیا ہے وہ اس قصہ کی ساری رونق و اعتبار کو دور کرتا ہے۔ اور اسکو صاف جھٹلاتا ہے +

وہ قول صاحب ممدوح جب اِن ہی دنوں اشاعۃ السنۃ کے ذریعہ شہرہ آفاق ہوگیا تو کادیانی صاحب نے یہ سمجھا کہ یہ قول ہمارے اس دعویٰ کو کہ امریکہ میں اسلام ہمارے طفیل پہنچا ہے جھٹلا رہا ہے تو اس قول کے ضرر و اثر سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے ایک یہ افترا گھڑا کیا اور اُس کو اپنے اُسی خلیفہ حامد سیالکوٹی کے ذریعہ سے اپنے معتقدین کے پبلک میں پھیلایا (جسکی اطلاع خاکسار کو بھی بعض معزز احباب کے ذریعہ پہنچ گئی) کہ محمد رسل وب صاحب جہاز سے اُترے تو کادیانی صاحب نے اُنکو بذریعہ خط مطلع کر دیا اور لکھ دیا تھا کہ مسلمان لوگ مجھے زندیق کافر سمجھتے ہیں۔ لہذا آپ میرے پاس نہ آویں ورنہ آپ بھی متہم ہوجائینگے

157

شاید یہ حضرات اس افترا قدیم کو اس افترا جدید مندرجہ "الحق" کی تائید میں اور ہماری دلیل دوم کے جواب میں پیش کریں۔ اسکا جواب ہم پہلے ہی سے دیدیتے ہیں کہ لاہور آؤ۔ اور معزز مسلمانوں سے اُس قول صاحب ممدوح کے کہ میں کادیانی سے تسلی یافتہ نہیں ہوں۔ تصدیق کرالو۔ یا خود صاحب موصوف ہی سے بذریعہ خط دریافت کر لو کہ آپنے ڈیپوٹیشن کے جواب میں وہ قول فرمایا تھا یا نہیں۔ جس معزز دوست سے ہم کو اس افترا قدیم کادیانی پر جو خلیفہ حامد کے ذریعہ شیوع پایا تھا۔ اطلاع ہوئی ہے ان کی صاحب ممدوح سے بہت خط و کتابت ہے وہی دوست صاحب ممدوح سے دریافت کریں کہ ڈیپوٹیشن کے جواب میں وہ قول فرمایا تھا یا نہیں۔ سوال صرف اتنا ہو اُس سے ایک حرف زیادہ نہ ہو۔

یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اگر اسوقت کادیانی نے صاحب ممدوح کو ملاقات سے منع کیا تھا اور اس امر کو مسلمانوں میں انکے متہم ہو جانے کا باعث سمجھا تھا۔ تو انکا یہ قول (اگر یہ بھی افترا نہیں ہے) اب رسالہ میں کیوں چھپوایا [illegible] جن سے صاحب ممدوح کو انواع اعانت کی امید ہے اُن کو متہم نہ کرینگے۔ اور نہ سمجھینگے کہ وہ درحقیقت کادیانی سے ملے ہوئے ہیں۔ اس قول کی اشاعت سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ کادیانی صاحب کا وہ قول جو خلیفہ حامد صاحب کے ذریعہ شائع کیا گیا ہے محض بناوٹ ہے +

مدراسیوں کے رجوع بسوئے کادیانی کا جو مژدہ درج کیا گیا ہے وہ کسی قدر صحیح ہو تو تعجب نہیں کیا وجہ کہ مدراس میں دو قسم کے مسلمان ایسے ہیں جو آپ کے دام میں پھنس سکتے ہیں ایک جماعت یوریشین مسلمانوں کی جو عیسائی مذہب چھوڑکر مسلمان ہوئے ہیں ان میں اردو فارسی عربی جاننے والے بہت کم ہیں۔ اور وہ اصول و مسائل اسلام سے ہنوز بہت کم واقف ہیں۔ اُنکو تو جو ہادی مل جائے وہ اُس کے پیچھے ہو چلینگے۔ دوسرے بے علم یا کم علم ہو کر تقلید جماعت سلف صالحین صحابہ و تابعین و ائمہ متقدمین چھوڑنے والے ہیں انکا ہیولیٰ تو بہت ہی قابل ہے وہ جو چاہیں بن سکتے ہیں اور بنتے جاتے ہیں۔ یہ

دو قسم کے مسلمانان مدراس کادیانی کا مذہب اختیار کرلینگے۔ اگر راشد و واقف مسلمانوں
نے ان لوگوں کی دستگیری نہ کی۔ اور کادیانی کے داؤ اور گھاتوں کی جو مدراس میں چل
رہے ہیں کافی مدافعت نہ کی۔ اس امر کی تفصیل ہم ایک جداگانہ مضمون "مذہب کادیانی
کی اشاعت اور اسکی مدافعت کی ضرورت" میں کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے افسوس کے ساتھ
اس امر کو سنا ہے کہ ماسٹر یا مولوی حسن علی صاحب محمڈن مشنری (انگریزی زبان میں
اسلام کے واعظ) مدراس کے ایک سیٹھ (سوداگر) کی معیت و تبعیت میں قادیاں میں
پہنچے اور کادیانی کے معتقد و مرید ہوکر چلے گئے ہیں ناظرین اس پر تعجب نہ کریں مولوی حسن علی
صاحب بھی اصول و مسائل اسلام سے پورے واقف نہ ہونے میں اُن ہی دو قسم کے
مسلمانان مدراس کی مانند ہیں۔ آپ کی تقریروں سے گو جوش اسلام ظاہر ہوتا
ہے۔ اور جہانتک ہوسکتا ہے آپ مذاہب غیر کے مقابلہ میں اسلام کو مدد دیتے
ہیں اور بقول بعض اشخاص آپ [illegible] مگر افسوس ہے
اور سخت افسوس ہے کہ آپ دین اسلام کے عالم نہیں ہیں اصول و مسائل اسلام سے
اسی قدر واقفیت رکھتے ہیں جسقدر انگریزی خوان طالب العلم انگریزی کتب و تصنیفات
تحریرات اخبارات میں اسلامی مسائل پڑھکر واقف ہو جاتے ہیں جب وہ سب سے پہلی
دفعہ لاہور میں آئے اور ہمنے اُن کے وعظ سُنے تو اُن کی نسبت یہی رائے قائم کی اور یہ رائے
نہ صرف میری شخصی رائے ہے بلکہ جمہور اہل الرائے کی جو دین اسلام سے واقف ہیں یہی
رائے ہے۔ ماسٹر صاحب سے کوئی پوچھیگا تو امید ہے وہ بھی اس رائے کو تسلیم کرینگے
لہذا اُن کا مرزائی ہوجانا ویسا ہی ہے جیسے انگریزی اسکول کے بعض طالب العلموں
کا مرزائی ہوجانا ہے۔

ہاں اس میں شک نہیں کہ اگر وہ پورے مرزائی ہوگئے ہیں تو وہ مدراس کے ان دو قسم
مسلمانوں کو ضرور ضرر پہنچائینگے۔ اسکا تدارک اہل اسلام پر واجب ہے اور وہ اُس صورت

سے کرسکتا ہے جو ہم مستقل مضمون موعود میں بیان کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ +

اخیر میں جو خلیفہ ایڈیٹر نے کادیانی کے مخالفین کی ذلت و مسکنت کی جھوٹی خبر دی ہے یہ اُسی شجرۃ الکذب کا پھل ہے - اور یہ ہر ایک خلیفہ کادیانی کی سنت لازمہ و خاصہ شاملہ ہے - اس کا سفید جھوٹ ہونا - خلیفہ حامد کی دروغ گوئی کے رد میں ثابت کیا گیا ہے اور ناظرین کو معلوم ہو چکا ہے کہ کادیانی کے مخالفین خدا کے فضل و کرم سے صحت عافیت و عزت و برکت کے ساتھ خوب دندناتے ہیں اور شب و روز تحریراً و تقریراً کادیانی کی بیخکنی کرلئے خدا کی طرف سے مؤید و موفق ہیں - یہ ذلت اور مسکنت تو کادیانی ہی کی صفت لازم و عرض غیر مفارق ہے جبکا مُنہہ صد ہا روپیہ کی آمدنی پر بھی سوال سے بند نہیں ہوتا اور کاسہ گدائی اُس کے ہاتھ سے نہیں چھوٹتا یا اس کے ان خلفاء اور حواریوں کے نصیب میں آگئی ہے جو ریاست جموں میں آٹھ سو روپیہ ماہوار کے نوکر تھے اور لطف [illegible] کے ساتھ جو کہ اتنے گھنٹوں میں جموں سے نکل جاؤ خارج و معزول کئے گئے یا جو بھوپال میں ایک سو روپیہ ماہوار کے معزز عہدہ دار تھے - اور اب وہ بیس تیس روپیہ چندہ پر گذارہ کر رہے ہیں - اور آئندہ یہ کاسہ گدائی بھی خالی ہوتا نظر آتا ہے +

خلیفہ ایڈیٹر نے کادیانی کے مخالفین کی آئینہ صفت صورت میں ان ہی حضرات کی یہ صورت دیکھی ہوگی ؎ در آئینہ بیند ہر کس رُخ خویش +

خلیفہ ایڈیٹر کے اپنے گذارہ کا حال بھی اُن کے واقفوں پر مخفی نہیں ہے وہ پھر ظاہر کیا جائیگا اگر خلیفہ صاحب کو اپنی اس بیہودہ گوئی پر اصرار رہا +

مولوی محمد حسن صاحب کا دوسرا خط متعلق دروغگوئی خلیفہ حامد سالکوٹی

دروغ گوئی کادیانی کی پہلی دم کامل اور مکمل ہو کر لگ گئی - اور اس کی دو کاپیاں لکھی گئیں

اور اس کی دوسری دم بھی اکثر نکل چکی تو میرے عزیز دوست مولوی محمد حسن صاحب کا دوسرا خط خاکسار کے پاس پہنچا۔ اس خط میں اُنہوں نے گفتگو متعلق مباہلہ کی تفصیل کی ہے۔ جو تفصیل خلیفہ حامد کی کئی بیانوں کے مخالف ہے۔ اور نیز تکفیر کادیانی میں آپ اپنی توقف کی ایک وجہ مزید کی ہے۔ ان دو باتوں کے سوا اس میں کوئی نئی بات نہیں ہے۔ بلکہ مضامین میں اس پہلے خط کی تصدیق و تائید ہے +

وازانجا کہ گفتگو متعلق مباہلہ کے ہم نے کوئی تفصیل نہیں کی۔ جس کی اس خط دوم سے تصدیق کی ضرورت ہو۔ بلکہ تفصیل خلیفہ حامد کی صرف تین سفید جھوٹ ظاہر کئے ہیں۔ کہ ازانجملہ ایک کا ثبوت کادیانی کے اعلان سے دیدیا ہے اور دوسرے کی ثبوت میں مولوی محمد حسن صاحب کا حوالہ دیا ہے۔ لہذا ہم کو اس گفتگو کے متعلق پوری تفصیل کو نقل کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ صرف اُن ہی دو باتوں کا جن کی بابت مولوی صاحب کا حوالہ دیا ہے [illegible] نقل کرنا کافی ہے ہاں جو مولوی صاحب نے [illegible] تکفیر کی [illegible] بیان کرنی ضروری ہے شاید عزیز مولوی صاحب کو اس میں فائدہ ہو +

اس خط میں عزیز مولوی مولوی صاحب لکھتے ہیں کچھ دنوں بعد (یعنے گفتگو متعلق مباہلہ کے بعد) پھر منشی سعد اللہ صاحب میرے پاس تشریف لائے میں مولوی محمد احسن امروہی کا رسالہ تحذیر الناس دیکھ رہا تھا۔ اس پر مرزا صاحب کا ذکر شروع ہوا۔ اور مینے تکفیر سے اپنا توقف ظاہر کیا۔ منشی سعد اللہ صاحب نے کہا کہ تو نے پہلے استفتا پر دستخط کیا تھا۔ اب توقف کا سبب کیا ہے۔ مینے عرض کیا کہ مجھے پہلے بھی توقف ہی تہا۔ اور دل میں سوچ رکھا تھا کہ اپنی علیحدہ عبارت لکھکر دستخط کرونگا۔ چونکہ دستخطوں کا جلسہ بچند وجوہ موجب پریشانی تھا میں اُس احتیاط کو بھول گیا اور جلدی میں چلتے چلاتے دستخط کردیئے۔ مولوی صاحب کے تشریف لیجانے کے بعد خیال آیا تو مولوی صاحب کی خدمت میں عریضہ لکھا جسکا خلاصہ یہ تہا کہ آپ مجھے اطلاع بخشیں میرے دستخط کس عبارت کے نیچے ہیں؟ +

یہ قول عزیز مولوی صاحب کا خلیفہ حامد کے دوسرے جھوٹ کا جھوٹ ہونا ثابت کر رہا ہی اور بتا رہا ہے کہ عزیز مولوی محمد حسن صاحب نے فتوی پر خود دستخط کیا تھا۔ نہ خاکسار نے اور عزیز مولوی صاحب نے اپنے خط میں ظاہر نہیں کیا کہ میرا نام نہ لکھنا پھر مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ ۲۵۔ جولائی ۱۸۹۳ء کو جناب کا خط میرے نام آیا جسکا مضمون یہ تھا۔ ہم نے سنا ہے تکفیر میں تجھے شک و تردد ہے۔ کیا یہ تردد پہلے سے تھا یا منشی احسن کا رسالہ دیکھکر پیدا ہو گیا +

یہ قول عزیز مولوی صاحب کا خلیفہ حامد کے تیسرے جھوٹ کا جھوٹ ہونا ظاہر کر رہا ہی اور بتا رہا ہے کہ بیٹے عزیز مولوی صاحب کے مباہلہ کی بابت کچھ نہ لکھا تھا صرف رسالہ تحذیر کا کچھ اُن پر اثر کرنا سنکر اس کی بابت کچھ لکھا تھا +

پھر عزیز مولوی صاحب مزید وجہ عدم تکفیر کی بابت لکھتے ہیں

رات کو مسئلہ تکفیر کا ذکر آیا خاکسار نے عرض کیا کہ مجھے توقف ہے اور یہ بھی عرض کیا کہ تکفیر سے غرض یہ ہے کہ عوام بچ جائیں اور ایسے شخص کو چھوڑ دیں۔ مگر اس زمانہ میں ایسے فتووں کا کچھ اثر نہیں ہوتا لوگ ڈرتے نہیں بلکہ ہنستے ہیں اور کافر کہنے والوں کو کافر کہدیتے ہیں۔ اس پر لودہیانہ کا ایک قصہ بھی سنایا کہ چند شخصوں کی ہمارے مفتیوں نے تکفیر کی تھی مگر کچھ اثر نہ ہوا۔ مسجد میں جناب کی اور خاکسار کی اس بارہ میں گفتگو ہرگز نہیں ہوئی +

××× حضرت من ایک اور بات مجھے اللہ کریم نے یاد دلائی وہ یہ ہے کہ جب رات کو آپ مجھ سے تکفیر کی بابت پوچھ رہے تھے اسوقت میر ناصر نواب صاحب کا ذکر خیر کیا جناب نے اُسکے جواب میں فرمایا کہ میر صاحب مسلمان ہیں نیت بخیر ہیں اور دہوکے میں آگئے ہیں

اس مزید وجہ عدم تکفیر سے جو فائدہ عزیز مولوی صاحب کا ہے اسکو وہ جانتے ہیں یا اور سمجھنے والے اس وجہ سے ہم بھی ایک فائدہ اُٹھاتے اور اپنے ناظرین کو پہنچاتے ہیں۔ اس وجہ سے ثابت ہے

کہ اگر شوکت اسلام ہو اور علماء کے فتووں کا مخالفوں پر بھی اثر پڑے تو عزیز مولوی صاحب اپنے تردد و توقف کو دور کریں اور کادیانی کا کفر ثابت کر کے ضرور اُسکو وہ سزا دیں جو خلفاء اسلام کے وقت زندیقوں کو مل چکی ہے +

میر ناصر نواب کے متعلق جو عزیز مولوی صاحب نے ہمارا خیال نقل کیا ہے۔ وہ ابتک ویسا ہی ہے۔ ہمارے خیال میں ناصر نواب کادیانی کی طرح زندیق چھپا مرتد و معاند نہیں ہے بلکہ وہ دہوکہ میں آگیا ہے۔ آپ مع الخیر عامی ہو کر تقلید سلف چھوڑ کر مجتہد بنے ہوئے ہیں۔ لہذا جس آیتہ یا حدیث کے معنے جو کادیانی کہدیتا ہے وہ اُسکو مانکر اسکے پیرو ہو جاتے ہیں۔ پھر جب اشاعۃ السنۃ دیکھ کر ان معنے کا کفر ہونا سمجھ لیتے ہیں تو توبہ کر لیتے ہیں۔ نہ ذاتی علم رکھتے ہیں نہ ذاتی فہم +

یہ امر ان سے دو دفعہ وقوع میں آچکا ہے۔ ایک دفعہ روپڑ ضلع انبالہ میں دوسری دفعہ پٹیالہ میں تیسری دفعہ [illegible] کادیانی [illegible] شاید اشاعۃ السنۃ کی خریداری موقوف کر بیٹھے ہیں۔ اس لئے نئے پرچے اشاعۃ السنۃ دیکھکر وہ تائب نہیں ہوئے۔ وہ خاکسار سے ایک دفعہ ملیں یا اشاعۃ السنۃ جلد ۱۵ وغیرہ دیکھیں تو امید ہے ضرور وہ راہ راست پر آجائیں۔ اللھم وفقہ لذالک

ایک اور تحریر میں کادیانی اور اسکے خلیفہ حامد سیالکوٹی کی تازہ دروغ گوئی

کادیانی صاحب نے اپنے خلیفہ حامد سیالکوٹی سے "رسالہ جنگ مقدس کا فوٹو" لکھوایا تو اُس میں مباہلہ کا قصہ بھی درج کرا دیا اور اُس میں بہت سو جھوٹوں کے ساتھ ایک یہ جھوٹ صفحہ ۱۳۱ میں درج کرایا۔ کہ مولوی محمد حسین کے اس سوال پر کہ آپ اس طرح دعا کریں کہ الہی میں نے جو اپنی کتابوں میں نبوت کا دعوی کیا ہے ملائکہ سے انکار کیا ہے معراج سے انکار کیا ہے بہشت و دوزخ سے انکار کیا ہے۔ اگر ان کفریات میں میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر لعنت بھیج۔ حضرت اقدس مرزا صاحب نے

160

فرمایا کہ میں تو مسلمان ہوں اور ایسی باتوں کا منہہ پر لانا کفر سمجھتا ہوں پھر یہ کیسے کہوں۔ پھر آپ نے صاف یہ کہدیا کہ ہم یوں کہدینگے کہ اے اللہ تعالیٰ جو کچھ میں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے اگر اس سے میرا نبوت کا دعویٰ ہے یا ملائکہ سے انکار یا معراج سے انکار تو مجھ پر لعنت بھیج اس پر بھی شیخ جی مباہلہ سے منکر ہو گئے +

یہ بیان سراسر کذب و بہتان ہے۔ نہ مینے اس عنوان سے دعا کا سوال کیا۔ نہ کادیانی نے اس عنوان کی دعا سے پہلے انکار۔ اور پیچھے اقرار کیا +

میرا سوال یہ تھا کہ اگر آپ واقعی حضرت مسیح علیہ السلام کو فوت شدہ سمجھتے ہیں۔ اور خود مسیح موعود اور مدعی نبوت ہیں اور نفی نزول ملائکہ اور معراج جسمانی آنحضرت کو حق سمجھتے ہیں تو یوں دعا کریں کہ الٰہی اگر میں ان اعتقادوں میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر لعنت بھیج۔ اور اگر ان باتوں کے آپ مدعی و قائل نہیں تو یوں دعا کریں کہ الٰہی ان باتوں کا میں قائل ہوں تو مجھ پر لعنت بھیج۔ کادیانی نے دونو صورت سوال سے دعا کرنا منظور نہ کیا۔ صرف مجملاً یہ کہنا چاہا کہ جو کچھ مینے اپنی کتابوں میں لکھا ہے وہ سب خدا و رسول کے فرمودہ کے مطابق ہے۔ اور مباہلہ سے گریز و فرار اختیار کیا اسکی تفصیل بادلیل اس مضمون میں ہوگی جو بعنوان "مباہلہ سے کادیانی کی گریز" ہم عنقریب شائع کرینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ +

اس مقام میں ہم اہل اسلام حاضرین جلسہ کی شہادات پیش کرتے ہیں جو انہی دنوں میں ہم نے بذریعہ استشہاد حاصل کی تھیں۔ مولوی عبد اللہ صاحب لکھتے ہیں +

بیشک مولوی محمد حسین نے مرزا کادیانی سے بطریق تفصیل مباہلہ کے خواستگاری کی۔ اور فرمایا کہ اگر تفصیل سے اُس کو انکار ہو۔ تو حاضرین مجلس اس انکار کو گریز تسلیم کریں۔ پھر میں اُسی اجمال پر اُن سے مباہلہ کرونگا۔ مگر کادیانی نے اُس امر کو منظور نہ کیا۔ آخر الامر انسپکٹر نے بعد نکالدینے مرزا کے عیدگاہ سے مولوی محمد حسین صاحب کا شکریہ ادا کرکے کہا کہ مرزا چلا گیا ہے آپ بھی تشریف لیجاویں +

عبد اللہ عفی عنہ ساکن امرتسر

شیخ عبد العزیز صاحب سکرٹری انجمن حمایت اسلام امرتسر لکھتے ہیں۔
میں عیدگاہ میں موجود تھا مولوی ابوسعید صاحب کا میں پیغام لیکر گیا تھا لیکن افسوس کہ
مرزا صاحب نے مولوی ابوسعید صاحب کی کچھ نہ سُنی - محمد عبد العزیز
انہی صاحبوں کی تائید و تصدیق بیان میں بہت سے حاضرین و شاہدین جلسہ حسب تفصیل ذیل
اپنے دستخط اور العبد کرتے ہیں۔

احمد علی بن عبد الجبار ابن عبد اللہ غزنوی

حافظ عمر الدین الگجراتی الڈنگوی حال وارد امرتسر

عبید الرحمن بن عبد الرحمن عفا عنہما الجنان عمر پوری

عبد الملک بن سید احمد غزنوی

عبد الاعلی بن عبد العزیز غزنوی

خاکسار محمد اسمعیل ساکن [illegible]

ابو المبارک عبد الرحمن بریلوی حال وارد امرتسر

نقل حق حسین پوری

عبید [illegible]

عاجز ہم در میدان مباہلہ حاضر بود کلام خصمین از باعث کثرت ازدحام بسمعم نہ رسید مگر ازان اشخاص
کہ حاضرین آن مجلس بودند و ردات ثقات اند ہمیں شنیدم کہ کادیانی از مباہلہ با لتفصیل
انکار کرد و فرار نمود۔ احمد بن عبد اللہ غزنوی

ابو ادریس عبد الغفور بن محمد بن عبد اللہ غزنوی

وبھذا اشھد عبد الاول بن محمد
بن عبد اللہ غزنوی

پیر جمال الدین امام مسجد
تیلیاں والی

امیر بخش خیاط

اللہ بخش عرف خدا بخش

اللہ بخش

قادر بخش

غلام قادر

عبد اللہ

اسد اللہ

محمد سلطان

161

الله بخش

محمد رمضان خیاط

عبد الرحیم

حافظ نور احمد

شیر محمد صوفی

محمد یونس حسین پوری

نور الدین حاضر مجلس

غلام مصطفی خان سابق صدر منصرم امرتسر کٹڑہ مہاں سنگھ

غلام محمد رنگریز ساکن امرتسر کٹڑہ آہلوو الیاں

الٰہی بخش ساکن امرتسر کٹڑہ لوہگڑہ ذات افغان پیشہ رنگریزی حاضر مجلس

یہ واقعہ مینے بھی اس مجلس میں سُنا عبد الواحد المعروف نظام الدین خان محافظ دفتر [illegible] امرتسر

محمد یامین ٹھیکہ دار حسین پوری

شیخ احمد چپراسی تحصیل امرتسر

امانت اللہ بن رحیم بخش

الله بخش

تاج الدین

شاید کادیانی یا اُسکے خلفاء ان شہادات کی نسبت شہادت جلسہ اخیر مباحثہ لودیانہ کی مانند یہ عتراض کریں کہ انمیں کسی رئیس کی شہادت نہیں صرف مولویوں اور آپکے پیروان کی شہادتیں ہیں اسکا جواب یہ ہے کہ آپنے بھی اپنے بیان متعلق مباہلہ پر کسی رئیس کی شہادت درج نہیں کی صرف خواجہ یوسف شاہ صاحب رئیس امرتسر کا نام لکھدیا ہے جیسا کہ مباحثہ لودہیانہ کے متعلق صرف چند اعیان کے ناموں کی فہرست چھاپ دی تھی آئندہ آپ کسی رئیس کی شہادت اپنے بیان کی مصدق چھاپ دینگے ۔ تو ہم بھی اپنے بیان کی تصدیق اسکی مثل شہادت پیش کرینگے ۔ تازہ دروغ گوئیاں اِن حضرات کی اور بہت ہیں مگر بیان کو جگہہ نہیں وہ پھر سہی

مضمون دوم

کادیانی کے عربی خطبہ کتاب وساوس کی بعض اغلاط کی فہرست

کادیانی نے جو خطبہ اور مقاصد کتاب وساوس میں عربی عبارت لکھی ہے - اس سے اُس کے بعض حمقا اتباع اُس کا ولی وصاحب الہام ومہبط کلام الٰہی ہونا نکالتے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ اِس شخص نے کسی مدرسہ میں عربی کی تعلیم نہیں پائی - اور کسی اُستاذ کی عربی میں شاگردی نہیں کی - باانیہمہ ایسی ادق اور مقفی عربی اُس نے لکھ ڈالی ہے تو یہ بجز الہام وتعلیم الٰہی کیونکر ہوسکتی ہے - اور بعض جہلا اِس سے اسکا عالم متبحر ہونا ثابت کر رہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ کادیانی عالم متبحر اور عربی میں بڑا ماہر ہے - نہ ہوتا تو اتنی لمبی اور مشکل عبارت کیونکر لکھ سکتا - مگر حقیقت شناس اِس عبارت سے اُس کا جاہل ہونا اور کوچہ عربیت سے اُس کا نابلد اور دعویٰ الہام میں کاذب ہونا نکالتے اور وہ خوب سمجھتے ہیں کہ یہ عبارت عرب کی عربی نہیں اور اس کی فقرہ بندی محض بے معنی تُک بندی ہے - اِس میں بہت سے محاورات والفاظ کادیانی نے از خود گھڑ لئے ہیں عرب عربا سے وہ منقول نہیں - اور جو اِس کے عربی الفاظ وفقرات ہیں اُن میں اکثر صرف ونحو وادب کے اصول وقواعد کی رو سے اسقدر غلطیاں ہیں کہ ان اغلاط کی نظر سے اُن کو مسخ شدہ عربی کہنا بیجا نہیں - اور اُن کے راقم کو عربی سے جاہل اور الہام وکلام الٰہی سے مشرف ومخاطب ہونے سے عاطل کہنا زیبا ہے +

ہم اِن اغلاط کی تفصیل اُسوقت کرینگے - جب کادیانی صاحب ہماری شرط کو جو نمبر ۲ جلد ۵ صفحہ ۴۳ میں ہم شائع کر چکے ہیں منظور کر کے اُس کا اشتہار دینگے - اس مقام میں ہم اُن اغلاط عبارت مذکور کو بطور مشتی نمونہ خروار دیکے از ہزار شائع کرتے ہیں جو ہمارے بعض احباب اہل علم نے بیان کی ہیں - مگر اس سے پہلے ایک تمہید کو

ضروری سمجھتے ہیں جس سے ناظرین کو معلوم ہو گا۔ کہ اس اغلاط گیری و نکتہ چینی سے کادیانی کا عربی سے جاہل اور شرف الہام وکلام الٰہی سے عاطل ہونا کیونکر ثابت ہو سکتا ہے۔ باوجودیکہ یہ مسئلہ مسلمہ ہے کہ غلطی بڑے بڑے لائق اشخاص سے ہو جاتی ہے۔ اور وہ اُنکی لیاقت میں بٹہ نہیں لگاتی چنانچہ کہا گیا ہے ؏

شعر

گرتے ہیں شہسوار ہی میدان رزم میں ؏ وہ طفل کیا گریگا جو گھٹنوں کے بل چلے ؏

وہ تمہید یہ ہے

خدا تعالیٰ و تقدس اور اُس کے رسول معصوم و مقبول کے بعد کسی شخص کا اپنے کلام میں کوئی غلطی کرنا محل تعجب نہیں۔ بلکہ کسی انسان سے اُس کے انسانی کام میں غلطی نہ ہو تو یہ امر موجب تعجب ہے۔ کیونکہ انسان کے لئے سہو و نسیان جو غلطی کا منشاء و مولد ہے ایک انسانی امر ہے [illegible] والنسیان مسلمہ مقولے ہیں ؏

بناءً علیہ کسی لائق انسان کے کلام میں مطلق غلطی اُس کے علم و فضل و کمال میں نقصان و زوال کی موجب نہیں ہو سکتی۔ بڑے بڑے شاعر امرء القیس اور اُس کے ہمسر ایسے گذرے ہیں کہ اُن کے کلام میں دوسروں نے غلطیاں نکالی ہیں اور پھر اُن کی شاعری غیر مسلم نہیں ہوئی۔ اور بہت ادیب خطیب ایسے ہوئے ہیں جنہوں نے بعض محاورات میں لغزش کھائی ہے۔ پر وہ اُن کی منقصت کی موجب نہیں سمجھی گئی۔ لہٰذا غلطی کلام سے متکلم کی بے علمی و نالائقی ثابت کرنے کے لئے کوئی ایسی شرط یا اصول مقرر ہونا چاہئے جس میں معذرتِ بالا کی گنجائش نہ ہو ؏

ہمارے نزدیک اور ہر ایک صاحب خبرت و انصاف کے نزدیک وہ شرط یا اصول یہ ہے کہ غلطی جو کمال میں نقصان یا زوال پیدا کرتی ہو۔ وہ ہے جس کا صدور اہل علم و کمال سے

عادۃً محال ہو۔ اور اگر وہ معمولی اور ممکن الوقوع غلطی ہو تو اُس کا وقوع وصدور پر اس کثرت سے نہ ہو جس کا نمبر فیصدی پچاس سے بڑھ گیا ہو۔

محال ہونے صدور کی مثال عربی کا ایک یہ فرضی جملہ ہے۔ "ضَرَبَ زَیدٍ عمرٌ فی الدارَ قائمٍ بالخشبۃ" جس کا ترجمہ یہ ہے کہ زید نے عمرو کو گھر میں کھڑا ہو کر لکڑی سے مارا۔ اِس جملہ میں زید کو جو ضرب کا فاعل ہے زیر سے پڑھنا اور عمرو کو جو مفعول بہ ہے پیش سے اور دار کو جو فی کا مجرور اور معرف بلام ہے تنوین اور پیش لگانا اور قائماً کو جو حال ہے زیر دینا خشبہ مجرور کو زبر ایسی اغلاط ہیں کہ ادنیٰ اہل علم سے جسکو کم سے کم نحو کی پہلی کتاب (نحو میر) بھی آتی ہو ان کا صدور محال ہے اور جس کے مُنہ سے ایسی غلطی نکلے اُس کو کسی اہل علم کا اہل علم سمجھنا ناممکن ہے اور جو ایسے شخص کو اہل علم سمجھے۔ وہ خود جاہل و بے علم کہلاتا ہے +

کثرت غلطی کی تحدید پر دلیل لانے کی کچھ ضرورت نہیں۔ آجکل بچہ بچہ جانتا اور مانتا ہے کہ جو پرائمری سکول کا طالب علم فیصدی پچاس سے کم نمبر لاتا ہے وہ پاس نہیں ہوتا اور جس شخص کی کلام میں غلطی زیادہ اور صحت ایسی کم ہو۔ جیسے آٹے میں نمک ہوتا ہے وہ اہل علم نہیں کہلاتا +

یہ مدعی علمی کمال کی کلام میں غلطی نکالنے کی شرط واصول ہے۔ اور اگر کسی کلام کے الہامی ہونے کا دعویٰ ہو۔ یعنی اُس کو کلام خدا کہا جائے۔ (رسول علیہ السلام پر اُس کے نازل ہونے کا دعویٰ ہو خواہ کسی قائمقام رسول پر جسکو رسول کی مانند معصوم اور غلطی وخطا سے محفوظ سمجھا جائے) تو اس کلام میں مطلق غلطی نہ ہونا شرط ہے اور اس میں ایک غلطی بھی اُس کے الہام ہونے کی مبطل ہے۔ الہامی کلام میں فیصدی یا فی ہزار یا فی لاکھ (مثلاً) ایک غلطی بھی ہوگی تو وہ کلام الہامی نہ سمجھا جائیگا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ خداتعالیٰ جو اس کلام کا متکلم فرض کیا گیا ہے۔ اس سہو ونسیان سے جو غلطی کا منشاء ومولد ہے پاک ہے۔ قال اللہ تعالیٰ "وما کان ربک نسیاً" لہذا جس کلام میں غلطی ہو

163

ایک غلطی ہی کیوں نہ ہو وہ خدائے پاک اور مقدس کا کلام نہیں۔ اس شرط
واصول کو ناظرین باتمکین محفوظ ملحوظ رکھیں گے۔ اور پھر کادیانی کی ان اغلاط
کو جو ہم بیان کرینگے غور و توجہ سے ملاحظہ کرینگے تو یقین اور ایمان لائینگے
کہ وہ اغلاط اس قسم (لائق معافی) سے نہیں ہیں کہ وہ کادیانی کے دعویٰ
علم و کمال ظاہری و باطنی میں خلل انداز نہ ہو سکیں بلکہ وہ ایسی اغلاط
ہیں۔ جو کادیانی کے کمال علم والہام کو خاک میں ملاتی ہیں۔ ان میں
بہت ہی غلطیاں ایسی ہیں کہ ان کا صدور نحو میر جاننے والے سے
بھی ناممکن ہے۔ جیسے اس کے لفظ "فوہ" کو بحالت جر واو سے لانا یا
افعال متعدی بدو مفعول کے ایک مفعول کو جمع اور دوسرے مفعول کو
مفرد لانا یا بیت [illegible] اُس کی خبر کو [illegible] جس کی مثالیں فہرست
آئندہ میں موجود ہیں یا اس کا صفحہ ۱۳ سطر ۸ میں جملہ سمّنا متبحرعاً میں
ذوالحال ضمیر سمّنا کو جمع اور اُس کے حال متبحرعاً کو مفرد کرنا یا صفحہ ۱۲
سطر ۵ و ۶ میں صیغ مضارع یقوم۔ یخاف۔ یبالی کو اُن کے شرط ہونے
کی حالت میں مرفوع کرنا۔ جزم نہ دینا۔ جن کی تصحیح اُس نے کسی اہل علم کی
اصلاح سے غلط نامہ کتاب میں کی ہے۔ اور اس سے یہ بات جتائی ہے کہ
اس کی قلم سے یہ اغلاط اس وجہ سے نکل گئی تھیں کہ اُس کو نحو میر کے
مسائل نہیں آتے۔ کیونکہ یہ اغلاط کاتب کی اغلاط نہیں ہو سکتیں۔
کاتب اصل لفظ کی جگہہ ایسے لفظ تو لکھہ دیتا ہے جسکو جاہلانہ شہرت سے صحیح سمجھتا ہو جیسے کسی نے خر موسیٰ
صعقا کی جگہ خر عیسیٰ لکھدیا تھا۔ کاتب جاہل سے ایسا نہیں ہو سکتا۔ کہ جو لفظ اُس کا ہمشکل
نہ ہو۔ اور اُس کے جاہلانہ خیال میں بھی کبھی نہ گزرا ہو اُس کی جگہہ دوسرا لفظ جیسے
متبحرعین کی جگہہ متبحرعاً اور نخف کی جگہہ یخاف درج کردے

یہ ضرور حضرت ہی کے اغلاط ہیں۔ آپ کا اصل مسودہ ایک مجلس میں پیش کر کے اُس پر آپ سے مباہلہ کرایا جائے۔ تو ضرور چور پکڑا جائے۔ اور جو غلطیاں آپ کی کلام میں معمولی اور اہل علم سے ممکن بالصدور ہیں اور اس لئے وہ قابل عفو بھی ہیں جیسے صلابت میں ص کی جگہہ عن لانا وعلی ہذا القیاس وہ اس حد کثرت کو پہنچ گئے ہیں کہ اس کثرت کے ساتھہ کوئی ممتحن خواہ کیسا ہی متساہل و نرم و رحم دل ہو کادیانی کو پاس نہیں کر سکتا۔ اور اہل علم ہونے کا ڈپلوما۔ یا سارٹیفکیٹ نہیں دے سکتا۔ اور اِن غلطیوں سے (قسم اول سے خواہ دوم سے) اِس کلام کی نسبت الہام کا خیال (کادیانی کو ہو خواہ اُس کے اتباع جہال کو) تو ایسا ملیامیٹ ہوتا ہے۔ کہ اُس میں کسی اہل عقل و انصاف کو شک و تامل نہیں رہتا۔ اسی وجہ سے ہم نے اِن اغلاط کی تفصیل و بیان سے تعرض کیا ہے۔ ورنہ بجز خدا و رسول کے کون شخص ہے جو غلطی نہیں کرتا +

تمہید ختم ہوئی۔ اب وہ فہرست بضمن ایک نقشہ کے بیان ہوتی ہے +

وہ نقشہ صفحہ ۳۴۱ لغایت ۳۴۸ میں ہے

مگر وہ عموماً تب شائع ہوگا جبکہ کادیانی کی تفسیر عربی سورہ فاتحہ شائع ہو چکیگی۔ کیونکہ اگر یہ نقشہ اس سے پہلے شائع ہوا تو کادیانی اس نقشہ کو دیکھکر اس قسم کی غلطیاں تفسیر کی درست کر لیگا پھر ہم کو اس تفسیر پر پوری نکتہ چینی کا موقعہ نہ رہیگا جو معاون اہل علم اُس نقشہ کو قبل اشاعت عام دیکھنا چاہیں وہ یہ حلفی عہد دیکر اسکو طلب کر سکتے ہیں +